﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: نصیر احمد قمر

جلد25 | جمعۃ المبارک 29؍جون 2018ء | 14؍شوّال 1439 ہجری قمری ❁ 29؍احسان 1397 ہجری شمسی | شمارہ26

نماز باجماعت کے شیدائی صحابہؓ

حضرت اَسْوَد بن یزید نخعی رضی اللہ عنہ کو جب ایک مسجد میں نماز باجماعت نہ ملتی تو دوسری مسجد میں چلے جاتے اور وہاں باجماعت نماز ادا کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

واضح ہو کہ کتاب اللہ میں مسیح موعود سے مراد وہ عیسیٰ بن مریم نہیں جو صاحب انجیل اور شریعت موسویہ کا خادم ہے جیسا کہ فیجِ اعوج اور خطا کار گروہ کے بعض جاہلوں نے خیال کرلیا ہے بلکہ وہ اس اُمّت میں سے خاتم الخلفاء ہے۔

جہاں تک اُس عیسیٰؑ کا تعلق ہے جو صاحبِ انجیل ہے تو وہ فوت ہوچکا اور ہمارا ربّ اپنی کتاب جلیل میں اس پر گواہی دے چکا ہے۔

’’پس حاصل کلام یہ ہے کہ مسیح موعود لوگوں کو ہست سے نیست کی طرف منتقل کرے گا اور انہیں منہدم گھر کے دن یاد دلائے گا اور انہیں مُردوں کے ٹھکانے کی طرف منتقل کرے گا۔ خواہ سماوی اور ارضی حوادث کے طرح طرح کے اسباب سے جسمانی طور پر مارنے سے تعلق ہو یا نفسِ اَمّارہ کو مارنے اور اس موت سے جو نشأۃِ ثانیہ پانے والوں پر دُوئی کے باقی ماندہ اثرات کو اپنے وجود سے نکال دینے، نفسانیت کی ظلمات کو چاک کرنے اور مراتب فنا کی تکمیل کرنے سے وارد ہوتی ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ نیز واضح ہو کہ کتاب اللہ میں مسیح موعود سے مراد وہ عیسیٰ بن مریم نہیں جو صاحب انجیل اور شریعت موسویہ کا خادم ہے جیسا کہ فیجِ اعوج اور خطا کار گروہ کے بعض جاہلوں نے خیال کرلیا ہے بلکہ وہ اس اُمّت میں سے خاتم الخلفاء ہے جیسا کہ عیسیٰؑ سلسلہ موسویہ کے خاتم الخلفاء خاتم المرسلین اور اس کی آخری اینٹ کی طرح تھا۔ یقیناً یہی سچ ہے۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو قرآن پڑھتے ہیں پھر بھی انکار کرتے جاتے ہیں۔ یقیناً فرقان اس مسئلہ میں دونوں جھگڑنے والوں کے درمیان فیصلہ فرما چکا ہے۔ اس نے سورۃ النور میں اپنے قول ’’مِنۡکُمۡ‘‘ سے صراحت فرمائی ہے کہ خَاتَمُ الۡاَئِمَّۃ اِسی اُمت سے ہوگا۔ اسی طرح قرآن نے اس مسئلہ کو سورۃ التحریم، سورۃ البقرۃ اور سورۃ الفاتحہ میں بھی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ پس تم واضح قطعی نصوص سے کہاں بھاگ رہے ہو؟ اور کیا اہلِ دانش کے لئے قرآن کے بعد بھی کسی دلیل کی ضرورت ہے! ان پاک صحیفوں کو چھوڑ کر تم کس بیان پر ایمان لاؤ گے؟ اللہ تعالیٰ سورۃ التحریم میں اپنے قول فَنَفَخۡنَا فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِنَا [اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا (التحریم:13)] میں مومنوں سے یہ وعدہ فرما چکا ہے کہ ان میں سے ابنِ مریم پیدا کرے گا۔ وہ اس نام کا وارث ہوگا اور ماہیّت میں کسی فرق کے بِدُوں عیسیٰ ہوگا۔ پس اس آیت میں اللہ کی طرف سے بطور وعدہ یہ قرار پا چکا ہے کہ اس اُمّت میں سے ایک فرد کو ابنِ مریم کا نام دیا جائے گا اور کامل تقویٰ کے بعد اس میں اُس کی روح پھونکی جائے گی۔ پس مَیں ہی وہ مسیح ہوں جس کی وجہ سے تم نے مجھے ملامت کی۔ اور عزت و جبروت والے اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں۔ کیا تم اللہ کے وعدہ میں سے اپنا نصیبہ یہ بناتے ہو کہ تم خباثت اور بڑی سرکشی میں موسیٰؑ کی اُمّت کے یہود کی طرح یہود بن جاؤ اور تم نہیں چاہتے کہ کلیم اللہؑ کے سلسلہ کے مسیح کی طرح تم میں سے بھی مسیح ہو۔ تم پر افسوس! تم شر اور نقصان میں مماثلت پر تو راضی ہو مگر تم خیر میں مماثلت ہونے پر راضی نہیں۔ اللہ کی قسم! ایک دشمن اپنے دشمن سے وہ سلوک نہیں کرتا جو تم نے اپنے آپ سے کیا ہے۔ تم نے کلام اللہ کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک رکھا ہے۔ ہم نے تمہیں یاد دلایا لیکن تم عمداً بھول گئے اور ہم نے تمہیں دکھایا لیکن تم اندھے بن بیٹھے اور ہم نے تمہیں بلایا مگر تم نے انکار کر دیا۔ اے گروہِ دشمناں! ہر اُس معاملہ میں جس میں تم نے مخالفت کی، تم نے اپنے نفس امّارہ کی پیروی کی۔ کیا تم بے لگام چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ یا تم نے اپنی خواہشِ نفس سے جو بدیاں کمائی ہیں وہ تمہیں معاف کر دی جائیں گی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اور تمہارے رب نے عمدہ ترین بیان سے جو کچھ فرمایا ہے تم اس پر نظر نہیں کرتے۔ کیا تمہارے لئے سورۃ التحریم کی آیت کافی نہیں۔ یا تم خدائے کریم کے کلام سے اعراض کرتے ہو۔ دیکھو کہ کس طرح اللہ نے اس سورہ میں اس اُمّت کے لئے مریم کی مثال بیان کی ہے اور اس پیرایہ میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ کامل تقویٰ پر قائم تم لوگوں میں سے ہی ابنِ مریم ہوگا۔ اس آیت میں مذکور اس مثال کے تحقق کے لئے ضروری تھا کہ اس اُمّت میں سے ایک فرد عیسیٰ بن مریم ہو، تا کہ یہ مثال بغیر کسی شک و شبہ کے ظاہراً بھی پوری ہو جائے۔ ورنہ یہ مثال عبث اور جھوٹ ہوتی اور اس اُمّت کے افراد میں سے کوئی فرد بھی اس کا مصداق نہ ہوتا۔ اور یہ امر تو ان میں سے ہے جو حضرت ربّ العزت کے شایانِ شان نہیں۔ اور یہی حق ہے جو خدائے ذوالجلال نے فرمایا ہے۔ پس حق کو چھوڑ کر گمراہی کے سوا اور کیا ہے۔ اور جہاں تک اُس عیسیٰؑ کا تعلق ہے جو صاحبِ انجیل ہے تو وہ فوت ہوچکا اور ہمارا ربّ اپنی کتاب جلیل میں اس پر گواہی دے چکا ہے۔ اُس عیسیٰؑ کے لئے ممکن نہیں کہ دنیا میں واپس آئے اور خاتَم الانبیاء بن جائے جب کہ نبوت ہمارے نبی ﷺ پر ختم کر دی گئی ہے۔ پس آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو آپؐ کے نور سے منور ہو اور حضرت کبریا کی جناب سے آپؐ کا وارث بنایا جائے۔ جان لو کہ مقام ختمیّت ازل سے محمد ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ پھر اسے دیا گیا جسے آپؐ کی روح نے تعلیم دی اور اسے اپنا ظِلّ بنالیا۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی☆ [حاشیہ۔ یہ اللہ کی اس وحی کی طرف اشارہ ہے جو براہین احمدیہ میں لکھی گئی ہے اور اس پر بیس برس سے زائد مدت گزر چکی ہے۔ اللہ نے میری طرف وحی کی تھی اور فرمایا تھا کہ ہر برکت محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔ یعنی نبی ﷺ نے اپنی روحانیت کی تاثیر سے تیری تعلیم کی ہے اور تیرے دل کا جام آپؐ نے اپنی رحمت کے فیض سے لبریز کر دیا ہے تا کہ تجھے اپنے صحابہ میں شامل فرمالیں اور تجھے اپنی برکت میں شریک فرمائیں اور تا کہ اللہ کی وَآخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ والی پیشگوئی اس کے فضل اور احسان سے پوری ہو جائے۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی قرآن میں مذکور دعویٰ کی محکم بنیاد اور اس پر برہانِ اعظم تھی اس لئے اللہ سُبۡحَانَہٗ نے اس کی طرف براہین احمدیہ میں اشارہ فرما دیا تا کہ اس کا یہ ذکر طوالت زمانہ کے اعتبار سے دشمنوں پر حجت ہو۔ منہ]‘‘

....(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 194 تا 199۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 31؍مئی 2018ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم منیر احمد راجہ صاحب (والتھم فارسٹ۔لندن) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم منیر احمد راجہ صاحب (والتھم فارسٹ۔لندن)

29 مئی 2018ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کا تعلق جہلم سے تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب 1903ء میں ایک کیس کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تو اس وقت آپ کے خاندان میں احمدیت آئی۔آپ 1975ء میں پاکستان سے یُوکے آئے اور لوکل جماعت میں سیکرٹری جائیداد کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔1984ء میں جب اسلام آباد کی جگہ خریدی گئی تو آپ کئی ماہ تک وہاں خدمت کرتے رہے۔نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، مہمان نواز، خلافت کے ساتھ محبت کا گہرا تعلق رکھنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔مکرم محمد دین منگلا صاحب (جرمنی)

11؍اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم احمد خان منگلا صاحب معلم وقف جدید ربوہ کے بھائی تھے۔

2۔مکرم چوہدری حاجی عبدالعزیز صاحب (ربوہ)

18؍مئی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔تبلیغ کا بہت شوق تھا اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔اللہ کے فضل سے آپ کو کئی بیعتیں کروانے کی بھی سعادت ملی۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

3۔مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب (چائلڈ سپیشلسٹ۔کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

11؍مئی 2018ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔20/25 سال سے ڈسٹرکٹ ہسپتال کوٹلی میں تعینات رہے جہاں سے جنوری 2018ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ نے ضلع کوٹلی کے سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت شفیق، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ضلعی انتظامیہ کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔آپ کے جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔مکرم اسلم امتیاز صاحب ابن مکرم محمد دین صاحب (کراچی)

26؍اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 1952ء سے اپریل 2018ء تک ضلع کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل امیر صاحب ضلع کے ایڈیشنل سیکرٹری تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے نیک، ہمدرد، مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت سے گہری وابستگی اور فدائیت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

5۔مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب (اوکاڑہ)

آپ 26؍اپریل 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ محترم امیر الدین صاحب شہید کی پوتی اور محترم چوہدری داؤد احمد صاحب (سابق صدر جماعت جاہمن ضلع لاہور) کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ شادی سے پہلے اپنی مجلس میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی اور شادی کے بعد اوکاڑہ میں اپنی مجلس کی کافی عرصہ صدر رہیں۔ خلافت سے گہرا اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

6۔مکرمہ امۃ المصور مبشر صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب چٹھہ (فیصل آباد)

آپ کالج کی طرف سے ایک تعلیمی اور تفریحی ٹرپ پر وادئ نیلم گئی تھیں کہ وہاں 13؍مئی 2018ء کو پُل گرنے کے نتیجہ میں آپ کئی اور طالبات کے ساتھ دریا میں ڈوب گئیں اور آج تک آپ کی نعش برآمد نہیں ہوسکی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ بہت ہونہار، بڑی مخلص اور خلافت کی وفادار تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

☆...☆...☆

❁...مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 04؍جون 2018ء بروز سوموار 12 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (پٹنی۔یوکے) **کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب (پٹنی۔یوکے)

آپ 28 مئی 2018ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ ابتدا میں فرقان فورس میں بھی رہے۔ 1968ء میں ملازمت کے سلسلہ میں کراچی شفٹ ہوئے تو اورنگی ٹاؤن اور ماڑی پور میں قائد مجلس اور صدر جماعت کے علاوہ قائد ضلع خدام الاحمدیہ، ناظم ضلع انصار اللہ اور ناظم علاقہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ریٹائرمنٹ کے بعد لمبا عرصہ جماعت کراچی کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ پانچ سال قبل کراچی سے انگلستان شفٹ ہوئے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی ایک بیٹی مکرمہ زینت الاسلام صاحبہ کو 1991ء سے حضور انور کی ڈاک ٹیم میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔آپ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مرحوم (وکیل المال اوّل ربوہ) کے بھائی اور مکرم مبشر احمد صاحب ظفر (ایکسچینج مسجد فضل لندن) کے سسر تھے۔اسی طرح آپ کے دو نواسے مکرم قمر احمد صاحب ظفر اور مکرم نیر احمد صاحب ظفر حال ہی میں جامعہ احمدیہ یُوکے سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے مربی سلسلہ بنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆...☆...☆

❁...مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 08؍جون 2018ء بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم ڈاکٹر سردار لیاقت احمد صاحب ابن مکرم سردار بشارت احمد صاحب (نیو مالڈن۔یُوکے) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم ڈاکٹر سردار لیاقت احمد صاحب ابن مکرم سردار بشارت احمد صاحب (نیو مالڈن۔یوکے)

5 جون 2018ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت سردار عبدالرحمان صاحب مہر سنگھ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ہومیو پیتھی کے بہت قابل ڈاکٹر تھے اور فری علاج کیا کرتے تھے۔کثیر تعداد میں احباب جماعت نے ان سے فائدہ اٹھایا۔ بہت اطاعت گزار، ہمدرد، انتہائی دھیمی طبیعت کے مالک، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔آپ کا تعلق مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب (آف لندن) کے خاندان سے تھا۔

نماز جنازہ غائب :

1۔مکرم محمد سلیم صاحب ابن مکرم منشی محمد یعقوب ننگلی صاحب۔سابق خوشنویس الفضل (فیصل آباد)

آپ 22 مئی 2018ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، بے نفس، غریب پرور، خوش مزاج اور بہت نڈر انسان تھے۔لمبا عرصہ جماعت کھرڑیانوالہ میں سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے والد کے کہنے پر بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک قطعہ زمین وقف کر کے اس پر خوبصورت اور وسیع مسجد اور مربی ہاؤس تعمیر کروا کے دیا جو کہ اب جماعت کے نام ہو چکا ہے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب مرحوم (مربی سلسلہ) کے بھائی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 دسمبر 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ رنیم الدروبی کا ہے جو ڈاکٹر محمد مسلّم الدروبی کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ہمایوں احمد جہانگیر خان متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

دو نکاح ان میں سے مربیان کے ہیں اور واقفین زندگی یا واقفات نَو کے ہیں۔مربیان کو اور ان کی بیویوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ جب یہ میدان عمل میں ہوں تو اپنے فرائض احسن رنگ میں انجام دینے والے ہوں اور لوگوں کے سامنے اپنے عائلی نمونے بھی اعلیٰ رنگ میں دکھانے والے ہوں۔جیسا کہ مَیں نے کہا ہے پہلا نکاح رنیم الدروبی کا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان انگریزی زبان میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ اقرأ ناصر بنت مکرم ناصر احمد صاحب لندن کا ہے، جو عزیزم صلاح الدین میر متعلم جامعہ یوکے کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ خالد واقفۂ نو بنت مکرم ڈاکٹر عطاء الحبیب خالد صاحب کا ہے جو ڈاکٹر عدیل احمد شاہ کینیا کے ساتھ چھ لاکھ کینین شلنگ حق مہر پر طے پایا ہے۔یہ اس وقت خدام الاحمدیہ کینیا کے صدر ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ صائمہ صنوبر واقفۂ نو کا ہے جو شبیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ساجد احمد زاہد ابن مکرم عبدالشکور زاہد صاحب کے ساتھ ساڑھے پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین سے کروانے کے بعد دلہے سے دریافت فرمایا:۔کیا کام کرتے ہو؟

جس پر دلہے نے عرض کی کہ آئی ٹی Contractor ہوں۔

حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ سونیہ سید (یہ بھی واقفۂ نَو ہے) بنت مکرم سید مظفر محسن صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم عبدالرؤف لودھی ابن عبدالرحیم لودھی صاحب کے ساتھ سولہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ملیحہ ظفر بنت مکرم ظفر محمود نور صاحب کا ہے جو عزیزم جلیل احمد بھٹی ابن شریف احمد بھٹی صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے

10 /جون 1988ء کو دیا گیا

اَئِمَّۃُ التکفیر کو مباهله کا کھلا چیلنج اور اس کے عظیم الشان نتائج

نصیر احمد قمر

(چوتھی قسط)

مباہلہ سے متعلق ایک نئی صورت حال

13 نومبر 1988ء کو اہل سنّت والجماعت برطانیہ نے ’’کُل یورپ ختمِ نبوّت کانفرنس‘‘ کا انعقاد کیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں ایک پمفلٹ بعنوان ’’مرکزی جماعت اہلسنّت یُوکے کی طرف سے دنیا بھر کے منکرین ختم نبوت، مرزائیوں، قادیانیوں، اور غلام احمدیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کا چیلنج مباہلہ (محض اتمام حجت کے لئے) قبول‘‘ شائع کیا اور کثیر تعداد میں برطانیہ کے شمالی علاقوں میں تقسیم کیا گیا مگر جماعت احمدیہ کو اس کی کاپی نہ بھجوائی گئی۔

مولوی احمد نثار بیگ صاحب قادری خطیب جامع مسجد مانچسٹر نے اس پمفلٹ میں اعلان کیا کہ:-

’’ہم آپ کو اس سنہری موقع کے لئے پورا مہینہ دیتے ہیں۔ آپ ہمارا پمفلٹ ملتے ہی خود یا اپنے چوہدری رشید کے ذریعے مقام و تاریخ کا اعلان کریں۔ اور اس کا خوب خوب چرچا اور پروپیگنڈہ کریں۔ اخبارات میں اعلانات اور اشتہارات دیں۔ پمفلٹ نکالیں تا کہ ہمارے تمام علماء اہلسنّت وعوام اہلِ سنّت کو بھی معلوم ہو جائے۔ ادھر ہم بھی آپ کی مقرر کردہ تاریخ و مقام پر حاضر ہونے کا خوب خوب اعلان و چرچا کریں گے۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ افراد اس موقع پر جمع ہوسکیں۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائید ربانی سے حق و باطل میں فیصلہ ہوجائے۔

اور اگر آپ کو یہ بھی منظور نہیں جس میں اگرچہ کوئی راہ فرار باقی نہیں رہتی۔ تو ہم آپ کو مکانی مشارکت کی بجائے زمانی مشارکت کا موقع دینے کے لئے بھی تیار ہیں، تا کہ آپ کسی بھی طرح کا کوئی بھی عذر پیش کرنے کے قابل ہی نہ رہیں اور آنکھ والے عبرت پکڑیں... وہ اس طرح کہ ہم آج سے پانچ ہفتے بعد کی تاریخ مقرر کر دیتے ہیں، یعنی 23/دسمبر بروز جمعہ... حق و باطل میں فیصلے کا دن آپ اپنی جگہ پر ہی دُعا میں مشارکت کر سکتے ہیں۔ تمام علمائے اسلام جمعۃ المبارک کے خطبوں میں قادیانیت کے کفریات پر اظہار فرمائیں گے۔

آپ علماء اسلام کے خلاف اپنی تقریر میں اپنا نکتۂ نظر پیش کریں۔ اس کے بعد ایک مقررہ وقت پر مثلاً دن کے ڈیڑھ (1:30) بجے یا 2 بجے جس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ ادھر پوری ملّت اسلامیہ اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں بوسیلہ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ علیہ التحیّۃ والثناء فتنۂ قادیانیت سے نجات کے لئے دعا مانگے گی۔ ادھر آپ ہمارے خلاف دعائیں مانگیں۔ اور احکم الحاکمین اہل حق کے بارے میں فیصلہ فرما دے گا۔ یقیناً یہ تجویز تو آپ کو ضرور منظور ہوگی۔

بہر حال پہلی تجویز ہو یا دوسری! جو بھی منظور ہو اس کا آپ اعلان کریں۔ اور اعلان میں جلدی کریں۔ چیلنج آپ نے دیا ہے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے قبول کیا ہے! آپ جتنا جلدی جواب دیں گے۔ اتنا زیادہ چرچا کیا جا سکے گا۔ نشر و اشاعت کی جا سکے گی۔

فریق اوّل مباہلہ	فریق ثانی مباہلہ
جماعت احمدیہ قادیانیہ، مرزاعیہ کے دنیا بھر کے مرد وزن اور چھوٹے بڑے کے نمائندہ، مرزا طاہر احمد	مرکزی جماعت اہلسنّت یُو۔کے۔ (مسلمانان عالم کی نمائندگی میں)

نوٹ: فریق ثانی میں علماء کرام کے نام اس لئے نہیں لکھے کہ سینکڑوں ہزاروں علماء حق اس کے لئے تیار ہیں۔ جبکہ یہاں اتنی جگہ نہیں ہے۔ مرتب۔ احمد نثار بیگ، قادری ایم اے خادم اہلسنت والجماعت

(مؤرخہ 13/نومبر 1988ء بمقام مہر الملّت جامع مسجد 21 شیکسپیئر سٹریٹ، برمنگھم زیرِ اہتمام مرکزی جماعت اہلسنّت یُوکے، کُل یورپ ختم نبوّت کانفرنس کے موقع پر جماعت اہلسنّت کی طرف سے شائع کیا گیا۔)

جماعت احمدیہ کے پریس ڈیسک کو اس پمفلٹ کا علم مانچسٹر کے دو دوستوں کے ذریعہ مؤرخہ 16/دسمبر کو ہوا۔ معاملہ کی نزاکت کے باعث جماعت احمدیہ کے پریس ڈیسک کی طرف سے فوری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ضروری ہدایات لے کر مولوی نثار بیگ صاحب کو اپنی اپنی مساجد میں جمعہ 23/دسمبر کو ایک بجے سے ڈیڑھ بجے تک دعائے مباہلہ میں شرکت کی اطلاع دے دی گئی۔ اس جوابی خط کے ہمراہ حضورؒ کے ارشاد کے ماتحت قادری صاحب کو ’’حقیقۃ الوحی‘‘ بھی بھجوا دی گئی تا کہ وہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور تعلیم سے بخوبی آگاہی حاصل کرسکیں۔ اور اسی مضمون کی خبریں اخبارات کو ارسال کر دی گئیں۔ نیز یورپ کی جماعتوں کو بالخصوص اور دیگر جماعتوں کو بالعموم اطلاع کر دی کہ وہ مقررہ دن اپنے طور پر خصوصیت سے مباہلہ کی کامیابی اور مزید واضح اور روشن نشانوں کے ظہور کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

برطانیہ کے اخبارات میں ’’مباہلہ‘‘ سے متعلق جلی حروف میں اس بارہ میں خبریں شائع ہوئیں۔

(ملاحظہ ہوں اخبار روزنامہ ملّت لندن 22/، 24/اور 25/دسمبر 1988ء۔ روزنامہ جنگ لندن لندن 22/، 24/اور 25/دسمبر 1988ء)

23/دسمبر 1988ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد فضل لندن میں اپنے خطبہ جمعہ میں اس بارہ میں تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:-

’’ایک تازہ صورتحال مباہلے کی یہ پیدا ہوئی ہے کہ کم و بیش چھ ماہ کے بعد یہاں انگلستان کے ایک مولوی نے جماعت احمدیہ کو یا مجھے خصوصیّت کے ساتھ یہ چیلنج دیا کہ آپ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ایک جگہ اجتماع ضروری نہیں۔ یعنی مشارکت مکانی ضروری نہیں۔ مکان یعنی جگہ کے اعتبار سے ایک جگہ اکٹھا ہونا ضروری نہیں۔ تو ہم آپ کے لئے ایک اَور صورت پیش کرتے ہیں۔ گویا کہ نعوذ باللہ وہ ہماری پیروی کر رہے ہیں اور ہم بھاگ رہے ہیں۔ حالانکہ ہم ان کے پیچھے جا رہے ہیں۔ ہم تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا کے حضور کہہ چکے ہیں جو کہنا ہے، لعنت ڈال چکے ہیں جھوٹوں پر۔ تمہیں جرأت ہے! تم بھی ڈال کے دکھا دو۔ صرف یہ بات تھی۔ لیکن دنیا کو دھوکہ دینے کی خاطر اور شاید اس خیال سے کہ ہم اس بات کو نہیں مانیں گے انہوں نے یہ ایک مضمون شائع کر کے سب جگہ بھجوایا، صرف ہمیں نہیں بھجوایا۔ اِس سے یہ شبہ اور قوی ہوتا ہے کہ ان کی نیت یہ تھی کہ ان کو پتہ ہی نہ لگے۔ غیر احمدیوں میں مضمون تقسیم ہو گیا۔ ہمیں نہیں بھجوایا گیا۔ اور مضمون یہ تھا کہ ہم 23/دسمبر کو جمعہ ہے اس میں آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ مشارکت مکانی نہیں تو مشارکتِ زمانی کر لیں۔ یہ مولویانہ محاورہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ آپ ایک جگہ اکٹھے ہونا نہیں چاہتے تو ایک وقت میں اکٹھے ہو جائیں اور کوئی وقت مقرر کر لیں... مَیں نے کہا فوراً ان سے رابطہ کرو۔ ان کو کہو ہمیں منظور ہے۔ اگرچہ ہمارا موقف یہی ہے کہ اس قسم کی انہوں نے جو مشارکتیں بنائی ہوئی ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف اس اتفاق کی ضرورت ہے ذہنی طور پر کہ ہم خدا کے حضور اپنا سب کچھ اپنے مال و دولت، اپنی عزتیں، اپنے بچے، اپنے مرد، اپنی عورتیں لے کر حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کسی خاص جگہ پر ان سب کو سمیٹ کر گلّوں کی طرح حاضر ہو رہے ہیں بلکہ خدا کے حضور پیش کر رہے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر لعنت کر اور اگر ہمارے دشمن جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ ظلم سے باز نہیں آ رہے تو ان پر لعنت کر۔ یہ مضمون ہے جس کی رُو سے ہم تو مباہلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ کا اصرار ہے اور آپ ہی اس کو تماشا بنانا چاہتے تھے... ہم اس کو اسی طرح تسلیم کرتے ہیں اور اس مشارکت زمانی کے ساتھ اب وقت مقرر کرلو اور ہم بھی آتے ہیں میدان میں، تم بھی میدان میں نکلو۔ اب ان کے لئے بھاگنے کی راہ کوئی نہیں تھی۔ کیونکہ وہ جو شرائط پیش کر چکے تھے ہم مان گئے۔ لیکن آخری وقت میں ایک چالاکی انہوں نے کر لی ہے۔ جنگ اخبار میں جو خبر شائع ہوئی ہے اگر وہ درست ہے تو اس کی رُو سے انہوں نے آخری چالاکی بچنے کے لئے یہ کی ہے کہ ہم چونکہ ہیں ہی سچے اس لئے ہم اپنے اوپر لعنت نہیں ڈالیں گے بلکہ صرف احمدیوں پر لعنت ڈالیں گے۔ یعنی قادیانیوں کے خلاف لعنتیں ڈالیں گے کہ اللہ ان کو ساری دنیا میں برباد کر دے، ذلیل و رسوا کر دے، کچھ نہ ان کا چھوڑ، ان کے گھر بار کو آگیں لگا دے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی کوسنے کوسیں گے لیکن قرآن کی زبان میں لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ (آل عمران 62) نہیں کہیں گے چونکہ ہم تو ہیں ہی سچے۔‘‘

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’عجیب بات ہے کہ اگر سچے ہیں تو کاذبین کی لعنت کس طرح تم پر پڑ جائے گی۔ تمہیں یہ یقین کیوں نہیں ہے کہ جب ہم کہیں گے کہ لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ تو خدا تمہیں معاف کر دے گا کیونکہ تم جھوٹے نہیں ہو۔ دل بتا رہے ہیں کہ جھوٹے ہیں اور اس لئے اس سے فرار کی یہ راہ اختیار کی ہے کہ ہم تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے اوپر لعنت ہی نہیں ڈالی تھی کہ اے خدا! یہ کیا بات ہے۔ ہم نے تو قادیانیوں پر لعنت ڈالی تھی۔ ان پر لعنت ڈال۔ ہم پر نہ ڈالنا ہمیں جھوٹ کی اجازت ہے۔

دوسرا ایک عجیب تمسخر ہے مباہلے سے بلکہ ظلم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شدید ہتک ہے اور خدا کی شدید گستاخی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو فرمایا کہ اپنے مقابل جھوٹوں کے پاس جاؤ اور ان کو یہ کہو کہ لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ مَیں بھی کہتا ہوں تم بھی کہو تا کہ جو شخص جھوٹا ہے خدا اس پر لعنت ڈالے۔ کیا نعوذ باللہ من ذالک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اپنی صداقت کا یقین نہیں تھا؟ اس یقین کے باوجود کیا خدا کو علم نہیں تھا کہ کائنات میں سب سے بڑا سچا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو پھر آپ ؐ کو کیوں کہا کہ اس لعنت کی طرف دعوت دو کہ لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ جو بھی فریق جھوٹا ہے خدا کی لعنت اس پر پڑے۔

تو ایسے جاہل ہیں اپنی نجات کے لئے اگر ان کو خدا اور رسول پر بھی حملے کرنے پڑیں تو اپنی فرار کی راہیں یہ ضرور نکالیں گے اور دنیا کے سامنے اپنی عزت بچانے کی کوشش کریں گے۔ مگر چونکہ یہ فرار کی راہ نکالنا بذات خود ایک ملعون فعل ہے۔ ایسی ذلیل قیمت ان کو دینی پڑی ہے اس نجات کی راہ کے نکالنے کی خاطر کہ یہ خود اپنی ذات میں خدا کے نزدیک ایک کبیر گناہ ہے۔ اس طرح مباہلہ کے مضمون کو توڑ مروڑ کے خواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حرف آئے، خواہ خدا کی آپ سے محبت اور غیرت پر حرف آئے انہوں نے اپنی فرار کی راہ ضرور نکال لینی ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ جتنی لعنتیں یہ ہم پر ڈالیں گے یہ ساری لعنتیں اُلٹ کر ان پر پڑیں گی۔ اور جتنی لعنتیں یہ ہم پر ڈالیں گے وہ ساری رحمتوں کے پھول بن کر جماعت پر برسیں گی۔ اس لئے میری تو یہ دعا رہی ہے، خواہش رہی ہے کہ کثرت سے لوگ ان کے ساتھ مل کر لعنتیں ڈالیں۔ لیکن مَیں نے نہ خود یہ دعا کی ہے، نہ جماعت کو ایسی دعا کے لئے کہا ہے کہ نعوذُ باللہ من ذالک تمام غیر احمدی مسلمانوں پر لعنت ڈالیں۔ ہرگز نہیں... بلکہ یہ دعا کرنی ہے کہ ان لعنت ڈالنے والوں پر ان کی لعنتیں پڑیں اور یہ دعا جو ہے کسی انتقامی کارروائی کی وجہ سے نہیں۔ ایک مجبوری ہے، اس سے ایک خیر کی راہ نکلتی ہے۔

مباہلہ کا ایک پہلو یہ ہے جس کی طرف مَیں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ دشمن ہیں جو معاندین کے سرکردہ امراء اور بڑے بڑے لیڈر جو دراصل ہدایت کی راہ روکے کھڑے ہیں اور تمام عوام النّاس بیچارے دنیا میں ہر جگہ، اس لئے احمدیت میں داخل نہیں ہوسکتے کہ انہوں نے آگے دروازے بند کئے ہوئے ہیں۔ احمدیت جو ہے، جس قسم کی حقیقت ہے، جو سچائی ہے، جو پیغام ہے اگر بعینہٖ اسی طرح بغیر مبالغہ کے اور بغیر اس کو توڑے مروڑے آج عوام النّاس کے سامنے آپ رکھ دیں تو آپ دیکھیں کتنا عظیم الشان اس کا نتیجہ اور اثر ظاہر ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ جن کو مباہلہ کا اشتہار دیا گیا یہ پڑھ کر احمدی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آج پتہ لگ رہا ہے کہ سچے عقیدے آپ کے کیا ہیں اور جس طرح جرأت کے ساتھ یہ خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا گیا ہے کہ اے خدا! اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر لعنت ڈال، سچوں کو تو یہ توفیق مل سکتی ہے جھوٹوں کو نہیں مل سکتی۔ اس لئے بہت سے لوگ مباہلہ کی اس تحریر کو پڑھ کر احمدی ہو گئے ہیں...‘‘۔

آپؒ نے فرمایا:

’’مجھے یقین ہے کہ یہ ایک نیا Impetus مل گیا ہے اس سے مباہلے کو۔ تقریباً چھ ماہ گزرے تھے اور اگلے

چھ ماہ کے لئے دوبارہ متوجہ کرنے کے لئے جماعت کو اللہ تعالیٰ نے یہ سامان فرما دیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جس طرح پہلے چھ ماہ میں خدا تعالیٰ نے عظیم الشان نشان دکھائے ہیں اور حیرت انگیز تاریخی نوعیت کے نشان دکھائے ہیں۔ اسی طرح انشاء اللہ یہ باقی چھ ماہ بھی بلکہ اس کے بعد بھی اگلا سارا سال اور اگلی صدی، پوری کی پوری صدی بھی اس مباہلہ کی برکتوں کے پھل کھاتی رہے گی۔ پھر آئندہ اگلی صدی کے لئے خدا جن کو مباہلوں کے لئے کھڑا کرے گا پھر اللہ، انشاء اللہ ان کی دعاؤں کے پھل اگلی صدی کو بھی عطا کرے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ مباہلہ ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا مباہلہ نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ نے ایسے موقع پر بنایا ہے کہ اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں اور اس کے پھل اگلی صدی میں آنے والی ساری مخلوق کو عطا ہوتے چلے جائیں گے جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ صداقت کو قبول کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ان کی سب لعنتوں کو ان پر لعنتیں بنا کر برسائے جو لعنت ڈال رہے ہیں۔ اُن پر نہ کہ باقی غریبوں اور مظلوموں اور بیچاروں پر جن کو کچھ پتہ نہیں کہ احمدیت کیا ہے۔ اور اُن کی ہر لعنت ہم پر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے پھول بن کر آج بھی برسے بلکہ کل بھی برسے اور آئندہ ہمیشہ برستی رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔''

(خطباتِ طاہر شائع کردہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ جلد 7 صفحہ 867 تا 870)

……………

چنانچہ جماعت احمدیہ پر لعنتیں ڈالنے والوں پر خدا کی لعنتیں کچھ اس طرح سے برسیں کہ ان لوگوں میں باہم افتراق اور فرقہ واریت اور ایک دوسرے کی مسجدوں پر حملے اور دہشتگردی اور قتل و غارتگری کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اغواء برائے تاوان اور ڈکیتی اور منشیات کے استعمال کے واقعات میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ یہاں تک کہ خود مُلّاؤں نے اور بہت سے دانشوروں نے اور لکھنے والوں نے یہ لکھا اور کہا اور تسلیم کیا کہ ہم ایک لعنتی قوم ہو گئے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اُس وقت سے آج تک مسلسل جاری ہے۔

دوسری طرف جماعت احمدیہ کے خلاف ان کی ہر لعنت جماعت پر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے پھول بن کر برسی اور برستی چلی جارہی ہے۔ جماعت احمدیہ خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر سیادت دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت اور تمکنت دین، اشاعت قرآن کریم اور خدمت بنی نوع انسان کی مختلف عظیم الشان مہمات میں مصروف ہے اور شاہراہ غلبۂ اسلام پر تیزی سے گامزن ہے۔

……………

بعض متفرق عبرت انگیز واقعات

مباہلہ کے نتیجہ میں عالمی طور پر جماعت احمدیہ کی ترقی و استحکام کے ساتھ ساتھ مقامی طور پر بعض نہایت عبرت انگیز واقعات بھی ظاہر ہوئے۔ ان میں سے چند ایک ہدیۂ قارئین ہیں۔

◉ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع شیخوپورہ کے ایک قصبہ شاہ کوٹ میں احمدیوں کے چند گھرانے تھے۔ وہاں ایک صاحب عاشق حسین نامی جوزر گر کا کام کرتے تھے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اور جماعت پر گند اچھالنے میں اتنا پیش پیش تھے کہ انہیں جماعت کے مخالف ٹولے میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو گیا اور مولوی نہ ہونے کے باوجود بھی یہ گویا مخالف علماء کے سربراہ بن گئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا مباہلہ کا چیلنج وہاں تقسیم ہوا تو عاشق حسین صاحب نے ایک جلوس اکٹھا کیا۔ جماعت کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں اور اس جلوس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ احمدیوں کی دکانیں لُوٹو، جلاؤ اور ان کو اپنے گھروں میں زندہ جلا دو یا قتل کر دو تا کہ دنیا پر ثابت ہو جائے کہ احمدی جھوٹے ہیں اور ان کا مباہلہ ان کو پڑ گیا ہے۔ یہ ارادہ باندھ کر جلوس کو تیار کر کے انہوں نے کہا کہ آپ انتظار کریں میں ابھی دکان سے ایک چھوٹا سا کام کر کے آتا ہوں۔ وہ دکان میں پہنچے، پنکھا چلایا مگر وہی پنکھا جو روز چلایا کرتے تھے الٰہی تقدیر سے اس میں بجلی کا کرنٹ آچکا تھا اور وہ وہیں بجلی کے جھٹکے سے مر گئے۔ یہ بجلی سے مرنا بھی اپنے اندر ایک قہری نشان رکھتا ہے۔ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں تھا۔ اور وہ جلوس جو احمدیوں کے گھر اور ان کی دکانیں جلانے یا ان کو مارنے لوٹنے کے لئے بنایا گیا تھا وہ ان کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گیا اور ان کے جنازے کا جلوس بن گیا۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 5 اگست 1988ء خطبات طاہر جلد 7)

……………

◉ ایک اور شدید معاند احمدیت کے متعلق مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ بتاتے ہیں کہ 1984ء میں شریعت کورٹ میں ایک شخص قاضی مجیب الرحمان پشاوری نے جماعت کے خلاف انتہائی شر انگیز بیان دیئے۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے ٹیلی ویژن پر جماعت کے خلاف ارتداد کی بنا پر واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا۔ اس مباہلے کے چیلنج کے کچھ عرصے کے بعد اچانک یہ صاحب دل کا دورہ پڑنے سے مر گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 اگست 1988ء میں فرمایا:

''چونکہ یہ وہ صاحب ہیں جن کے متعلق جب مجھے اطلاع ملی تھی اُس وقت بھی دل سے ایک لعنت نکلی تھی۔ اس لیے میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج قبول کیا تھا یا نہیں کیا۔ لیکن اس بات میں شک نہیں کہ چونکہ انہوں نے احمدیوں کے قتل کا فتویٰ دیا تھا۔ اس لیے مباہلے کے چیلنج کے بعد ان کا مرجانا خود یہ بھی ایک نشان ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔''

آپؒ نے مزید فرمایا:

''میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ خدا کی چکّی حرکت میں آچکی ہے اور جب خدا کی تقدیر کی چکّی حرکت میں آجائے تو کوئی نہیں جو اس کو روک سکے اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے کہ جب خدا چاہے کہ کوئی اُس چکّی میں پیسا جائے تو اس چکّی کے عذاب سے بچا سکے۔''

(خطبات طاہر شائع کردہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ جلد 7 صفحہ 542 تا 543)

……………

مولانا محمود احمد میرپوری کی ہلاکت

برطانیہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شدید معاند اہلحدیث لیڈر مولانا محمود احمد میرپوری خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا نشانہ بن گئے۔ مولانا محمود احمد میرپوری کے مرنے پر اخبار 'حیدر' (راولپنڈی) اپنی 27 اکتوبر 1988ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''ریاست جمّوں و کشمیر کے مایہ ناز سپوت اعظم، مذہبی سکالر، مدینہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل، عالم دین، اسلامک شریعت کونسل برطانیہ کے سیکرٹری جنرل، مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے ناظم اعلیٰ، ماہنامہ صراط مستقیم برطانیہ کے ایڈیٹر اور تحریک آزادی کے صف اوّل کے راہنما تھے۔ مولوی میرپوری تحریر اور تقریر دونوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مخالفت پر کمر بستہ تھے اور اپنے رسالہ صراط مستقیم اور دیگر اخبارات میں اکثر سلسلہ احمدیہ کے خلاف زہر اگلتے رہتے تھے۔ چنانچہ 7 مارچ 1985ء کو جماعت کے خلاف ان کا ایک طویل خط روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہوا جس میں انہوں نے عوام الناس کو یہ تأثر دینے کی کوشش کی کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل ایک اشتہار شائع کیا جس میں انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مباہلہ کا چیلنج دیتے ہوئے یہ لکھا کہ:

''اگر میں ایسا ہی کذّاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ ''اہلحدیث'' میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔''

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے مباہلہ کا چیلنج 1897ء میں دیا تھا مگر مولوی ثناء اللہ امرتسری دس سال تک اس کے جواب میں خاموش رہے۔ لیکن مولانا میرپوری اس تحریر سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ گویا حضرت مرزا صاحب کی وفات مباہلہ کے اس چیلنج کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اسی طرح مولوی صاحب نے ان تمام تحریرات کو جو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے مباہلے کے چیلنج کے جواب میں لکھیں اور جن سے واضح طور پر اُن کا مباہلہ سے فرار اور خوف ثابت ہوتا ہے پردۂ اخفاء میں رکھ کر عوام الناس کو صریح دھوکے میں مبتلا کیا اور جانتے بوجھتے ہوئے یہ مؤقف پیش کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نعوذ باللہ) مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مباہلہ کے نتیجہ میں فوت ہوئے تھے اور ترنگ میں آکر اسی اخبار کے ذریعہ مولانا میرپوری نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو درج ذیل الفاظ میں مباہلہ کا چیلنج بھی دے دیا:

''میں مرزا طاہر احمد کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ اس بات پر مباہلہ کریں کہ مرزا غلام احمد سچا نبی تھا یا جھوٹا، ہمارا دعویٰ اور ایمان ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں... ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی نبوّت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذّاب ہوگا۔ وہ حضرات جو بیچارے کسی لالچ و طمع کی بناء پر قادیانیت قبول کر لیتے ہیں انہیں قربانی کا بکرا بنانے کی بجائے مرزا صاحب سامنے آئیں تا کہ ایک ہی بار فیصلہ ہو جائے۔''

(روزنامہ جنگ لندن 7 مارچ 1985ء)

10 جون 1988ء کو جب حضرت امام جماعت احمدیہ نے تمام مکفّرین اور مکذّبین کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو اتمام حجت کی غرض سے اس کی ایک کاپی بذریعہ ریکارڈڈ ڈیلیوری 15 جولائی 1988ء کو مولوی محمود احمد میرپوری صاحب کو بھی بھجوا دی گئی۔ لیکن اپنے اسلاف کی طرح انہوں نے اسے قبول کرنے سے گریز کیا اور حجت بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے رسالہ صراط مستقیم میں لکھا:

''جہاں تک مباہلے کا تعلق ہے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہی دعوت دے سکتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب اللہ کی طرف سے اُسے اس امر کا حکم ہو۔''

مزید لکھا کہ:

''اس لئے اب مرزا طاہر احمد کو مرزا صاحب کی نمائندگی کرنے یا فریق بننے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ جس نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا وہ اپنے اعلان دعا کے انجام سے دوچار ہو چکا ہے۔''

(صراط مستقیم جولائی 1988ء)

یہ تو اب مولوی محمود میرپوری صاحب کا کوئی معتقد ہی بتا سکتا ہے کہ 1985ء میں جب انہوں نے امام جماعت احمدیہ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا تو کیا وہ نبوت کے مقام پر فائز تھے؟ اور انہوں نے خدائی حکم سے ایسا کیا تھا یا جھوٹ بولا تھا؟

صرف اسی پر بس نہیں مولانا میرپوری صاحب نے مباہلہ 10 جون 1988ء کے جواب میں ایک مضمون بعنوان ''قادیانیوں کی طرف سے مباہلے کا چیلنج'' لکھا اور اس میں بعض ایسے الفاظ بھی تحریر کر ڈالے جو خدا تعالیٰ کے غیظ و غضب کو بھڑکانے والے اور مباہلہ جیسے قرآنی طریق فیصلہ کی کھلی بے ادبی کرنے والے الفاظ تھے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:

''نئے چیلنج اور دعوے محض چکّر اور فراڈ ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ انہیں ذرّہ برابر اہمیت نہ دیں۔''

(صراط مستقیم جولائی 1988ء صفحہ 9)

اسی اخبار کے ذریعہ انہوں نے

''قادیانیوں کی موجودہ مہم کو شر انگیز قرار دیتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ان کے اس پراپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں اور ان کا بائیکاٹ جاری رکھیں۔''

ابھی مولانا کے اس مضمون پر ایک ماہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے صداقت احمدیت کے اظہار کے لئے ایک زور دار نشان دکھایا اور دشمن احمدیت جنرل ضیاء الحق ایک عبرتناک موت کا شکار ہو گئے۔ مگر افسوس کہ مولانا محمود میرپوری نے اس سے سبق نہ لیا بلکہ الٹا یہ بیان بازی شروع کر دی کہ:

''قادیانیوں نے شاہ فیصل اور بھٹو کی موت کو بھی اپنی بددعاؤں کا نتیجہ قرار دیا تھا۔ جنرل ضیاء کی موت کو مباہلے کا چیلنج قرار دینا مضحکہ خیز ہے... فیصلے کا معیار یہ حادثاتی موتیں نہیں ہیں بلکہ اس مسئلہ کا فیصلہ تو 1908ء میں ہو چکا ہے...''

(روزنامہ ملّت لندن 7 ستمبر 1988ء)

ان تحریرات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمود میرپوری صاحب شوخی شرارت اور بے باکی میں شرافت کی تمام حدیں پھلانگ چکے تھے۔ لہٰذا آیت مباہلہ کی شرائط کے مطابق اللہ تعالیٰ کی لعنت نے ان کا پیچھا اسی طرح کیا جس طرح انہوں نے قرآنی آیت کے مقابلہ پر گستاخی دکھائی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی قہری تجلّی کا نشانہ بن گئے۔

10 اکتوبر 1988ء کو جب مولانا میرپوری بمعہ افرادِ خاندان نیوکاسل (Newcastle) سے واپس آ رہے تھے تو راستہ میں اچانک ان کی کار جام (jam) ہوگئی اور پیچھے سے آنے والا تیز رفتار ٹرک ان کی کار کے اوپر چڑھ گیا اور آناً فاناً پانچ کاریں آپس میں متصادم ہو گئیں۔ جس کے نتیجہ میں مولوی محمود میرپوری، ان کا آٹھ سالہ بیٹا اور خوشدامن موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور ان کی اہلیہ اور ایک چھوٹے بچے کو زخمی حالت میں ہسپتال جانا پڑا۔

ممکن ہے مولوی میرپوری کے ہم خیال اس واقعہ کو بھی فقط ''حادثاتی موت'' قرار دیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کی پہلی چمکار کے بعد ایک اور واضح نشان رونما ہوا کہ جب مولانا کی تعزیت پر ان کے ہمنوا اور اقارب اس مکان

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بطور حق کے ان لوگوں کو جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں، جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے اور یقین کے ساتھ عمل کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی آیات پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں، ضرور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹوں گا۔ پس مومن کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، تقویٰ پر چلنے اور ایمان میں کامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے

جب رمضان میں انسان روزے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے زیادہ عمل کرے، اپنی عبادتوں کو بڑھائے، اپنے تقویٰ میں ترقی کرے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں پہلے سے بڑھ کر آ گیا

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ توبہ اور استغفار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے توبہ اور استغفار کی حقیقت اور اس کی اہمیت اور اس کے ثمرات و برکات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کے لئے، اس کی مدد و نصرت کے لئے، اس کا رحم حاصل کرنے کے لئے کوشش، استغفار اور دعا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202) پس اس طرف ہمیں بھی توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے کر ہمیں ہر قسم کی دنیاوی اور اُخروی آگ سے بچائے رکھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08؍جون 2018ء بمطابق 08؍احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاكۡتُبۡ لَنَا فِیۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ ؕ قَالَ عَذَابِیۡۤ اُصِيۡبُ بِهٖ مَنۡ اَشَآءُ ۚ وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ ؕ فَسَاَكۡتُبُهَا لِلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِنَا يُؤۡمِنُوۡنَ۔ (الاعراف:157)

اس آیت کا ترجمہ ہے: اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اس نے کہا میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس پر میں وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اس رحمت کو ان لوگوں کے لئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر عجیب احسان ہیں جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ رحمت کا مطلب ہے نرم ہونا، مہربان ہونا، رحم کا ابھرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بندوں سے نرمی اور صَرفِ نظر کا سلوک ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر مہربانی کا سلوک ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم کا جذبہ اور یہ سلوک اتنا بڑھا ہوا ہے کہ جو ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس کی رحمت میں رحمانیت اور رحیمیت شامل ہیں۔ یہ اس کی رحمانیت ہے کہ بن مانگے بھی بیشمار چیزیں دنیا میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور رحیمیت کا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والوں اس کے احکام پر عمل کرنے والوں اس کے آگے جھک کر مانگنے والوں پر اظہار کرتا ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندوں کو عذاب دینا میری غرض نہیں ہے۔ بعضوں کو بڑی غلط فہمی ہوتی ہے کہ انسان کو اگر عذاب دینا ہے، سزا دینی ہے تو پیدا کیوں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری غرض یہ نہیں ہے۔ ہاں وہ لوگ میرے عذاب اور سزا کے مورد بنتے ہیں جو اپنے غلط عملوں کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن میرا یہ عذاب بھی عارضی چیز ہے اور اصلاح اور احساس کے لئے ہے۔ حتی کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ والے بھی میری وسیع رحمت سے حصہ لیں گے اور ان کا عذاب بھی ختم ہو جائے گا۔ دوزخ کی سزا بھی ان کے غلط عملوں کی وجہ سے ملے گی اور پھر وہ ایک اصلاح کا ذریعہ بن جائے گی۔ تو اگر دیکھا جائے تو یہ سزا بھی اصلاح ہے۔ یہ سزا کا دور جو ہے یہ بھی ایک لحاظ سے رحمت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جزا سزا کے دن کا مالک بھی ہے۔ اس لئے وہ بظاہر ہمیں گناہگار نظر آنے والے لوگوں کو اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں لپیٹ کر بغیر سزا کے جانے دے سکتا ہے۔ لیکن اس نے ہمیں نیکیوں کے راستوں پر چلنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ ضرور فرما دیا کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور ان پر میں ضرور اپنی رحمت کروں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں جو زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں پر جو میرے نشانوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں بطور حق کے ان لوگوں کو جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں، جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے اور یقین کے ساتھ عمل کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی آیات پر مکمل ایمان رکھنے والے ہیں، ضرور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹوں گا۔

پھر ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ۔ (الاعراف:57) کہ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔ محسن وہ ہیں جو تمام شرائط کے ساتھ اپنے کام کو پورا کرتے ہیں۔ پس جو تقویٰ کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے نشانات پر مکمل ایمان رکھنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچے گی۔ پس ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے، تقویٰ پر چلنے اور ایمان میں کامل ہونے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے تبھی وہ مومن کہلا سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے فیض پانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے احکامات پر ان کا حق ادا کرتے ہوئے عمل کرنے والوں کے قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو اپنے پر فرض کر لیا ہے، ان کے لئے لکھ دیا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو میری رحمت کی وسعت تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ کتنا رحیم و کریم ہے ہمارا خدا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ بندہ کس طرح اپنے مالک پر کوئی حق جتا سکتا ہے۔ لیکن وہ زمین و آسمان کا مالک کہتا ہے کہ اگر تم تقویٰ پر چلو گے، میرے احکامات پر عمل کرتے ہوئے میرے نشانوں پر ایمان لاؤ گے تو میری رحمت کے یقیناً حقدار بن جاؤ گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی چیز تقویٰ بیان فرمائی ہے اور اصل میں اگر تقویٰ کا صحیح اِدراک ہو جائے تو باقی نیکیاں اور ایمان میں کامل ہونا اس کے اندر ہی آ جاتا ہے۔ اس بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا (یعنی انہیں صحیح طرح بجالانا) اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں (انسان کے جتنے بھی اعضاء ہیں۔ انسان کے قویٰ ہیں۔ طاقتیں ہیں) جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا‘‘ (صحیح طرح ان کا استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کے بتائے

ہوئے احکامات ہیں ان کے مطابق ادا کرنا ان کا حق ادا کرنا)’’ اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا۔‘‘ (غلط استعمال سے اس کو روکنا اور شیطان جن اعضاء کے ذریعہ، جن طاقتوں کے ذریعہ سے پوشیدہ حملے کرواتا ہے اس لئے اس سے ہوشیار رہنا یہ انسان کا کام ہے۔ تبھی وہ صحیح تقویٰ پر چل سکتا ہے۔ تبھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی ادائیگی صحیح طرح کر سکتا ہے۔) فرمایا ’’اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بہ مقدور کاربند ہو جائے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210-209)

اس کی جو باریک سے باریک باتیں ہیں اس پر بھی جتنی حد تک انسان کی طاقت ہے، جس حد تک قدرت رکھتا ہے اس کی پابندی کرے ان پر عمل کرے۔

پس اس معیار کو انسان حاصل کر لے تو یہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندے پر بطور حق کے فرض ہو جاتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود اپنے پر یہ فرض کر لیتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بندے کا کیا مقام ہے کہ بطور حق اللہ تعالیٰ سے کچھ لے سکے۔

یہ دن جن میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ رمضان کے دن ہیں۔ اس کا آخری ہفتہ اب رہ گیا ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان حدیث 2495)

اس سے بھی مومن ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہی فائدہ اٹھائے گا جو صحیح طرح ایمان لانے والا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہے۔ شیطان کے چیلے تو ان دنوں میں بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے۔ دنیا میں بے تحاشا بیہودگیاں، بے حیائیاں روزمرہ کا معمول ہیں۔ رمضان میں کوئی ختم نہیں ہو گئیں۔ پس یہ خوشخبری مومنوں کے لئے ہے اور یہ تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے والوں کے لئے ہے کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت پہلے سے بھی بڑھ کر وسیع کر دی ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سب پرانے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث 38)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کے اظہار کا ایک اور نظارہ کہ تم ایک کوشش کرتے ہو میں کئی گنا بڑھ کر تمہیں دے دیتا ہوں۔ کس کس طرح سے اس کی رحمانیت اور رحیمیت اور رحمت کا اظہار ہو رہا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو ان دنوں سے فائدہ اٹھانے والے ہیں۔ پھر یہ بھی اس کی دین ہے کہ ان آخری دنوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کی طرف بھی ہمیں توجہ دلائی ہے تاکہ ہم قبولیت دعا کے پہلے سے بڑھ کر نظارے دیکھیں۔ یہ بھی کوئی ہمارا حق تو نہیں۔ یہ بھی اس کی عطا ہے تاکہ بندوں کو اپنے قریب تر کرنے کی طرف ترغیب دے اور یہ بھی اس کی رحمت کی وسعت ہے۔

پھر ایک حدیث میں ہے کہ رمضان کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اس کا درمیانی عشرہ مغفرت ہے اور اس کا آخری عشرہ آگ سے نجات ہے۔

(کنز العمال جلد 8 صفحہ 463 حدیث 23668 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

جب رمضان میں انسان روزے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پہلے سے زیادہ عمل کرے، اپنی عبادتوں کو بڑھائے، اپنے تقویٰ میں ترقی کرے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں پہلے سے بڑھ کر آ گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری خاطر روزہ رکھتا ہے۔ ان دنوں میں میری خاطر بعض جائز باتوں کے کرنے سے بھی رکتا ہے تو پھر ایسے روزہ دار کی جزا میں خود بن جاتا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتم حدیث 1904)

جب اللہ تعالیٰ خود جزا بن گیا تو مغفرت کے سامان ہو گئے اور جب مغفرت کے سامان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بخشش اور توبہ قبول کر لی تو پھر آگ سے بھی انسان کی نجات ہو گئی۔ آگ سے بھی بچ گیا۔ اس دنیا کی آگ سے بھی اور آخرت، اگلے جہان کی آگ سے بھی۔ مگر شرط یہی ہے کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی خاطر روزہ رکھنا ہے اور عمل بھی کرنے ہیں اور پھر یہ عمل مستقل زندگی کا حصہ بن کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں مستقل لپیٹے رکھنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت صرف رمضان کے پہلے عشرہ کے لئے نہیں۔ پہلے سے دوسرے عشرے میں بھی داخل ہو رہی ہے اور تیسرے عشرے میں بھی داخل ہو رہی ہے اور مستقل انسان کے ساتھ ہے جب تک اس کے عمل تقویٰ پر چلتے ہوئے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ سرانجام دیئے جاتے رہیں گے۔ اسی طرح اس کی مغفرت صرف درمیانی دس دن کے لئے نہیں ہے بلکہ رمضان کے آخر تک اور اس سے بھی آگے تک انسان کے ساتھ ہے اور جب تک انسان کی زندگی ہے اس کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچانے والی ہے۔ اسی طرح آگ سے بھی صرف انسان ان دس دنوں میں نہیں بچ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے ہوئے جو رمضان سے بھی گزر جائے گا تو وہ اس کے بعد بھی آگ سے دُور رہے گا۔ ورنہ اگر رمضان کے بعد پھر وہی دنیا داری کے غالب آنے اور تقویٰ سے دوری اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عدم توجہ اور ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کے نشانات کی ہم نے پرواہ نہ کرنا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسے اپنے لئے انسان ایک محفوظ حصار بناتا ہے، ایک محفوظ مورچہ بناتا ہے اور پھر خود ہی اس کو ضائع کر دے اور توڑ دے۔ پس یہ رمضان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے کے لئے اور پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ ورنہ نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت چند دنوں تک محدود ہے، نہ اس کی مغفرت چند دنوں تک محدود ہے، نہ اس کی مغفرت کی قبولیت کی وجہ سے آگ سے نجات چند دنوں کے لئے یا کچھ عرصے کے لئے محدود ہے۔

پس اس بات پر ہمیں ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے۔ اس زمانے میں قدم قدم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ لینے والے بن سکتے ہیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت میں لپیٹنے کے سامان کرتا ہے یا ہمارے ایک عمل کو کس طرح بڑھ کر نوازتا ہے۔ کس طرح مغفرت کے سامان کرتا ہے اور کس طرح ہمیں مغفرت کے لئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس کی رحمت مستقل ہمارے ہمارے شامل حال رہے۔ اس کے لئے میں آپ کے بعض اقتباسات بھی پیش کروں گا اور وضاحت بھی کروں گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیات کی وضاحت فرماتے ہوئے جو میں نے تلاوت کی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’مَیں جس کو چاہتا ہوں عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز پر احاطہ کر رکھا ہے۔ سو میں ان کے لئے جو ہر یک طرح کے شرک اور کفر اور فواحش سے پرہیز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور نیز ان کے لئے جو ہماری نشانیوں پر ایمان کامل لاتے ہیں اپنی رحمت لکھوں گا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 564)

یہاں آپ نے تقویٰ کی وضاحت تین الفاظ میں فرمائی کہ شرک سے پرہیز کرنا، کفر سے بچنا اور فواحش سے پرہیز کرنا۔ آجکل قدم قدم پر فواحش کے سامان ہیں۔ ٹی وی پہ انٹرنیٹ پہ اور میڈیا میں بیہودگیاں اور لغویات کے سامان ہیں۔ پس جو بھی ان کے بیہودہ اور لغو پروگرام ہیں ان سے بچنا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ رمضان میں ان دنوں میں روزے رکھنے کے لئے جلدی بھی اٹھنا پڑتا ہے اور رات کو دوسری مصروفیات بھی ہیں اس لئے بہت سے لوگ ہیں جو شاید ان دنوں میں ان چیزوں کو اتنا نہیں دیکھتے یا ان لغویات میں نہیں پڑے ہوئے یا اس سے بچے ہوئے ہیں۔ اس سے مستقل بچنا یہ ضروری ہے۔ یہ چیزیں آجکل خاص طور پر نوجوانوں کو بلکہ اکثر شکایتیں آتی ہیں کہ بڑوں کو بھی، ان کے ذہنوں کو زہر آلود کر رہی ہیں اخلاق بھی خراب ہو رہے ہیں اور یہ لوگ ایمان سے بھی دور جا رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس طرف توجہ کرتے ہوئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور ان چیزوں کا بھی صحیح، مناسب اور محتاط استعمال کرنا چاہئے۔

پھر ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی عدل بعد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے۔‘‘ (جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 207)

پس جب اللہ تعالیٰ کسی کو سزا دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون سے باہر نکلتا ہے اور جیسا کہ ذکر ہو چکا یہ سزا بھی اصلاح کے لئے ہوتی ہے اور پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت غالب آ جاتی ہے۔ بہرحال واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے تو وہ اس وجہ سے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے قانون سے باہر نکلنے کی انتہا کر دی ہے اور پھر باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو وسیع کیا ہوا ہے پھر بھی وہ اس کے غضب کی زد میں آ جاتے ہیں۔

پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’وعید میں دراصل کوئی وعدہ نہیں ہوتا۔ صرف اس قدر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدوسیت کی وجہ سے تقاضا فرماتا ہے کہ شخصِ مجرم کو سزا دے۔ ... پھر جب شخصِ مجرم توبہ اور استغفار اور تضرع اور زاری سے اس تقاضا کا حق پورا کر دیتا ہے تو رحمت الٰہی کا تقاضا غضب کے تقاضا پر سبقت لے جاتا ہے اور اس غضب کو اپنے اندر مجوب و مستور کر دیتا ہے۔ یہی معنی ہیں اس آیت کے کہ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ

وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ (الاعراف:157)۔یعنی رَحۡمَتِیۡ سَبَقَتۡ غَضَبِیۡ۔‘‘
(تحفہ غزنویہ، روحانی خزائن جلد15 صفحہ 537)

یعنی میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔ جب انسان توبہ کر رہا ہے، استغفار کر رہا ہے، تضرع کر رہا ہے، دعائیں مانگ رہا ہے اور جب اس کا یہ تقاضا پورا کر دیتا ہے، جو اس کا حق ہے وہ پورا کر دیتا ہے تو پھر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر سزا دینا کوئی فرض نہیں کیا ہوا۔ بلکہ اس نے جو فرض کیا تو وہ ایسے لوگوں پر رحمت فرض کی ہے۔ پھر اس کی رحمت جو ہے اس کے غضب کے تقاضے پر غالب آ جاتی ہے اور غضب جو ہے وہ غائب ہو جاتا ہے اور پردوں میں چھپ جاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ توبہ اور استغفار ہے۔ اور استغفار کی حقیقت کیا ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں۔ اس بارے میں آپ بیان فرماتے ہیں کہ:

’’استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے‘‘۔ (استغفار کس لئے ہے کہ انسان ہے کمزور ہے تو کوئی کمزوری جو انسان کے اندر ہے وہ ظاہر نہ ہو اور جو انسانی فطرت ہے وہ اس کو اللہ تعالیٰ اپنی طاقت سے سہارا دے اور گناہ سرزد ہونے سے بچائے۔ غلطیاں سرزد ہونے سے بچائے۔ فرمایا کہ) ’’یہ لفظ غَفۡر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخصِ مُسۡتَغۡفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔‘‘ (یعنی جو استغفار کرنے والا شخص ہے اس کی جو فطرتی کمزوری ہے، انسان کی فطرت میں بہت کمزوریاں ہوتی ہیں، ان کو ڈھانک لے۔ وہ ظاہر نہ ہوں۔ اور ان کمزوریوں کی وجہ سے اس سے گناہ سرزد نہ ہوں۔) ’’لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنی اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد لیا گیا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ڈھانک لے۔‘‘ (یعنی جو انسان گناہ کر چکا ہے اس کو بھی ڈھانک لے۔ اس کے بداثرات سے بچائے۔ اس کی وجہ سے جو سزا ملنی ہے اس سے بچائے۔) ’’لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُستغفِر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیّوم بھی ہے۔ یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جب کہ خدا کا نام قیّوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیّومیت کے ذریعہ سے بگڑنے سے بچاوے۔‘‘ (عصمتِ انبیاءؑ، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 671)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ وہ قیوم بھی ہے۔ پس انسان کی جو پیدائش ہے وہ قانون قدرت کے تابع ہے۔ بیشک انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، پیدائش اُسی کے اِذن ہوتی ہے لیکن قانون قدرت کے تابع انسانی کوشش اور ذریعہ اور جو قانون اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا بنایا ہے اس سے گزرنا پڑتا ہے، یہ ضروری ہے۔ پس فرمایا کہ پیدائش میں انسان کی جو کوشش ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے کے لئے، اس پر عمل کرنے کے لئے اس کی جو صفت قیّومیت ہے اس کا بھی تمہارے سے اظہار ہونا چاہئے۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے حکموں پر چلنے کے لئے اس سے دعا اور استغفار کی طرف توجہ رہنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اس صفت قیومیت کو استعمال میں لاتے ہوئے پھر وہ طاقت بھی بخشے جس سے انسان اس کے حکموں پر چلنے والا بنا رہے۔

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ۔۔۔ سو وہ خدا خالق بھی ہے اور قیّوم بھی اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیّومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے۔‘‘ (انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے وہ پوری ہو گئی لیکن قیّومیت کا کام جب تک انسان کی زندگی ہے اس وقت تک اس کے ساتھ ہے) ’’اسی لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی‘‘۔ (ہمیشہ اس قیومیت کی صفت کو حاصل کرنے کے لئے مستقل استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔) ’’غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے ایک فیض ہے۔ پس استغفار صفت قیّومیت کا فیض حاصل کرنے کے لئے‘‘ (ہے)۔ (اللہ تعالیٰ کی صفت قیومیت سے فیض حاصل کرنا ہے تو استغفار کرو تا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ دیئے ہیں، جو صلاحیتیں دی ہیں، جو طاقتیں دی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ فرمایا کہ اسی کی طرف ’’اشارہ سورۃ فاتحہ کی اس آیت میں ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیّومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کر سکیں۔‘‘ (عصمتِ انبیاءؑ، روحانی خزائن جلد18 صفحہ 672)

پس یہ وہ بنیادی نقطہ ہے جو ہر وقت ہمارے سامنے رہنا چاہئے۔ صرف یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے جو چاہے کر لو۔ بعد میں اللہ تعالیٰ سے رحمت اور بخشش مانگ لینا۔ یہ صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت ان کے لئے اپنے اوپر فرض کی ہے جو اس کی طرف آتے ہیں۔ اس کے احکامات کے پابند ہیں۔ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

پھر استغفار کے مضمون کو مزید کھولتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔‘‘ (گناہ کر لیا۔ پتہ ہی نہیں لگتا۔ بے حس ہو چکے ہوتے ہیں۔ یا غلطی سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کیا ہے۔) ’’اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو، خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے‘‘۔ (جسم کے جتنے اعضاء ہیں کسی سے بھی ایسا گناہ سرزد نہ ہو۔ استغفار کرتے رہو۔ فرمایا کہ) ’’آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ (الاعراف:24) یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا، ہم پر رحم نہ کیا تو پھر ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا اوّل سے قبول ہو چکی ہے۔) ’’غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بَلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بَلا بغیر اِذن کے نہیں آتی۔‘‘ فرمایا کہ ’’جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ۔‘‘
(ملفوظات جلد4 صفحہ 276-275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کے لئے اس کی مدد و نصرت کے لئے اس کا رحم حاصل کرنے کے لئے کوشش، استغفار اور دعا ضروری ہے۔

استغفار اور توبہ ہم دو لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے فرق کو واضح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدّم ہے۔‘‘ (یعنی اس کو فوقیت ہے کیونکہ وہ پہلے ہے۔ توبہ سے پہلے استغفار ہے) ’’کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے۔‘‘ (گناہوں سے بچنے کے لئے استغفار کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد اور طاقت حاصل کی جاتی ہے تا کہ انسان گناہوں سے بچے) ’’اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔‘‘ (یعنی بچنے کے بعد پھر مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنا۔ اپنے گناہوں سے بچنے کے لئے جو استغفار کی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے اس پر قائم رہنے کے لئے توبہ ہے۔ تو یہ دعا ہے۔ توبہ اس لئے ہے کہ اے اللہ جو مغفرت کی دعا ہم نے کی ہے ہمیں اس پر قائم بھی رکھ۔ آگ سے نجات دی ہے تو یہ مستقل نجات ہو۔ ہمارا کوئی فعل یا جو بھی اس میں کوششیں ہم نے کی ہیں یہ ساری کوششیں تجھے ناراض کرنے والی نہ بن جائیں کہ ہم پھر واپس اسی جگہ آ جائیں۔ اس کے لئے توبہ ہے۔ یعنی گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے توبہ ہے۔ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ کہا تو اس لئے کہ ہمیں اب پھر اس پر قائم بھی رکھ کہ ہم اپنے گناہوں سے بچیں بھی رہیں۔ تیری مغفرت کو ہمیشہ حاصل کرنے والے بھی رہیں اور آگ سے ہمیں ہمیشہ کے لئے نجات بھی ملتی رہے۔) فرمایا کہ ’’عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی جس کا نام تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہو گا یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔‘‘ (کہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک اللہ تعالیٰ بہترین سامان عطا کرے گا۔) فرمایا کہ ’’سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پا لو گے۔ ہر ایک حِس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارج ترقی کو حاصل کرتا ہے۔ ہر ایک آدمی نبی، رسول، صدیق، شہید نہیں ہو سکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 69-68۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) لیکن جو بھی کسی کے مدارج مقرر کئے گئے ہیں، جس جس حد تک کسی نے پہنچنا ہے ان کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑے گی اور وہ استغفار اور توبہ کے ذریعہ سے ہو گی۔

پھر توبہ کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

’’واضح ہو کہ توبہ لغت عرب میں رجوع کرنے کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب انسان گناہوں سے دست بردار ہو کر صدق دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور یہ امر سراسر قانون قدرت کے مطابق ہے۔ کیونکہ جبکہ خدا تعالیٰ نے نوع انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ جب ایک انسان سچے دل سے دوسرے انسان کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کا دل بھی اس کے لئے نرم ہو جاتا ہے۔ تو پھر عقل کیونکر اس بات کو قبول کر سکتی ہے کہ بندہ تو سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے مگر خدا اس کی طرف رجوع نہ کرے۔ بلکہ خدا جس کی ذات نہایت کریم و رحیم واقع ہوئی ہے وہ

بندہ سے بہت زیادہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا نام ...توّاب ہے۔ یعنی بہت رجوع کرنے والا۔ سو بندے کا رجوع تو پشیمانی اور ندامت اور تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا رجوع رحمت اور مغفرت کے ساتھ۔ اگر رحمت خدا تعالیٰ کی صفات میں سے نہ ہو تو کوئی مخلصی نہیں پاسکتا"۔ فرمایا کہ "افسوس! کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی صفات پر غور نہیں کی اور تمام مدار اپنے فعل اور عمل پر رکھا ہے" (جو سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے عمل سے ہی سب کچھ حاصل کر لینا ہے) "مگر وہ خدا جس نے بغیر کسی کے عمل کے ہزاروں نعمتیں انسان کے لئے زمین پر پیدا کیں۔ کیا اس کا یہ خُلق ہو سکتا ہے کہ انسان ضعیف البنیان جب اپنی غفلت سے متنبہ ہو کر اس کی طرف رجوع کرے اور رجوع بھی ایسا کرے کہ گویا مر جاوے اور پہلا ناپاک چولہ اپنے بدن پر سے اتار دے اور اس کی آتشِ محبت میں جل جائے تو پھر بھی خدا اس کی طرف رحمت کے ساتھ توجہ نہ کرے۔ کیا اِس کا نام خدا کا قانون قدرت ہے؟"۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 134-133)

آپ ان لوگوں کو جواب دے رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ رحمت کرتے ہوئے رجوع نہیں کرتا۔ بیشک انسان دعا کرتے ہوئے، استغفار کرتے ہوئے اپنی حالت مردہ کی طرح بنالے گویا کہ وہ مر گیا ہے اور اپنا جو پہلا ناپاک چولہ ہے، جو لباس ہے بدن سے اتار دے۔ اپنے آپ کو پاک کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ میں جلنے لگ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ رحم سے رجوع نہیں کرے گا؟ یہ ان لوگوں کا نظریہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ ایسے لوگ جو ہیں یہ جھوٹ بولتے ہیں لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ بندہ تو اپنا حق ادا کر دے اور خدا تعالیٰ کچھ بھی عطا نہ کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مقام کے ہی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے خلاف ہے کہ میری رحمت بڑی وسیع ہے۔ یہ اس کے قانون کے خلاف ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اس کی وسیع رحمت ہونے کے اعلان کے خلاف ہے۔ لیکن انسان نے جو فرض پورا کرنا ہے وہ بھی یہ ہے کہ ایسی کوشش کرے کہ گویا مر جاوے اور پہلا ناپاک لباس جو ہے، انسان کا گناہوں کا لباس اس کو اپنے بدن سے اتار دے اور اس کی محبت کی آگ میں جل جائے۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں ہوں گی اور یہ باتیں بڑی غور طلب ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسا رجوع کرتا ہے کہ انسان اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

پس یہ ہے وہ مغفرت کی طلب کا معیار جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بندے کو حقدار بنا دیتی ہے۔ وہ حق جس کی ادائیگی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض کر لی ہے۔ آپ نے سچی اور حقیقی توبہ کی شرائط بھی بیان فرمائیں کہ یہ حاصل کرنے کے لئے انسان کو کیا اور کس طرح کوشش کرنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ سچی توبہ کے لئے تین شرطیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے دماغ کو ان تمام باتوں سے پاک کرو جن سے فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ان برائیوں کی کریہہ اور خوفناک شکل اپنے ذہن میں پیدا نہیں کرو گے۔ اگر ان کی طرف توجہ رہے گی، اگر ان کے خلاف ذہن میں ایک مکروہ شکل نہیں بناؤ گے تو پھر ان سے بچنا بڑا مشکل ہے۔ پہلی چیز تو یہی ہے کہ اس کو اپنے دماغ سے نکالنا پڑے گا۔ کوشش کر کے ان چیزوں سے نفرت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی غلط کام کرنے یا برائی کی طرف توجہ جانے پر ندامت اور پشیمانی ہونی چاہئے۔ انسان کے دماغ میں جب خیال آئے تو فوراً شرمندگی اور پشیمانی کا خیال ہونا چاہئے۔ یہ خیال دل میں ہو کہ یہ برائیاں اور لذات جن کی طرف میں جا رہا ہوں یہ عارضی ہیں اور میری زندگی برباد کرنے والی ہیں اور ایک وقت آ کے یہ چیزیں ختم ہو جانی ہیں۔ عارضی لذت ہے۔ گویا اپنے کانشنس کی بات سننی ہے۔ انسان کا ضمیر اسے بتا رہا ہے، اس کا کانشنس بتاتا ہے، ہر حال میں بتاتا ہے کہ یہ بری چیز ہے یا اچھی چیز ہے۔ جب اس طرح کی سوچ کریں گے اور ضمیر کی آواز سنیں گے تو آہستہ آہستہ برائی سے بھی آپ نے فرمایا کہ بچ جاؤ گے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ عزم ہو، پکا ارادہ ہو کہ میں نے ان برائیوں کے قریب بھی نہیں جانا اور پھر اس پر قائم رہنے کے لئے مکمل قوت ارادی بھی ہو اور دعا بھی ہو تو پھر یہ برائیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کی جگہ پھر نیکیاں لینی شروع کر دیں گی۔ آپ نے جو فرمایا کہ ناپاک چولہ اتارنا ہوگا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ ایک بھرپور کوشش کرو اور اس پر قائم رہو۔ قوت ارادی سے قائم رہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حقدار بنو گے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 139-138۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

استغفار اور توبہ سے آگ سے بچنے کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا و دین دونوں سنور جاتے ہیں اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہان میں بھی آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ دیکھو دراصل رَبَّنَآ کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَآ کا لفظ چاہتا ہے کہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا"۔ (جب انسان رَبَّنَآ کہتا ہے تو وہ صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا۔ جب دعا دل سے نکلتی ہے تو رَبَّنَآ کہے گا ہی اس وقت جب دل سے نکلے گا۔ بعض لوگ ظاہری طور پر بھی کہتے ہیں لیکن حقیقت اس دعا کی وہی ہے جب دل سے نکلے۔ فرمایا کہ) "رَبّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سرِ نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَآ کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَآ یعنی اصلی اور حقیقی رب تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں تیرے آستانے پر آتا ہوں۔ غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے۔ جب تک انسان کے دل سے دوسرے رب اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی رب اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔ بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا رب بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدُوں گزارہ مشکل ہے۔ بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا رب بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کی راہ نہیں ہے۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔" فرمایا کہ "غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس در کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا رب جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے اربابِ باطلہ ہیچ ہیں۔" فرمایا کہ "آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حُزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلّت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن۔ غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 187 تا 190۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری جماعت کو یہ دعا بکثرت پڑھنی چاہئے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202)" (ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 9۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس طرف ہمیں بھی توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لے کر ہمیں ہر قسم کی دنیاوی اور اُخروی آگ سے بچائے رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "قرآن شریف میں جو خدا نے یہ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اے بندو! مجھ سے ناامید مت ہو۔ مَیں رحیم و کریم اور ستار و غفّار ہوں اور سب سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا ہوں اور اس طرح کوئی بھی تم پر رحم نہیں کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ اپنے باپوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرو کہ درحقیقت میں محبت میں ان سے زیادہ ہوں۔ اگر تم میری طرف آؤ تو مَیں سارے گناہ بخش دوں گا۔ اور اگر تم توبہ کرو تو میں قبول کروں گا اور اگر تم میری طرف آہستہ قدم سے بھی آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ جو شخص مجھے ڈھونڈے گا وہ مجھے پائے گا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے گا وہ میرے دروازے کو کھلا پائے گا۔ میں توبہ کرنے والے کے گناہ بخشتا ہوں خواہ پہاڑوں سے زیادہ گناہ ہوں۔ میرا رحم تم پر بہت زیادہ ہے اور غضب کم ہے کیونکہ تم میری مخلوق ہو۔ میں نے تمہیں پیدا کیا اس لئے میرا رحم تم سب پر محیط ہے۔"

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 56)

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جانے والا بنائے۔ ہم اس کا تقویٰ حاصل کرنے والے ہوں۔ اپنے ایمان اور یقین میں بڑھنے والے ہوں تا کہ ہمیشہ اس کی رحمت سے حصہ لیتے رہیں۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ جب ہم اس کی رحمت سے محروم ہوں اور اپنے بداعمال کی وجہ سے اس کی سزا کے مورد بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

☆...☆...☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

... ...

یو کے

جامعہ احمدیہ یُوکے کی سالانہ کھیلوں کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرسلہ: حافظ اعجاز احمد طاہر صاحب۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طلباء جامعہ احمدیہ کو یہ ہدایت ہے کہ روزانہ ایک گھنٹہ کھیل/ ورزش میں صرف کریں۔ انہیں ارشادات کی مناسبت سے جامعہ احمدیہ یُوکے میں روزانہ کھیل کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور ہر سال جامعہ احمدیہ میں سالانہ کھیلوں کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ یُوکے کو اپنی تیرھویں سالانہ کھیلیں جامعہ احمدیہ یُوکے کے دیدہ زیب احاطہ میں منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

سال کے آغاز میں تیار ہونے والے اِیونٹ کیلنڈر میں ان سالانہ کھیلوں کی تاریخوں کو معین کر دیا گیا تھا۔

امسال کھیلوں کے ابتدائی مقابلہ جات مارچ 2018ء سے شروع ہو گئے تھے۔ جبکہ موسم بہار کی تعطیلات کے بعد سالانہ کھیلوں کے انعقاد کے لئے اساتذہ جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں باقاعدہ مختلف شعبہ جات تشکیل دے کر مختلف انتظامی امور سرانجام دیئے گئے اور طلباء کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

کھیلوں کا باقاعدہ آغاز 26/اپریل 2018ء کو صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی تقریب کے ساتھ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے حدیث نبوی ﷺ

باقی صفحہ نمبر10 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر2

اور مکرم محمود احمد طلحہ صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کے والد تھے۔

2۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب خالد مرحوم۔ سابق مینیجر وپبلشر رسالہ تشحیذ الاذہان وخالد (حال میلبورن آسٹریلیا)

آپ 3 جون 2018ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند تہجد گزار، ایثار کے جذبہ سے سرشار، نرم دل، مہربان، وفاشعار، صابرہ وشاکرہ اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کے میاں کو مقدمات کی وجہ سے اکثر گھر سے باہر رہنا پڑتا تھا۔ ان حالات کا بڑی ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتی رہیں۔ کمزور مالی حالات اور کثیر العیال ہونے کے باوجود کبھی مالی تنگی یا مشکلات کا شکوہ نہیں کیا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مظفر احمد طارق صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی والدہ اور مکرم محمود احمد طلحہ صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یُوکے) کی خوش دامن تھیں۔ آپ کے باقی بچوں کو بھی اپنی اپنی جماعتوں میں مختلف رنگ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆...☆...☆

❁... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 09/جون 2018ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم جمال دین صاحب ابن مکرم شرف دین صاحب مرحوم (چک 11 تھل۔ ضلع جھنگ۔ حال سٹیونج۔ یُوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم جمال دین صاحب ابن مکرم شرف دین صاحب مرحوم (چک 11 تھل۔ ضلع جھنگ۔ حال سٹیونج۔ یُوکے)

آپ 31 مئی 2018ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان کا تعلق پونچھ مقبوضہ کشمیر سے تھا اور آپ کے خاندان میں احمدیت کسوف وخسوف کا نشان دیکھ کر آئی۔ آپ کے والد نے حضرت مولوی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بیعت کی اور اس کے بعد حضرت مولوی محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ (سبز پگڑی والے) ان کے گاؤں کا باقاعدہ وزٹ کرتے رہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں جماعت پر آنے والے ابتلاؤں میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ جہاں بھی رہے جماعت کے ساتھ بہت پختہ تعلق رکھا۔ پاکستان میں لمبا عرصہ اپنی جماعت میں صدر اور سیکرٹری مال رہے اور اس کے علاوہ بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی مقامی جماعت کی مسجد کی تعمیر میں رضاکارانہ طور پر کام کرتے رہے۔ نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، بہت نیک، صالح اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

مکرم نعمت اللہ جتوئی صاحب ابن مکرم منشی محکم الدین جتوئی صاحب (کراچی)

آپ 17 مارچ 2018ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق مسن باڑہ ضلع لاڑکانہ سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد کے ذریعہ آئی جنہوں نے خاندان کے بعض اور بزرگوں کے ساتھ مل کر 1925ء میں پہلے تو مربی سلسلہ لاڑکانہ مکرم مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب کے ذریعہ بیعت کی اور پھر 1930ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مرحوم محکمہ آبپاشی سے بحیثیت اسسٹنٹ انجینئر ریٹائر ہوئے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ کراچی شفٹ ہونے کے بعد 2005ء میں جب مسن باڑہ میں مسجد اور مربی ہاؤس بنانے کی منظوری ہوئی تو آپ نے زمین کی خرید سے لے کر تعمیر تک کے تمام اخراجات خود ادا کئے اور اپنی نگرانی میں سارا کام کروایا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

... ...

MTA Management Board

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA انٹرنیشنل کے مینجمنٹ بورڈ میں بعض تبدیلیاں فرمائی ہیں جس کے مطابق مینجمنٹ بورڈ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے:

	Title	Name
1	Managing Director	Munir Uddin Shams
2	Deputy Managing Director	Mirza Mahmood Ahmad
3	Director Finance	Mirza Mahmood Ahmad
4	Director Human Resources	Mubarak Ahmad Zafar
5	Director IT	Adil Mansoor Ahmad
6	Director Legal Affairs	Shajar Ahmad Farooqi
7	Director Satellites	Syed Naseer Shah
8	Director Production	Munir Odeh
9	Director Scheduling	Zaheer Ahmad Khan
10	Director Programmes	Asif Mahmood Basit
11	Director Social Media	Adam Walker
12	Director Translations	Ataul Mujeeb Rashed
13	Director MTA Africa	Umar Safir
14	Director Masroor Teleport	Ch Munir Ahmad
15	Director Library	Ashfaq Ahmad Malik
16	Director News	Abid Waheed Ahmad Khan
17	Director Transmission	Syed Aqeel Shahid
18	Acting Director MTA 3 Al-Arabiyyah	Marwa Shabooti
19	Board Secretary	Muzammil Ahmad Dogar
20	Board Member	Jonathan Butterworth
21	Board Member	Mirza Nasir Inam
22	Board Member	Iftikhar Ahmad Ayyaz
23	Board Member	Nadeem Karamat

خاکسار

منیر الدین شمس

مینیجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل

بقیہ: ائمۃ التکفیر کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج

.....................ازصفحہ نمبر4

پر جمع ہوئے جہاں ان کی میّت رکھی تھی تو یکا یک کمرے کے فرش نے جواب دے دیا اور وہاں موجود مرد وزن اور بچے دھڑام سے نیچے تہ خانہ میں جا گرے۔ اس حادثہ میں مولانا کی بیوی دوبارہ زخمی ہوگئیں جو ہسپتال سے محض جنازے کی خاطر گھر آئی تھیں۔ دوبارہ پھر ہسپتال جا پڑیں۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو برمنگھم کا انگریزی اخبار Daily News، 12/ اکتوبر 1988ء)

....

کوڈیاتھور (کیرلہ) میں مباہلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خاص اجازت سے کوڈیاتھور (کیرلہ) میں انجمن اشاعت اسلام اور جماعت احمدیہ کے مابین مورخہ 28/ مئی 1989ء کو شام کے پانچ بجے ایک مباہلہ ہوا۔ ہر دو جماعتوں میں چالیس چالیس افراد اس مباہلہ میں شریک ہوئے۔ انجمن اشاعت اسلام، جماعت اسلامی، اہلِ حدیث، تبلیغی جماعت کا مرکب تھا۔ دس ہزار افراد دعائے مباہلہ کا نظارہ کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ کوڈیاتھور میں منعقدہ اس دعائے مباہلہ کا موضوع 'مقامِ نبوّت' تھا۔

سب سے پہلے احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کیرلہ احمدیہ مسلم جماعت کے چیف مشنری مولوی محمد ابوالوفا صاحب نے مندرجہ ذیل دعا کی:

''ہمارا یہ ایمان ہے کہ جس کا ہم اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کے لئے وعدہ کیے گئے مسیح و مہدی اور مسیح ابنِ مریم ہیں۔ آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے متبع اور غیر تشریعی اُمّتی نبی رسول ہیں۔ اے قادرِ مطلق خدا! اگر ہم اپنے ایمان اور دعویٰ میں جھوٹے ہیں تو ہم پر سخت عذاب نازل فرما۔ اگر ہم سچے ہیں تو ہم پر اپنا فضل نازل فرما۔'' اس وقت تمام احمدیوں نے آمین کہا۔

اس کے بعد انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے ایم۔ محمد مدنی نے مندرجہ ذیل دعا کی:

''ہمارا یہ ایمان ہے کہ جس کا ہم اعلان کرتے ہیں کہ مرزا احمد قادیانی نہ خدا کے مامور تھے اور نہ ہی نبی یا رسول یا اُمّتی نبی تھے۔ محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبوت ہوگی اور کوئی رسالت ہوگی۔ اگر ہم اپنے ایمان اور دعویٰ میں جھوٹے ہیں تو خدایا تیری لعنت ہم پر نازل ہو۔ اگر ہم سچے ہیں تو ہم پر اپنا فضل نازل فرما۔''

اس وقت ان کے ساتھ والوں نے آمین کہا۔

اس کے بعد فریقین کی طرف سے مشترکہ دعا کی گئی کہ ''خدایا ہم میں جو فریق حق و صداقت پر قائم ہے لوگوں پر اس کے اظہار کے لئے اور جھوٹوں کی نشان دہی کے لئے تو چھ ماہ کے اندر اندر واضح نشان ظاہر فرما۔''

انجمن اشاعت اسلام کے سیکرٹری نے اس مباہلہ کے بارے میں ایک بیان میں کہا کہ ''انجمن کی ایک واضح خصوصیت یہ ہے کہ کیرلہ میں کام کرنے والے تمام اسلامی فرقے اپنے فروعی اختلاف کو بھول کر قادیانیت کے خلاف متحد ہوئے ہیں۔'' (خروج ہند 2/ جولائی 1989ء)

اس تحریر میں درحقیقت جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں میری امّت 73/ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب جہنم میں جانے والے ہوں گے سوائے ایک کے۔

مباہلہ کیرلہ کے بعد یہ اطلاع ملی کہ کیرلہ کے اسلامی فرقوں کو پھر اپنے فروعی اختلاف یاد آ گئے ہیں۔ انہوں نے مباہلہ کرنے کی وجہ سے انجمن اشاعت اسلام کی سخت مذمت کی ہے۔ جماعت احمدیہ اور انجمن اشاعت اسلام کے مابین ہوئے مباہلہ کے دوسرے دن جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے وہیں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مقررین نے انجمن اشاعت اسلام کی شدید طور پر مذمت کی۔ گویا یہ پہلی لعنت ہے جو انجمن اشاعت اسلام پر پڑی۔

دوسری لعنت

انجمن اشاعت اسلام نے ایک اخباری نوٹ میں کہا کہ مباہلہ کے دوسرے دن ہی جماعت احمدیہ کے صوبائی امیر محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب اور چیف مشنری مولانا محمد ابوالوفا صاحب وفات پا گئے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں بزرگ ایک عرصہ تک زندہ رہے۔

احمدی مبلغ مکرم مولانا محمد عمر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ قادیان میں (دسمبر 1989ء میں) منعقدہ جماعت کے جلسہ سالانہ میں مباہلہ کے بارے میں خاکسار کی تقریر تھی۔ انجمن اشاعت اسلام کے اس صریح جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے اسٹیج پر دونوں بزرگوں نے کھڑے ہوکر اور اپنے آپ کو پیش کر کے انجمن اشاعت اسلام کا جھوٹ ثابت کیا۔ یہ دوسری لعنت ہے جو مباہلہ کے نتیجہ میں ظاہر ہوئی۔ یعنی دعائے مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے پر لعنت اللہ علیٰ الکاذبین عائد ہوتی ہے۔

تیسری لعنت

جماعت احمدیہ کے دو شدید مخالف عبداللطیف اور حارث سے نشہ آور Ampule پکڑے گئے۔ عبداللطیف کے پاس 1680 اور حارث کے پاس 1667 Ampules فروخت کرنے کے لئے رکھے ہوئے تھے جس کی قیمت سترہ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ یہ دونوں اشخاص انجمن اشاعت اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرم عمل تھے۔ پولیس ایک عرصہ ان کا تعاقب کرتی رہی بالآخر پکڑے گئے۔ یہ بات انجمن اشاعت اسلام کے لئے ایک اور لعنت کا موجب بنی۔

دوسری طرف مباہلہ کے بعد وسیع پیمانے پر جن لوگوں کے اندر سعادت تھی سینکڑوں کی تعداد میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

مباہلہ کے بعد جماعت اسلامی کا ایک شعبہ SIMI (Student Islamic Movement of India) کے ایک سرگرم ممبر مولوی محمد سلیم صاحب کو مؤرخہ 30/ستمبر 1989ء کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت کرنے کے بعد موصوف قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں معلم کورس مکمل کر کے آندھرا پردیش میں بطور مبلغ مقرر ہوئے۔ اس کے بعد موصوف کیرلہ میں کوڈنگلور بطور مبلغ مقرر ہوئے۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب جو کوڈنگلور کے رہنے والے تھے اس بستی کے اردگرد موصوف کی تبلیغ کے نتیجہ میں 78/ افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہاں ایک شاندار مسجد تعمیر ہوئی جس کا نام خلیفۂ وقت نے 'دارالعافیت' رکھا۔

مباہلہ کے بعد کوڈیاتھور کے مضافات مُلکم، چنیدہ منگلم وغیرہ کے لوگوں نے بیعت کی اس میں جماعت اسلامی کے سرگرم ممبران بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد کوڑونگلور کے ہی رہنے والے اور جماعت اسلامی کے ایک سرگرم رکن مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کو بھی بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت اسلامی کے سرکردہ ممبران پی۔ کے۔ شمس الدین صاحب، پی۔ پی بیران صاحب وغیرہ افراد قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں بارہ خاندان بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

الغرض مباہلہ کے بعد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے والے سینکڑوں افراد کا اس وقت نام لینا ممکن نہیں۔ ان بیعت کنندگان میں زیادہ تر جماعت اسلامی کے سرکردہ ممبران اور ان کے عہدیداران تھے۔ انجمن اشاعت اسلام کے صدر کاکیری عبداللہ نے اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے ایک موقع پر کہا۔ ''جماعت احمدیہ کا ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے اب دو خلیفہ ہو گئے ہیں۔ ایک خلیفۃ المسیح پنجم، دوسرا ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ وعظ ونصیحت کرتے رہتے ہیں۔''

مباہلہ کے وقت کیرلہ میں 33/ جماعتیں تھیں۔ مباہلہ کے بعد 18/ جماعتوں کا اضافہ ہوا۔

مباہلہ سے قبل کیرلہ میں 34/ مساجد تھیں۔ مباہلہ کے بعد 8/ مزید مساجد کی تعمیر ہوئی۔ کئی مساجد کی renovation کی گئی۔ کوڈیاتھور مباہلہ سے قبل ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ اب یہ مسجد بھی دو منزلہ نہایت خوبصورت اور پُروقار مسجد میں تبدیل ہو چکی ہے۔

مباہلہ کے بعد انجمن اشاعت اسلام منتشر ہوگئی۔ اب اس کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں۔ اس کا سیکرٹری عبدالرحمٰن اب خاموش ہے۔

خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مباہلہ کے بعد کیرلہ کے احباب و مستورات میں مالی قربانی اور لازمی چندہ جات، حصہ آمد، چندہ عام، چندہ تحریک جدید اور چندہ وقف جدید میں ہندوستان کی دیگر جماعتوں کی نسبت بہت اونچا مقام حاصل ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

الغرض اس مباہلہ کے نتیجہ میں بھی جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے ترقی کی نئی منزلیں سر کیں اور جو جھوٹے اور مفتری تھے وہ مزید افتراق و انتشار کا شکار ہوئے۔

.....................(باقی آئندہ)

بقیہ: احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے کی سالانہ کانفرنس 2018ء کا انعقاد

...ازصفحہ 20

Work Experience، اور باہر کے ملکوں سے آنے والے ڈاکٹرز کے لئے Clinical Attachment اور نوکری کے حصول کے لئے مدد وغیرہ امور شامل ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ ہم اپنی ایسوسی ایشن کے لئے چیریٹی سٹیٹس حاصل کرنے کے لئے بھی کارروائی کر رہے ہیں۔ اسی طرح یہ ایسوسی ایشن ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ مل کر ان کے پراجیکٹس پر بھی مدد دیتی ہے۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ میں ایک معیاری ہسپتال کے قیام کے پراجیکٹ پر بھی کام ہو رہا ہے۔ اس ہسپتال کی تعمیر کا تخمینہ پانچ لاکھ پاؤنڈز لگایا گیا ہے۔ اس کے لئے فنڈز جمع کرنے کے لئے بھی بعض فنکشنز کئے گئے ہیں۔ اب تک چار لاکھ ستّر ہزار پاؤنڈز کے وعدہ جات مل چکے ہیں۔ یہ ہسپتال A&E کے علاوہ دو آپریشن تھیٹرز، سرجیکل وارڈ، پرائیویٹ وارڈ، زچہ و بچہ کی نگہداشت، سی ٹی سکین، ایم آر آئی سکین، دانتوں اور آنکھوں کے علاج کی سہولت پر مشتمل ہوگا۔ مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے حضور انور سے ایسوسی ایشن کی تمام مساعی اور پراجیکٹس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس سال ایک خاص انعام لجنہ یُوکے میں ہیلتھ اور فِٹنس سیکرٹری یُوکے کو دیا گیا۔ جس میں چھوٹی، درمیانی اور بڑی مجالس شامل تھیں۔ یہ AMMA پرائز نیشنل ہیلتھ اور فٹنس سیکرٹری یُوکے اور AMMA لجنہ کی طرف سے رکھا گیا تھا اور اس پروجیکٹ کو لجنہ میں ایک ریسرچ کے جائزہ کے بعد ان کی ضرورت کے مطابق پلان کیا گیا تھا تا کہ کمیونٹی میں زیادہ سے زیادہ صحت کا خیال کیا جا سکے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس میں ایسوسی ایشن کے کاموں کو سراہتے ہوئے ان کی بعض امور کی طرف خاص طور پر رہنمائی فرمائی اور کاموں کو زیادہ منظم اور بہتر انداز میں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا اردو میں مفہوم الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں الگ شائع کیا جائے گا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد ازاں ازراہ شفقت عشائیہ میں بھی شمولیت فرمائی۔

☆...☆...☆

بقیہ: مختصر عالمی جماعتی خبریں

ازصفحہ نمبر 09

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَأَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیفِ کی روشنی میں طلباء کو اپنی صحت کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی تا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں نیز حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن طور پر بجا لاسکیں۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کھیلوں اور ورزش کے بارہ میں خدام اور مربیان کے لئے مختلف ارشادات کے حوالہ سے طلباء کو نصیحت کی کہ انہیں اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ورزش کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

اس افتتاحی تقریب کے معاً بعد کھیلوں کا آغاز ہوا۔ یہ سالانہ کھیلیں سہ روزہ تھیں جن میں فٹبال، باسکٹ بال، والی بال، رسہ کشی، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور اتھلیٹکس کے اجتماعی اور انفرادی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بیڈمنٹن کے مقابلہ جات کے لئے جامعہ احمدیہ کے قریب ایک سپورٹس سینٹر میں تین گھنٹے کے لئے دو کورٹس بُک کروائی گئی تھیں جن میں بیڈمنٹن کے سنگل اور ڈبل مقابلے کروائے گئے۔

اجتماعی اور انفرادی کھیلوں کے تمام مقابلہ جات جامعہ میں قائم طلباء کے پانچ گروپوں امانت، دیانت، رفاقت، شجاعت اور صداقت کے مابین ہوئے۔ نیز اجتماعی مقابلہ جات لِیگ سسٹم کی بنیاد پر کروائے گئے۔

جامعہ احمدیہ کی روایتی، دلچسپ اور پرکشش کھیل رسّہ دوڑ نیز Strong Man Competition کے نمائشی مقابلہ جات اختتامی تقریب سے پہلے پیش کئے گئے۔ 28/اپریل کو منعقدہ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یُوکے نے طلباء سے خطاب کیا اور انعامات تقسیم کئے۔

☆...☆...☆

قرآن مجید کی وحی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مشاہدات کا ایک نمونہ

(حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ)

دوسری قسط

سورۃ کہف میں واردشدہ انگورستان کی مثال اور اس کی وضاحت

سورۃ کہف کے پانچویں رکوع میں انگوروں کے دو باغوں کی مثال بیان کرتے ہوئے تمثیلاً یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عیسائی قوم کی حکومت تین زمانوں میں منقسم ہے۔ ایک اسلام سے پہلے کا زمانہ۔ دوسرا اسلامی حکومت کے زمانہ کے بعد کا عرصہ جس میں ان کی حیثیت ایک کھیتی کی سی ہوگی۔ اور تیسرا زمانہ مسلمانوں کی حکومت کے زوال پر جبکہ یہ قوم ان کو پامال کر کے بہت بڑی حکومت قائم کرے گی۔ یہ امر کہ کیا انگورستان کی مثال سے مراد دنیا کا مال و دولت اور جاہ وحشمت ہی ہے۔ سورۃ کہف کے اس رکوع میں اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

جب فرمایا کہ انگورستان کا مالک اس میں داخل ہو کر فخر سے اپنے ساتھی سے کہے گا۔ اَنَا اَکۡثَرُ مِنۡکَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا۔ (الکھف:35) یعنی دولت میں مَیں تجھ سے زیادہ دولتمند اور جتھہ میں تجھ سے زیادہ عزت مند ہوں۔

دولتمندی اور جاہ وحشمت بیان کرنے کے لئے انگورستان کی یہ مثال عیسائی قوم کے ہی محاورہ میں دی گئی ہے جیسا کہ متی باب 12 میں حضرت مسیح علیہ السلام انگوروں کے تاکستان کی مثال دے کر یہودیوں کو سمجھاتے ہیں کہ چونکہ تم نے دیانتداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اس کی حفاظت نہیں کی بلکہ بددیانتی اور شرارت سے خدا کے انبیاء سے پیش آتے رہے ہو اس لئے جب تاکستان کا مالک آئے گا تو وہ تمہیں ہلاک کردے گا اور پھر اپنا تاکستان اَوروں کو دے دے گا۔

غرض سورۃ کہف کے پانچویں رکوع میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ عیسائی قوم کو اپنی حکومت پر بڑا گھمنڈ پیدا ہوگا یہاں تک کہ وہ سمجھے گی کہ اس کی حکومت کو کبھی زوال نہیں اور یہ کہ اگر قیامت ہوتی تو وہاں بھی ان کی حالت بہتر ہوگی لیکن ان کی ایسی حکومتیں جو خدا تعالیٰ کے نام تک کو عار سمجھتی ہیں اور صلیب و مردہ پرستی جن کا طرۂ امتیاز ہے آسمانی آگ سے ہمیشہ کے لئے بالکل تباہ و برباد کردی جائیں گی۔

سورۃ مریم میں عیسائیوں کی دولتمندی کا ذکر

سورۃ مریم کے پانچویں رکوع میں بھی عیسائی حکومتوں کی اس خام خیالی کا کہ وہ بہت دولتمند ہیں حوالہ دے کر ان کی آخری اور کامل تباہی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا۔ (مریم:78) کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جس نے ہمارے نشانات کا کفر کیا اور کہا کہ مجھے ضرور مال اور اولاد دی جائے گی۔ یہ الفاظ مفہوماً سورۃ کہف کی آیت وَلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰی رَبِّیۡ لَاَجِدَنَّ خَیۡرًا مِّنۡہَا مُنۡقَلَبًا (الکھف:37) کے ہی ہم معنی ہیں۔

سورۃ کہف کی آخری آیات میں عیسائی قوموں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَتَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰہُمۡ جَمۡعًا ۙ وَّ عَرَضۡنَا جَہَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ عَرۡضَا ۙ الَّذِیۡنَ کَانَتۡ اَعۡیُنُہُمۡ فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَ کَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا۔ (الکھف100: تا102) یعنی جس دن وعدہ کا دن آئے گا تو اس روز ہم انہیں ایک دوسرے کے خلاف جوش سے حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور بگل بجایا جائے گا۔ تب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ہم اس دن جہنم کو ان کافروں کے سامنے کھلے طور پر لے آئیں گے۔ وہ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے پردہ میں ہیں اور وہ سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

سورۃ مریم میں بأس شدید اور اس کے انجام کا ذکر

سورۃ کہف کی ان آیات میں عیسائی اقوام کی جس باہمی آویزش اور جنگ و قتال کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ مریم کے آخر میں اسے بایں الفاظ دہرایا گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ تَؤُزُّہُمۡ اَزًّا ۙ فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَہُمۡ عَدًّا۔ (مریم:84،85)

یعنی کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سرکش لوگوں (یعنی اللہ تعالیٰ کا بیٹا پکارنے والوں) کو کافروں پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ انہیں جنگ کے لئے اکسائیں سو ان کے خلاف جلدی مت کر ہم ان کے لئے بہت بڑی تیاری کر چکے ہیں۔

مذکورہ بالا موازنہ سے بھی ظاہر ہے کہ دونوں سورتیں ایک ہی موضوع انذار اور بشارت کے متعلق آپس میں ہم معنی وہم مفہوم ہیں اور ان سورتوں میں الفاظ اَلَمۡ تَرَ (مریم:84) وَتَرَی الۡاَرۡضَ بَارِزَۃً (الکھف:48) تَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا فِیۡہِ (الکھف:50) ہَلۡ تُحِسُّ مِنۡہُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ (مریم:99) جو وارد ہوئے ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ کا ذکر بار بار کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی حکومت کے انجام کے متعلق علاوہ اس وحی جلی کے جو ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے ہوئی آنے والے واقعات کے متعلق آپؐ کو مکاشفہ بھی ہوا۔ اور آپؐ کو دکھایا گیا تھا کہ بأس شدید اور بشارت سے متعلقہ پیشگوئیاں کس کس صورت و شکل میں ظاہر ہوں گی۔

ایک شبہ کا ازالہ

پیشتر اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات کا ذکر کیا جائے اس شبہ کا ازالہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ کہف اور سورۃ مریم کی پیشگوئیوں کا تعلق ان جنگوں سے ہے جو قرون اولیٰ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے پوری ہو چکی ہیں۔ یعنی ان جنگوں میں جو رومی اور دیگر عیسائی حکومتوں کے ساتھ لڑی گئیں اور جن میں مسلمان ان پر غالب آئے اور ان کی حکومتوں کو مغلوب کیا گیا۔ یہ خیال درست نہیں کہ سورۃ کہف میں مذکور بأس شدید اور بشارت کا تعلق گزرے ہوئے واقعات تک ہی محدود ہے۔

اوّل اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ کہف کی ان آیات کو دجال کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے جس کا ظہور آخری زمانہ میں ہونے والا تھا۔ اور

دوم اس لئے یہ خیال درست نہیں کہ سورۃ کہف کے آخر میں اس بات کا صراحت سے ذکر کیا گیا ہے کہ جن پیشگوئیوں کا ذکر سورۃ کہف میں وارد ہوا ہے ان کا سلسلہ گزشتہ زمانہ کے ساتھ ہی ختم ہونے والا نہیں بلکہ وہ ایک لمبے زمانہ پر ممتد ہے یہاں تک کہ اگر اس کی تفصیلات قلمبند کی جائیں تو ایک سمندر کیا اس سے دگنی روشنائی بھی ختم ہو جائے گی پیشتر اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ باتیں ختم ہوں۔ فرماتا ہے۔ قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِہٖ مَدَدًا۔ (الکھف:110) یعنی انہیں کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے روشنائی بن جائے تو سمندر میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جائے گا اگرچہ اتنی ہی اور روشنائی ان کے لکھنے کے لئے لے آئیں۔

[کَلِمٰت سے مراد یہاں وہ پیشگوئیاں ہیں جو سورۃ کہف میں مذکور ہیں۔ لفظ کلمۃ اور کلمات کا استعمال بمعنی پیشگوئی قرآن مجید میں بکثرت ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ آل عمران آیت 40-39۔ النساء آیت 170، سورۃ انعام آیت 34 و 115، اعراف آیت 136، سورۃ طٰہٰ آیت 129، سورۃ زمر آیت 19 و 71 الصافات آیت 171]

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جن پیشگوئیوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ کہف کی تجلی ہوئی ہے وہ ایک لمبا سلسلہ ہے اور اس کے سینکڑوں حلقے ہیں جیسا کہ ابھی اجمالاً ان پیشگوئیوں کی وسعت کا ذکر کیا جائے گا۔

سورۃ کہف اور سورۃ مریم میں واردشدہ پیشگوئی کا تعلق

علاوہ ازیں مذکورہ بالا خیال اس لئے بھی نادرست ہے کہ سورۃ کہف اور سورۃ مریم میں عیسائی حکومتوں کی جس تباہی کا ذکر کیا گیا ہے وہ کامل تباہی ہے جس کے متعلق کھلے الفاظ میں ان دونوں سورتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ظالم حکومتیں صفحہ ہستی سے نابود کردی جائیں گی یہاں تک کہ ان کی آہٹ تک بھی سنائی نہ دے گی۔ اس لئے ان سورتوں کے متعلق یہ کہنا کہ ان میں وارد شدہ پیشگوئیاں قرون اولیٰ میں پوری ہو چکی ہیں واقعات مشہودہ کے خلاف ہے کیونکہ مسلمانوں کے ہاتھوں عیسائی اقوام کی حکومتوں کی تباہی نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے عیسائی اقوام کے ساتھ نیک سلوک کیا۔ انہیں دنیا کی آسائش اور مال و متاع سے متمتع ہونے کی پوری پوری آزادی دی۔ جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ سنبھلیں اور انہوں نے دنیا میں پھر ترقی کی۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے سارے جہان پر چھا گئیں اور آج سارے جہان کے لئے بلائے بے درماں بنی ہوئی ہیں۔

[انصاف پسند عیسائی مصنفین نے اس بات کا کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے کہ 600 سال بلکہ بعض لحاظ سے تو اٹھارھویں صدی تک بھی یورپ کی قومیں اسلامی تہذیب و تمدن سے مستفید ہوتی رہی ہیں۔ دین میں، علم اخلاق و آداب میں، سیاست میں، صنعت و حرفت میں، علم طبیعات و علم کیمیا میں، علم ریاضی و فلسفہ میں، تاریخ و جغرافیہ اور علم طب و جراحی یہاں تک کہ فنون حربیہ اور جہاز رانی میں۔ غرض کوئی شعبہ علم و فن نہیں جس میں عیسائی دنیا نے مسلمانوں سے صدیوں استفادہ نہ کیا ہو۔

گوسٹاف آف لبون، مدیو، دوزی (Dozi) اور اینگلمین (Engelman) کی تصانیف اس تعلق میں ملاحظہ ہوں۔ مؤخرالذکر دو مصنفوں نے یورپ کی زبانوں کے متعلق ڈکشنریاں بھی تیار کی ہیں اور بتایا ہے کہ سپین، جرمنی، فرانس اور انگلستان وغیرہ عیسائی ممالک کی زبانوں میں کثرت سے عربی الفاظ اور قواعد نحو و صرف پر عربی قواعد کا اثر غالب ہے۔ یہ مضمون الگ تفصیل چاہتا ہے۔]

نیز سورۃ کہف اور سورۃ مریم میں عیسائی حکومتوں کی جس تباہی کا ذکر کیا گیا ہے وہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہونے والی تباہی نہیں بلکہ ان کی اپنی ہی باہمی جنگوں والی تباہی ہے۔ جیسا کہ آیت وَتَرَکۡنَا بَعۡضَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ یَّمُوۡجُ فِیۡ بَعۡضٍ (الکھف:100) سے ظاہر ہے۔ ایسا ہی سورۃ مریم کی آیت اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ تَؤُزُّہُمۡ اَزًّا (مریم:84) کا بھی یہی مفہوم ہے کہ شیطان یعنی سرغنہ ہائے کفر و ضلال ایک دوسرے کو جنگ کے لئے اکسائیں گے۔

غرض سورۃ کہف اور سورۃ مریم کی پیشگوئی آئندہ آنے والے دور دراز زمانہ سے متعلق ہیں۔ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جن کانوں نے خدائے علّام الغیوب کی یہ عظیم الشان آواز سنی وہ یہ گوشت پوست والے کان نہ تھے۔ اور آپؐ کی جس آنکھ کو یہ دُور دراز آنے والے واقعات دکھائے گئے وہ یہ پُتلی والی آنکھ نہ تھی بلکہ روحانی آنکھ اور کان تھے اور جس عالم اور ماحول میں آئندہ زمانہ کے متعلق مذکورہ بالا عظیم الشان اطلاعات دی گئیں وہ انسان کا یہ مادی عالم نہیں جو محدود ہے بلکہ عالم الملکوت کا ایک وسیع ماحول ہے۔

فتنہ دجال کی تعیین کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات

سورۃ مریم اور سورۃ کہف کا موضوع معین کرنے کے بعد اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال لیتا ہوں جن میں آپؐ نے ذاتی رؤیت کی بنا پر دجال کی صورت وشکل، اس کے اوصاف اور اس کے کام بیان فرمائے اور اس کے بعد اختصار کے ساتھ آپؐ کے مشاہدات کا وحی الٰہی کی ان تجلیات کے ساتھ مقابلہ کروں گا جن کا ذکر ان دونوں سورتوں میں وارد ہوا ہے اور انشاء اللہ دکھاؤں گا کہ یہ تجلّیات وحی اور مشاہدات آپس میں مفہوم و مطابقت کے اعتبار سے ایک ہی قسم کے فتنہ اور بأس شدید سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات سے ظاہر ہے کہ سورۃ کہف کا تعلق فتنہ دجال سے ہے۔ اس بارے میں حضورؐ کے الفاظ یہ ہیں۔ فَمَنۡ اَدۡرَکَہٗ مِنۡکُمۡ فَلۡیَقۡرَءۡ عَلَیۡہِ فَوَاتِحَ سُوۡرَۃِ الۡکَہۡفِ فَاِنَّہَا جِوَارُکُمۡ مِنۡ فِتۡنَتِہٖ۔

(مشکاۃ المصابیح۔ کتاب الفتن۔ باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال)

یعنی تم میں سے جو شخص دجال کو پائے اسے چاہیے کہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات اس کے سامنے پڑھے۔ کیونکہ یہ تمہارے لئے اس کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہیں۔

ایک دوسری روایت میں سورۃ کہف کی آخری آیات پڑھنے کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔ بلکہ احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ یہ ساری سورت ہی جمعہ کو پڑھی جائے تا کہ دجال کے فتنہ سے پڑھنے والا محفوظ رہے۔ چنانچہ مسلمانوں کا عام طور پر اس پر عمل درآمد رہا ہے۔ یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ سورۃ کہف میں عیسائیوں کا ذکر ہے اور دجال نام شخص یا قوم کا اس میں کہیں بھی ذکر نہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ سے کیسے اخذ فرمایا

کہ اس کا تعلق دجال سے ہے۔ یہ سوال اہم ہے اور اس کا معقول جواب سوائے اس کے کوئی نہیں کہ ان آیات کے نزول کے وقت آپؐ پر یہ تجلی بھی ہوئی تھی کہ جو فتنہ قدیم الایام سے دجال کے نام سے مشہور ہے اس کا ماخذ و منبع عیسائیت ہے جس کے شدید خطرہ سے ہر نبی نے اپنی امّت کو ڈرایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امّت کو اس کے فتنہ سے آگاہ فرمایا اور اس سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرام سے مخاطب ہوئے اور ان سے فرمایا۔ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِن نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهٗ ۔ اَنْذَرَ نُوْحٌ اُمَّتَهٗ وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ۔ یعنی ہر نبی نے جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا اپنی امّت کو دجّال کے فتنہ سے ڈرایا۔ نوح نے بھی اپنی امّت کو ڈرایا اور اسی طرح ان کے بعد اور نبیوں نے بھی۔ اور ابوہریرہؓ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ۔ اور میں بھی تمہیں اس کے خطرہ سے آگاہ کرتا ہوں جس طرح نوحؑ نے اپنی قوم کو آگاہ کیا۔ (حجج الکرامہ صفحہ 402 مطبع شاہجہانی۔ اردو ترجمہ از فارسی عبارت)

یہ روایتیں مستند ہیں۔ امام بخاریؒ نے بھی انہیں نقل کیا ہے اور دیگر محدثین نے بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتنہ دجال کے تعلق میں سورۂ کہف خصوصاً اس کی ابتدائی وآخری آیات کی طرف توجہ دلانا بتاتا ہے کہ آپؐ کے نزدیک عیسائی اقوام میں سے ہی دجال کا ظہور مقدر ہے۔ دجال کا ذکر سابقہ انبیاء کے صحیفوں میں بار بار آیا ہے اور ان میں جو اوصاف اس کے بیان کیے گئے ہیں خود عیسائیوں کے بعض بڑے بڑے علماء اور شارحین کے نزدیک عیسائی گرجوں کے متولّیوں پر صادق آتے ہیں۔ اس بارے میں سب سے بڑی مشہور پیشگوئی دانیال نبی کی ہے۔ اس پیشگوئی کی تشریح کرتے ہوئے عیسائی علماء اور شارحین رومن کیتھولک اور پاپائے روم کو دجال کا مصداق بتلاتے ہیں

[دانیال علیہ السلام کی مشارٌ الیہ پیشگوئی بھی نمونہ ہے ان مشاہدات کا جو عالم ملکوت کا پتہ دیتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو دانیال باب 7) جس مشاہدہ کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے وہ ان کو چار حیوانوں کی شکل میں دکھلایا گیا اور عالم رؤیا میں ہی اس کی تعبیر بھی ان کو بتلائی گئی۔ ان حیوانوں سے مراد چار بڑی بڑی سلطنتیں ہیں جو دنیا میں قائم ہوں گی۔ عیسائیوں کو تسلیم ہے کہ چوتھی سلطنت رومانیوں کی تھی اور یہ کہ چوتھے حیوان کے سر پر جو دس سینگ دکھائے گئے وہ اس سلطنت کی دس شاخیں تھیں جن میں یہ چھٹی صدی عیسوی کے آخر میں تقسیم ہوئی۔ اور دانیال علیہ السلام نے جو یہ دیکھا کہ ان کے دس سینگوں کے بیچوں بیچ ایک چھوٹا سا سینگ نمودار ہوا ہے جس میں آنکھیں ہیں اور ایک منہ جو بڑے گھمنڈ کی باتیں بولنے لگا۔ اس کا چہرہ اس کے ساتھیوں کی نسبت زیادہ رعب ناک ہے اور اس نے مقدسوں سے جنگ شروع کردی اور حق تعالیٰ کی مخالفت میں باتیں کرنے لگا اور اس نے چاہا کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل دے۔ اس نے حق تعالیٰ کے مقدسوں سے ان کی سلطنت چھین لی۔ یہاں تک کہ ایک مدت اور مدتیں اور آدھی مدت گزریں اور خدائے قدوس کا تخت لگایا گیا جو آگ کے شعلہ کی مانند تھا۔ عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں اور پھر ان کا بدن شعلہ زن آگ میں ڈالا گیا اور اس حیوان کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کردیا گیا۔ (دانیال باب 7)

عیسائی علماء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ رومانی حکومت کی دس شاخوں کے بیچوں بیچ سے نکلنے والا یہ سینگ جس کا اوپر وصف بیان ہوا ہے دجال ہے اور یہ کہ اس کے ظاہر ہونے اور طاقت وغلبہ پانے کی میعاد دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی اور ان کی تعبیر کے مطابق 1260 سال کا عرصہ ہے جو اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب بیت المقدس کو تباہ کرنے والا (یعنی رومانی حکومت) خود تباہ ہوگا اور جب دائمی قربانی موقوف کی جائے گی۔ مشہور مورخ گبنؔ کے اندازے کے مطابق بیت المقدس مسلمانوں کے ہاتھ سے 637ء کے نویں مہینہ میں فتح ہوا۔ اس فتح کے ساتھ یہودیوں کی سوختنی قربانی بیت المقدس از روئے شریعت اسلامی موقوف ہوئی۔ اس تاریخ سے اگر بارہ سو ساٹھ سال کا عرصہ شمار کیا جاوے تو یہ 1897ء کا آخر ہوتا ہے۔ یہ وہ مدت ہے جس میں حق تعالیٰ کے مقدس بندوں یعنی مسلمانوں کی سلطنت عیسائی قوموں کے ہاتھوں تباہ ہونے والی تھی۔ اس طرح از روئے واقعات دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی کا دوسرا حصہ پورا ہوا کہ دجّال حق تعالیٰ کے مقدس بندوں سے ان کی سلطنت ایک مدت 360 اور مدتیں 720=360×2 اور آدھی مدت 180 یعنی 1260 سال کے عرصہ میں چھین لے گا۔ مدت سے مراد ایک قمری سال یعنی 360 دن ہیں۔ انبیاء سابقین کی پیشگوئیوں میں ایک دن سو سال کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں دجال نے مذکورہ بالا پیشگوئی کے مطابق تمام روئے زمین کو لتاڑنا اور اس کے بعد شعلہ زن آگ میں اسے تباہ کیا جانا ہے۔ علاوہ ازیں علامہ ڈمبل بی نے صحف سابقہ کی پیشگوئیوں سے استدلال کرتے ہوئے دجال کو (Poltical beast) یعنی سیاسی درندہ قرار دیا ہے جو پالیسی سے اپنی تجارت کو فروغ دینے اور دغا اور فریب سے بہتوں کو عجیب طرح سے تباہ کرنے والا ہے۔ لفظ دجال کے معنی عربی میں فریب دینے والے اور ملمع ساز کے ہیں اور اس کے معنی تاجروں کا گروہ بھی ہے جو اپنا سامان تجارت جگہ بہ جگہ لئے پھرتا ہے۔ (دیکھیں لسان العرب زیر لفظ دجال)

دانیال علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی کے پورا ہونے کی میعاد کا اندازہ متعدد مسیحی علمائے ہیئت وفلکیات نے لگایا ہے۔ ان میں سے سب سے صحیح اندازہ مشہور فلکی علامہ ڈمبلؔ بی کا ہے جس کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ (دیکھیں ان کی کتاب The Appointed Time کے صفحات 26,255,264)
اس کتاب کے صفحہ 205 پر وہ لکھتے ہیں کہ بعض عیسائی فرقوں کے نزدیک دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی میں مذکور اوصاف دجال رومن کیتھولک پر صادق آتے ہیں۔ اس تعلق میں انہوں نے یوحنا لاہوتی کے خطوط کا ذکر بھی کیا ہے جو سات کلیساؤں، یعنی گرجوں کو لکھے گئے ہیں۔ علامہ مذکور ان کا حوالہ دیتے ہوئے خود بھی دبی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ ان خطوط میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ بے شک گرجوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن آخر وہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری طرح مسیح کی ابنیت اور الوہیت کے معتقد ہیں۔ اس لئے بھی کہ ان کو توبہ اور نادم ہونے کا موقع دیا گیا ہے۔ اس تعلق میں انہوں نے مکاشفات کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں دجال کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں (جنہیں پڑھ کر عیسائیوں کے دجال کا مظہر ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا) اس ضمن میں پولوس کا تھیسلنیکیوں کے نام دوسرا خط بھی ملاحظہ ہو جس میں دجال کو بے دین کا لقب بھی دیا گیا ہے جو خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے جسے یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست و نابود کرے گا۔ نیز اس دجال کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکہ کے ساتھ ہوگی۔ (12-3) اس تعلق میں ملاحظہ ہو مکاشفہ باب 13 جس میں لکھا ہے کہ اژدہا شیطان نے اس حیوان کو اختیار دے دیا اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اس نے خدا کی نسبت کذب بکنے کے لئے منہ کھولا اور یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ یعنی 1260 سال یہ وہی میعاد ہے جو دانیال کی پیشگوئی میں مذکور ہے۔]

اسلامی روایات میں بھی دجال اور اس کے جسّاسہ کے متعلق یہ ذکر آتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک گرجا میں پایا گیا جہاں وہ زنجیروں سے مقید تھا۔ یہ مشاہدہ تمیم داری کا ہے جو عیسائیوں میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گرجا سے نکلنے والے دجال اور جسّاسہ کا ذکر سن کر صحابہؓ کرام کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں بھی تم سے دجال کے متعلق یہی ذکر کیا کرتا تھا۔ صحابہ کرامؓ کو اس اندازہ سے سخت غم ہوا۔ فاطمہ بن قیس بھی ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے یہ ذکر سنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں۔ لَقَدْ خَلَعْتَ قُلُوْبَنَا ۔ اے رسول خدا آپ نے تو ہمارے دلوں کو ہلا دیا ہے۔ تمیم داری کی روایت کے الفاظ (یَقْفُرُ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ) قابل توجہ ہیں جہاں تک ان الفاظ سے سمجھا جاسکتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا یہ مشاہدہ خواب کا ہے۔ اور روایت کے الفاظ بھی کہ گرجا کا راہب ان سے کہتا ہے۔ یُوْشَكُ اَنْ یُؤْذَنَ لِیْ (یعنی عنقریب مجھے باہر نکلنے کی اجازت دی جائے گی) اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو مسلم و مشکوٰۃ)

دجّال کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ مشاہدات

دجال کے اوصاف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشاہدہ کی بناء پر بیان فرمائے ہیں وہ ذیل میں نمبروار درج کئے جاتے ہیں۔ یہ حلیہ اور وصف اسی تمثیلی زبان میں ہیں جو عالم غیب اور عالم ملکوت سے مخصوص ہیں۔ جن کا ذکر قدرے تفصیل سے کیا جاچکا ہے۔ یعنی تصویروں اور شکلوں میں جو اپنے مشابہ اور مماثل معانی اور اوصاف پر اسی طرح دلالت کرتی ہیں جس طرح حروف تہجی اور ان کی باہمی مختلف ترکیبیں ذہنی تصورات اور معانی پر۔ جس طرح حروف والفاظ میں وسیع سے وسیع تصورات پنہاں ہوتے ہیں۔ اسی طرح عالم غیب میں جو شکلیں متمثل ہوتی ہیں وہ بھی نہایت وسیع تصورات اور معیّن معانی کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ شکلیں اور صورتیں بھی گویا ایک مستقل زبان ہے جس کی اصطلاحات کو عالم ملکوت کے نظاروں کے سمجھنے میں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دجال کی پیشانی پر ك۔ ف۔ ر لکھا ہوا ہے۔ یَقْرَأُهٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کاتب وغیر کاتب (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن وأشراط الساعة۔ باب ذکر الدجال) جسے ہر مومن پڑھ سکتا ہے خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ یعنی غیر مومن کفر کے ان حروف کو جو اگرچہ بہت ہی نمایاں ہوں نہیں سمجھ سکے گا۔ پیشانی پر (ك۔ف۔ر) نوشتے سے مراد یہ ہے کہ اس کا کفر ایسا نمایاں اور واضح ہوگا کہ عالم اور جاہل دونوں سے وہ چھپا نہیں رہے گا بشرطیکہ مومن ہو۔

(2) آپؐ نے اسے اَعْوَرَ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن وأشراط الساعة۔ باب ذکر الدجال) داہنی آنکھ سے کانا دیکھا جس کے یہ معنے ہیں کہ وہ دین سے کلیۃً محروم ہوگا۔ آپؐ نے اس کی یہ آنکھ بیٹھی ہوئی دیکھی اور اس سے یہ مراد ہے کہ اس کی روحانی بصیرت بالکل مسخ ہوگی۔ ابوداؤد کی روایت میں الفاظ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی (الفتن لنعیم بن حماد۔ مایقدم الی الناس فی خروج الدجال) یعنی داہنی آنکھ بے نور ہوگی۔ دائیں سے مراد دین اور راستی ہے۔ جیسا کہ بائیں سے مراد دنیا اور بے دینی ہے۔

(3) آپؐ نے دجال کی بائیں آنکھ انگور کے دانہ کی طرح پھولی ہوئی اور باہر نکلی ہوئی دیکھی۔ آپؐ کے الفاظ یہ ہیں۔ کَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ (صحیح البخاری۔ کتاب الفتن۔ باب ذکر الدجال) سعد بن خدریؓ کی روایت میں جو ایک مستند راوی ہیں یہ الفاظ ہیں عَیْنِ الیسریٰ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ (مسند أحمد۔ مسند المکثرین من الصحابة۔ مسند أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ) کہ اس کی بائیں آنکھ ایسی ہے جیسا کہ چمکتا ہوا ستارہ۔ اس تمثیلی وصف کے یہ معنے ہیں کہ یہ امورِ دنیا میں بہت ہی دانا ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بائیں آنکھ خوبصورت ہوگی مگر وہ بھی عیب دار ہوگی۔ (حجج الکرامہ صفحہ 402 مطبع شاہجہانی۔ ترجمہ از فارسی عبارت)

(4) آپؐ نے اسے سفید گدھے پر سوار دیکھا جس کے کانوں کے درمیان 70 گز کا فاصلہ ہے۔ ستّر کا لفظ قدیم عربوں کے محاورہ میں زیادہ پر دلالت کرنے کے لئے بولا جاتا تھا یعنی اس کے دو کانوں کے درمیان بہت فاصلہ ہوگا۔

(5) آپؐ نے فرمایا کہ وہ گدھا اتنی تیزی سے چلے گا کہ سورج بھی پیچھے چھوڑ دے گا۔ اتنا تیز کہ ابھی مشرق میں ہوگا کہ ایک جھپک میں مغرب میں جا پہنچے گا جس سے مراد یہ ہے کہ وہ بہت جلدی سفر طے کرے گا۔ سابقہ علماء نے اس سے سرعت رفتار ہی مراد لی ہے۔
(دیکھیں حجج الکرامہ صفحہ 403 مطبع شاہجہانی)

(6) آپؐ نے بتلایا کہ وہ اتنا طاقتور ہوگا کہ ساری زمین پر چھا جائے گا اور تمام اطراف عالم کو پامال کرے گا اور ہر بستی پر مکر و فریب اور جنگ وقتال سے غالب آجائے گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ اور وہ دو مقدس شہروں کی طرف بھی قصد کرے گا مگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا مقابلہ کریں گے وہ اس کو تاخت وتاراج کردیں گے۔ ان دو شہروں کو محفوظ رکھا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”لَا یَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ“ دجال کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکے گا اور اس کی جنگ اتنی شدید ہوگی کہ اہل زمین کی لڑائی سے فارغ ہوکر آسمان والوں سے بھی لڑائی چھیڑ دے گا۔ مگر ان کے خون آشام تیر انہی پر واپس لوٹائے جائیں گے۔
(مشکاۃ المصابیح۔ کتاب الفتن۔ باب العلامات بین یدی الساعة)

اس مفہوم کی روایتوں میں دجال کے لئے صیغے اور ضمیریں مفرد نہیں بلکہ جمع وارد ہوئی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ملکوت میں دجال شخص واحد کی شکل میں دکھایا گیا تھا مگر مراد دجال کی ساری قوم ہے۔

(7) آپؐ نے فرمایا وہ ویرانوں پر گزرے گا اور ان سے

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

کہے گا(أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ) اپنے خزانے نکال اور وہ نکالے گی۔ دریاؤں سے کہے گا کہ وہ خشک ہوں اور وہ خشک ہوجائیں گے۔ اور کہے گا چلو تو وہ چلیں گے۔ ہواؤں پر اسے تسلط ہوگا۔ آسمان سے کہے گا اور وہ بارش برسائیں گے جس سے خشک زمین شاداب اور سرسبز ہوجائے گی۔ اس کے مویشی موٹے اور بہت بہت دودھ دینے والے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ایک جنت بھی ہوگی اور آگ بھی جو اس کا ساتھ دے گا اور کہا مانے گا اسے جنت میں داخل کرے گا مگر درحقیقت وہ آگ ہوگی۔ اور جو اس کو نہ مانے گا اس کو آگ میں جھونکے گا جو درحقیقت جنت ہوگی۔ روٹیوں کا ایک پہاڑ اس کے ساتھ ہوگا جس سے مراد یہ ہے کہ کھانے پینے کے سامان اس کے پاس بکثرت ہوں گے جب کہ لوگ فاقہ مست ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا جو قوم اس کی اطاعت نہ کرے گی وہ قحط زدہ اور خالی ہاتھ رہ جائے گی۔[1]

(صحیح مسلم۔ کتاب الفتن و أشراط الساعة۔ باب ذکر الدجال۔۔و۔مشكاة المصابيح۔ كتاب الفتن۔ باب العلامات بين يدى الساعة۔)

[1۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازمیں یہ دعا خود بھی کرتے اور مسلمانوں کو بھی کرنے کی تلقین فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي ۔۔۔اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔۔۔فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں مسیح الدجال کے فتنے سے اور موت اور زندگی کے فتنے سے ۔اس دعا سے یہ ظاہر ہے کہ دجال کا فتنہ لوگوں کے لئے درحقیقت موت اور زندگی کا سوال پیدکردے گا جیسا کہ آج حال ہے۔]

(8) شروع میں اس کا دعویٰ ایمان اور اصلاح کا ہوگا مگر نتیجہ فساد اور ظلم اور بربادی ہوگی۔ مسلمان اس کے فتنہ کی وجہ سے پراگندہ ہوجائیں گے۔

(9) وہ اتنی قدرت رکھے گا کہ ایک شخص کو مار کر اسے پھر زندہ کردے گا یہاں تک کہ وہ اپنے لئے خدائی کا دعویٰ کرے گا اور بہتوں کی گمراہی کا باعث ہوگا۔

(10) آپؐ نے فرمایا ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍاِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ اِلَى اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ ۔طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ وَتَرْمِيْهِمْ فِي النَّارِ" (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)۔ یعنی پھر عیسیٰ نبی اللہ اور آپ کے ساتھی ہجرت کریں گے تو زمین میں ایک بالشت بھر بھی ایسی جگہ باقی نہ پائیں گے جو اُن کی بدبو اور سڑاند سے بھر نہ گئی ہو۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بُختی اونٹوں کی مانند پرندے غول درغول ان پر بھیجے گا جو انہیں اٹھا اٹھا کر آگ میں پھینکتے جائیں گے اور اس طرح دنیا ان سے رہائی پائے گی۔

سورۃ المرسلات میں بھی سہ شاخہ صلیب کے پرستاروں کا انجام ایک ایسی آگ بتائی گئی ہے جو كَالْقَصْرِ o كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (المرسلت:33، 34) بڑے بڑے محلوں کی مانند بلند شعلے پھینکنے والی ہے اور پے در پے اونٹوں کی طرح لپکتی ہوئی بڑھتی آئے گی۔ جس دن یہ شعلہ زن ہلاکت آفرین مصیبت دنیا میں قائم ہوگی اس دن کا نام یوم الفصل یعنی فیصلہ کا وہ آخری دن رکھا گیا ہے جس میں صلیبی فتنہ کا خاتمہ ہوگا۔

[احمد بن حنبل اور حاکم وغیرہ کی روایتوں میں اس فیصلہ کے دن کا نام یوم الخلاص ہے جس میں لوگوں کو دجال کے فتنہ سے نجات ملے گی۔ اور یہ وہ وقت ہوگا کہ جب یہودیوں کی مدد سے دجال مدینہ منورہ پر چڑھائی کرے گا اور اس شورہ زمین میں ڈیرہ لگائے گا۔ اس وقت تین زلزلے آئیں گے۔ (حجج الکرامہ صفحہ 414،413 مطبع شاہجہانی)]

(11) بُختی اونٹوں کی طرح پرندوں والی مذکورہ بالا روایت کے آخر میں یہ ذکر بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کی مذکورہ بالا تباہی کے بعد اللہ تعالیٰ زمین پر ابر رحمت برسائے گا اور زمین سے فرمائے گا أَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ رُدِّيْ بَرَكَتَكِ (صحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔ باب ذکر الدجال) یعنی اپنا پھل اگا اور اپنی برکت کو بحال کر۔تو زمین کے پھلوں اور مویشیوں میں برکت دی جائے گی۔

یہ خلاصہ ہے اس مشاہدہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کے متعلق عالم غیب میں کرایا گیا۔ صحیح بخاری صحیح مسلم اور احادیث کی دیگر مستند کتابوں میں کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ دجال کا مذکورہ بالا حلیہ، اس کے اوصاف اور اس کے فتنہ وفساد اور جنگوں کے متعلق ذکر وارد ہوا ہے ۔مذکورہ بالا اقتباس قدرے مشترک ہے جو اُن میں پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مشاہدہ جو بحالت خواب یا بحالت کشف ہوا بہرحال تیرہ سوسال سے احادیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ عالم ملکوت سے مختص تصویری زبان میں جو کچھ آپؐ کو دکھایا گیا آپؐ نے اسے بیان فرمایا۔ اب آئیں ذرا اس کا مقابلہ اس انداز سے کیا جائے جو عیسائی اقوام کے متعلق سورۃ کہف میں وارد شدہ ہے۔ بے شک آپ کو سورۃ کہف کے بیانات اور مذکورہ بالا مکاشفہ کے نظاروں کے درمیان کچھ فرق نظر آئے گا جس کی وجہ یہ ہے کہ خواب وکشف میں جو شکل وصورت دیکھی جاتی ہے وہ چونکہ مجاز اور استعارہ کے پیرہن میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے اس لئے تعبیر طلب ہوتی ہے۔ لیکن وحی الٰہی کی تجلی جو سورۃ کہف کے ذریعہ سے ہوئی وہ ایک واضح حقیقت پر مشتمل ہے۔ چنانچہ سورۃ کہف کی پہلی آیت میں اس امتیاز کا ذکر کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۔ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا ۔۔(الکہف:3،2) ۔یعنی سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے یہ کتاب اپنے بندہ پر نازل کی اور اس کتاب میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ وہ صحیح صحیح راہنمائی کرنے والی ہے تا کہ شدید خطرہ سے آگاہ کرے اور مومنوں کو بشارت دے اور عیسائیوں کو انجام بد سے ڈرائے۔

تجلّیات وحی اور مکاشفات کی ہم آہنگی واقعات کی روشنی میں

ان تینوں باتوں کے متعلق جو سلسلہ کلام سورۃ کہف اور سورۃ مریم میں چلایا گیا ہے۔ وہ نہایت واضح ہے اس میں کسی قسم کے ابہام اور شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات مذکورہ بالا اس واضح کلام کی روشنی میں دیکھے جائیں تو ان دونوں کی آپس میں مطابقت واضح سے واضح تر ہوجاتی ہے اور یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات کی مصداق کون سی قوم ہے۔ مثلاً آپؐ کو دکھایا گیا کہ دجال کی پیشانی پر کفر کا نوشتہ ہوگا جسے ہر مومن خواہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ پڑھ لے گا۔

سورۃ کہف میں انذار وتبشیر کے تعلق میں عیسائی اقوام کے کفر کی یہ تعیین کی گئی ہے کہ انہوں نے نہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک بیٹا تجویز کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا عباد اللہ کے پرستار بھی ہیں۔ اپنے جیسے انسانوں کو ''خداوند خداوند'' (My Lord) کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور اس سورت میں یہ بھی بتایا گیا کہ پہلے توحید پرست عیسائی اپنے عقیدۂ توحید کو قائم نہ رکھ سکے اور انہوں نے اپنی عبادت گاہوں میں اپنے بزرگوں کی قبریں بنا کر ان کو سجدہ گاہ بنالیا۔ چنانچہ قدیسوں (Saints) کی پرستش ان کے ہاں قدیم سے اب تک رائج ہے اور بڑے بڑے سربفلک گرجے بکثرت ہر جگہ ان قدیسوں کے نام پر قائم ہیں۔

علاوہ ازیں جو خارق عادت قدرت ان عیسائی قوموں کو آج حاصل ہے اس سے فریب کھا کر یہ قومیں اب یہ بھی سمجھنے لگی ہیں کہ خدا تعالیٰ کوئی نہیں اور سلسلہ پیدائش عالم خودبخود ہے۔ اس کی کنہ دریافت کرنے میں ہر قسم کی مُوشگافیوں سے کام لیا جارہا ہے اور یہ خیال عام طور پر ان میں پایا جاتا ہے کہ بغیر خالق کے خَلق ممکن ہے۔ ان میں سے اکثر دہریہ ہیں ۔یہ ساری باتیں اس نوشتہ ك۔ف۔ر کی شرح ناطق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی پیشانی پر لکھا دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال داہنی آنکھ سے کانا دکھایا گیا اور بائیں آنکھ انگور کے دانہ کی طرح اُبھری ہوئی اور ستارہ کی مانند روشن دکھائی گئی۔

سورۃ کہف میں عیسائی قوم کے دنیا میں استغراق اور دین سے غایت درجہ محرومی کا ذکر بغیر کسی قسم کے استعارہ یا مجاز کے کھلے کھلے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۔اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۔ (الکہف:104،105) یعنی کیا ہم تمہیں بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ وہی جن کی ساری کوشش دُنیا کی ہی زندگی میں کھوئی گئی ہے اور انہیں گھمنڈ ہے کہ انہوں نے صنعت کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔

اسی طرح اس قوم کے روحانی اندھاپن کے متعلق فرماتا ہے۔ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۔ (الکہف:29) ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دینا جن کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور وہ ہوائے نفس کے پیرو ہیں اور اُن کی بات حد سے نکل چکی ہے۔ اور فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ ۔ (الکہف:102) اُن کی آنکھیں میرے ذکر سے پردہ میں ہیں۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ عیسائی قومیں دین سے کلیۃً محروم اور دنیا میں منہمک اور صناعت میں اوّل درجہ کی ماہر ہوں گی۔ ان کی یہی حالت آنحضرت ﷺ کو عالم ملکوت میں مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى (الفتن لنعيم بن حماد۔ ما يقدّم الى النّاس فى خروج الدجال) کی شکل میں دکھائی گئی ۔یعنی اس کی دائیں آنکھ بیٹھی ہوئی اور پچکی ہوئی بے نور ہے۔ اور بائیں آنکھ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ (صحيح البخارى۔ كتاب الفتن۔ باب ذكر الدجال) كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ (مسند أحمد۔ مسند المكثرين من الصحابة۔ مسند أبى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ) کی شکل میں دکھائی گئی کہ دانہ انگوری کی طرح شفاف اُبھری ہوئی ہے گویا کہ وہ ایک روشن ستارہ ہے۔ آپؐ نے اسے سفید گدھے پر سوار دیکھا جو سرعت رفتار میں ایسا تیز ہے کہ ابھی مشرق میں ہے تو پل بھر میں مغرب میں پہنچ گیا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ وہ اس سواری کے ذریعہ تمام اطراف عالم میں چکر لگائے گا۔ سوائے مکہ اور مدینہ کے ہر بستی کو تاخت وتاراج کرے گا اور جگہ جگہ فتنہ وفساد برپا کرے گا۔

سورۃ کہف میں عیسائیوں کی ابتدائی تاریخ بیان کرتے ہوئے پہلے بتایا گیا ہے کہ وہ شروع میں اعلیٰ درجہ کے موحد تھے۔ توحید کی خاطر انہوں نے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا۔ اپنی مشرک قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنے یہاں تک کہ وہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ سوائے غاروں کے انہیں اور کہیں پناہ نہ ملی جہاں اُنہیں لمبا عرصہ گزارنا پڑا۔ یہ غاریں شمالی علاقوں میں واقع ہیں۔ ان کی تاریخ کا یہ حصہ بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (الکہف:19) یعنی انہیں آئندہ دائیں اور بائیں یعنی مشرق ومغرب میں پھرائیں گے۔ اور بوقت ہجرت اُن سے یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ فَأْوٗا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا ۔ (الکہف:17) جاؤ پناہ لو غار میں تمہارا رب تمہیں اپنی رحمت سے پھیلائے گا اور تمہارے لئے آسائش کا سامان مہیا کرے گا۔ چنانچہ غاروں کی زندگی سے نکل کر وہ تمام دنیا میں پھیل گئے۔ اور سورۃ کہف میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب عیسائیوں کو آزادی حاصل ہوئی اور وہ غار والی زندگی سے نکلے تو شروع میں قلت خوراک کا انہیں احساس پیدا ہوا اور باہمی مشورہ کے بعد قرار پایا کہ اپنے میں سے کسی کو باہر بھیجا جائے جو عمدہ اناج شہر سے لے آئے۔ یورپ کے شمالی حصوں میں بسنے والی عیسائی قوموں کی تاریخ کا یہ حصہ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اس کے متعلق ضخیم کتابیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ شروع میں خوراک کی قلت پا کر انہیں باہر سے سامان خوراک لانے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ تجارت کی غرض سے وہ باہر نکلیں اور یہی راز ہے ان عیسائی قوموں کی ساری ترقی کا۔ یہ حقیقت اب کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ایشیا کے ممالک میں بھی وہ تاجرانہ حیثیت سے داخل ہوئے اور امریکہ میں بھی جب وہ گئے تو ابتدا میں گو اُن کے وہاں جانے کا باعث مذہبی اختلاف ہوا مگر بعد میں امریکہ کی استعمار اور وہاں سے سامان خوراک وغیرہ لانے کی غرض سے تجارتی کمپنیاں قائم ہوئیں ۔ممالک یورپ کی شمالی اقوام خواہ انہوں نے ایشیا اور افریقہ کے براعظموں کا قصد کیا، خواہ امریکہ کی نئی دُنیا کا، تاجرانہ اغراض سے نکلیں اور آہستہ آہستہ انہوں نے صنعت کاری کی طرف بھی توجہ کی۔ یہ عیسائی اقوام بیرونی دنیا کا خام مال خرید کر صنعت کاری کی چیزیں اس کو مہیا کرتے ہوئے دولتمند سے دولتمند ہوتی چلی گئیں یہاں تک کہ یورپ وامریکہ کی کایا ہی پلٹ گئی اور یہ قومیں سب دُنیا پر چھا گئیں اور اب ہمارے زمانہ میں ان قوموں کے درمیان جو خطرناک کشمکش قائم ہے اس کے پیچھے بھی یہی تجارتی رقابت کارفرما ہے۔ عیسائی قوموں کی تاریخ کا یہ حصہ جو نہایت ہی دلچسپ ہے۔ پڑھ کر حیرت آتی ہے کہ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ۔(الکہف:19) يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (الکہف:105) کا فرمودہ کس وضاحت سے ان قوموں کے حق میں صادق آیا۔ اطراف عالم میں ان کے پھیلنے اور ان کی خارق عادت ترقی کا بڑا باعث ان کی تجارت اور ان کی صنعت کاری او رایجاد کردہ وسائل نقل وحرکت ہی ہیں۔ ان وسائل میں سے سب سے پہلی ایجاد ریل کی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تھا کہ دجال سفید گدھے پر سوار ہے جو بہت تیز رفتار ہے۔ اس کے دو کانوں کے درمیان 70 گز کا فاصلہ ہے۔ یہ بات بھی ریل پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ انجن ڈرائیور اور گارڈ کے ڈبوں کے درمیان جو انتظام مواصلات اور پیغام رسانی کا ایجاد کیا گیا ہے وہ کانوں ہی کا قائم مقام ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان۔ فروری، مارچ، اپریل 1953ء و ماہنامہ الفرقان۔ جولائی 1953ء)

... ...(باقی آئندہ)

قرآن مجید کی پاک تاثیرات

(سعید فطرت لوگوں کی توحید اور اسلام کی طرف رہنمائی کے دلچسپ و ایمان افروز واقعات)

(عبدالرب انور محمود خان۔امریکہ)

(چھٹی قسط۔آخری)

22

سورۃ الحجرات آیت 13

ھنری عیسیٰ آلڈریٹ

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (الحجرات:13)

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قبائل اور گروہوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت باخبر ہے۔

....

یہ آیت قرآنی انسانیت کی عمارت کے لئے ایک بنیادی ستون ہے۔ یہ وہ سچ ہے جو پندرہ صدی پہلے قرآن نے پیش کیا اور دنیا کے مختلف تہذیب یافتہ ممالک مثلاً فرانس، برطانیہ اور امریکہ نے اپنے ملکی دستور العمل میں اسے شامل کیا لیکن عملی طور پر اس میں ناکام رہے۔ اسی لئے دنیا میں طوفان بدتمیزی کا بازار گرم ہے۔ قومیں ایک دوسرے پر اپنی برتری کا سکہ بزور طاقت قائم کرنا چاہتی ہیں لیکن ان کے اعمال اس کی روح سے کوسوں دور ہیں۔ نہ اپنے ملکوں میں وہ برابری بلا امتیاز سلوک قائم کر سکے اور نہ ہی بین الاقوامی طور پر اس کی الف ب سے واقف ہیں۔

اس قدر عمدہ خیال جب بھی کسی کی نظر سے گزرتا ہے تو اس کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور امید واران امن کے سائے اس کو اپنی آغوش میں لینے کو تیار رہتے ہیں۔

ہنری عیسیٰ آلڈریٹ (جو ایک میکسیکن طالب علم ہیں) نے جب یہ آیت پڑھی تو فوری طور پر اس سے متاثر ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ یہ طالب علم کیلی فورنیا اسٹیٹ میں Linguistic کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خاکسار نے جب ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل بیان رقم کیا۔

ذاتی فون انٹرویو۔ لاس انجیلس 7 جنوری 2016ء

”جب میں نے اسلام کے بارے میں تحقیق کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے میں نے خود شناسی کی طرف توجہ کی۔ میں ایک Mexican American ہوں اور میرے آباء واجداد پر علاقائی تعصب کی وجہ سے بہت ظلم کئے گئے۔ میں مذہب سے بالکل بیزار ہو گیا تھا۔ ہر ابراہیمی مذہب کی تان اس بات پر ٹوٹتی تھی کہ وہ درست ہے اور دوسرے سب مذاہب نہ صرف غلط بلکہ دوسروں کو نیچا دکھانے والے اور نیچا سمجھنے والے ہیں اور ایک دوسرے کو مظالم کا نشانہ بنانا ان کا مذہبی فرض ہے۔ توحید کے علمبرداروں سے میرا تعارف سوائے فرقہ وارانہ تعصب کے کچھ نہ تھا۔ ہر مذہب اپنی برتری اس میں سمجھتا تھا کہ دوسرے مذہب کو حقارت سے دیکھے اور انسانیت کا شائبہ بھی ان میں موجود نہیں تھا۔ اس پس منظر میں مذہب کی محبت تقریباً نفرت سے بدل چکی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے اسلام کی طرف رجوع کیا اور قرآن کریم کی اس آیت نے میرے سارے غم بھلا دیئے اور ایک اعلیٰ محبت بخش پیغام عطا کیا اور وہ یہ آیت تھی۔

ترجمہ: ”اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے“۔

اس آیت کو پڑھ کر میرے دل میں اسلام میں داخل ہونے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مجھے یہ احساس ہوا کہ خدا کا مقصد یہ تھا کہ تمام افراد اس کی مخلوق ہیں اور اس طرح خدا کی نظر میں سب برابر ہیں۔ کیونکہ مجھے یہ احساس ہوا کہ اس آیت کے زیر سایہ بہ آسانی ایک عالم قائم ہو سکتا ہے کیونکہ کسی مذہب کے پیروکار کسی پر اپنی برتری ثابت نہیں کر سکتے۔ مجھے اس صداقت کی تلاش تھی کیونکہ یہ انسان کو رواداری سکھاتی ہے۔ اس آیت کی روشنی میں وہ تمام مظالم جو میرے آباء واجداد نے برداشت کئے ان کو اس کا بہت اجر ملے گا۔ ان سب باتوں کو سمجھ کر میں نے مسجد جا کر تشہد پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔“

(Mexican student personal story related in LA Times)

....

23

سورۃ الجن 2 تا 4 اور آیات 14

مصری عیسائی مناد ابراھیم خلیل کی داستان قبول اسلام

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○ وَّ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ○ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْھُدٰٓی اٰمَنَّا بِہٖ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّہٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَھَقًا ○

ترجمہ: تُو کہہ دے مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں میں سے کچھ ایسے افراد نے تجھ سے قرآن سنا، جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ کر گئے تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا۔ وہ ہدایت کی طرف لے کر جاتا ہے جس کے نتیجے میں ہم ایمان لائے۔ ہم آئندہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ اور حق یہ ہے کہ ہمارا رب بہت شان والا ہے اور نہ اس نے کبھی کوئی بیوی بنائی اور نہ بیٹا بنایا ہے۔ اور ہم نے تو جب ہدایت کا کلمہ سنا اس پر ایمان لے آئے اور جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہے تو نہ کسی نقصان سے ڈرتا ہے اور نہ کسی ظلم سے ڈرتا ہے۔

....

یہ وہ آیات ہیں جو ایک تاریخی واقعہ کی نشان دہی کر رہی ہیں جو آنحضرت ﷺ کے زمان میں وقوع میں آیا۔ جب خدا کے رسول طائف سے واپس آ کر نخلہ کے مقام پر ٹھہرے۔ آپ ﷺ تلاوت قرآن میں مصروف تھے جب نصیبین سے آئے ہوئے سات افراد نے جو اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے تھے، یہ آیات سنیں اور ان کو سن کر اسلام قبول کرلیا۔ اور پھر اپنے وطن میں جا کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہو گئے۔ اس واقعہ کا ذکر سورۃ احقاف آیات 31-34 میں موجود ہے۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ آج کے زمانے میں اس سے ملتا جلتا ایک واقعہ وقوع میں آیا اور ایک عیسائی مناد جو عرصہ دراز تک عیسائیت کی تبلیغ کرتا تھا اور امریکہ اور مصر سے اعلیٰ ترین تعلیمی قابلیت کا حامل تھا ایک دن اچانک ریڈیو پر انہی آیات کی تلاوت سن کر مسلمان ہو گیا۔ اس کا بیان مختلف کتب اور انٹرنیٹ کے صفحات پر درج ہے۔ اس کی بیان کردہ تفصیل مختصر پیش خدمت ہے

ان آیات کو سن کر ڈاکٹر ابراہیم خلیل کانپ اٹھے اور جلد از جلد گھر آ گئے۔ گھر پر انہوں نے اپنی اہلیہ سے اجازت لی کہ وہ رات بھر ایک کتاب پڑھیں گے۔ چنانچہ ساری رات وہ نمناک آنکھوں سے قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہے اور صبح انہوں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اپنے اس فیصلے سے اپنی بیوی کو آگاہ کیا۔ ان کی بیوی ایک کٹر عیسائی تھیں۔ وہ سخت برہم ہوئیں اور ان کے چرچ کے بڑے افسر کو رپورٹ کردی کہ کس طرح ان کے شوہر عیسائیت سے تائب ہو رہے ہیں۔ ان کے مشن کے سربراہ مسٹر شیوٹ نے ڈاکٹر ابراہیم سے ملاقات کی اور ان کے قبول اسلام کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا۔ اور ان کو نوکری سے فراغت کی دھمکی دی۔ ڈاکٹر ابراہیم نے خود ہی استعفیٰ پیش کر دیا اور نوکری سے علیحدگی لے لی۔ اور وہ اسوان سے قاہرہ آگئے۔ 25 دسمبر 1959ء کو سرکاری طور پر تار کے ذریعہ استعفیٰ دے دیا اور اسلام قبول کرلیا۔

اس کے بعد ان کو شدید مالی اور جذباتی قربانی دینی پڑی۔ آفرین ہے ڈاکٹر ابراہیم پر کہ انہوں نے اسلام کی خاطر ہر قربانی قبول کی اور ایمان کا ساتھ نہ چھوڑا۔

(ماخوذ از کتاب ”عیسائی مناد کا قبول اسلام“ صفحہ 45-47)

(Islamic Bulletin ,Sept 1992 San Francisco CA)

....

24

سورۃ النباء آیات 7 تا 11

ڈاکٹر اے۔ کے۔ گرمانس

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا ○ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ○ وَّ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ○

ترجمہ: (سوچیں تو سہی) کہ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا۔ اور پہاڑوں کو میخوں کے طور پر نہیں گاڑا۔ اور (یہ بھی یاد رکھو) کہ ہم نے تم سب لوگوں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو موجب راحت بنایا ہے۔ اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا ہے۔

....

دنیا کے کروڑوں افراد ایسے خوش قسمت ہیں جو رؤیائے صادقہ اور الٰہی کلام والہام سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ ان کی زندگیاں اس روحانی لذت سے دوچار ہوتی ہیں جو کروڑوں کی خواہش اور دلی تمنا ہوتی ہے۔ ان ہی خوش نصیب افراد میں ڈاکٹر عبدالکریم گرمانس بھی ہیں جن کی پیدائش بوڈاپسٹ ہنگری میں ہوئی۔ انہوں نے علم و معرفت میں قومی اعزازات حاصل کئے اور مختلف زبانوں کے ماہر تھے۔ باوجود علم وہنر کے مینار تھے مگر قلبی طور پر بڑے بے چین رہتے تھے۔ اور اس وجہ سے سو نہ سکتے تھے مگر ہر وقت حصول امن کے لئے سراپا دعا رہتے یہاں تک کہ ایک رات خدا کے رسول ﷺ ان کے خواب میں تشریف لائے اور ان کو سورۃ النباء کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور اعادہ کیں۔ اس واقعہ کے بعد وہ نہ صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے بلکہ چار سے پانچ ہزار افراد کے مجمع میں نماز جمعہ کے بعد سب کے سامنے کلمہ شہادت پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ ان کا اسلامی نام عبدالکریم رکھا گیا۔

انہوں نے خود اپنی کہانی قلم بند کی ہے جو مختلف websites پر درج ہے۔ ذیل میں Discovering Islam کی ویب سائٹ سے یہ کہانی درج کی جاتی ہے۔

یہ کہانی ایک کتاب Islam Our Choice میں شامل ہے۔ اس کے کچھ اقتباسات کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:

Gyale Germanus 6 نومبر 1884 کو بوڈاپسٹ شہر میں پیدا ہوئے اور 7 نومبر 1979ء کو وہیں وفات پائی۔ 1930ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنا نام عبدالکریم پسند کیا۔

1906ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری History of Ottoman Poetry میں حاصل کی۔ متعدد زبانوں کے ماہر تھے اور ہنگری کی Royal Eastern Academy میں لسانیات کے پروفیسر تھے اور ترکی اور عربی زبان کے استاد رہے۔ 1915ء میں Red Crescent Army میں ایک عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ وہ اپنی داستان میں لکھتے ہیں:

”میرا دماغ بہت زرخیز اور علوم سے پُر تھا۔ میری روح پیاسی تھی۔ مجھے سارے علوم جو میں نے حاصل کئے ان کو جوڑ کر اس آگ پر قابو پانا تھا جو میرے قلب اور روح میں بھڑک رہی تھی۔ اس لوہے کی طرح جو آگ میں ڈالا جائے اور پانی پڑنے سے فولاد ہو جائے۔ اسی رات آپ کے رسول ﷺ مجھے خواب میں آئے۔ ان کی لمبی داڑھی تھی جو حنا سے رنگی ہوئی تھی۔ آپ کی عباء بہت قیمتی سادہ تھی اور ایک بھینی بھینی خوشبو آپ کے لباس سے فضا میں بھر رہی تھی۔ آپ کی آنکھیں چمکدار اور جیسے ایک مقدس نور ہو۔ انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا ’آپ پریشان کیوں ہیں؟ صراط مستقیم آپ کے سامنے ہے احتیاط سے زمین میں پھیل جاؤ اس میں پرعزم قدموں سے چلو اور اپنے ایمان کی قوت سے یہ سفر طے کرو۔ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول آپ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اپنے دشمنوں پر قابو پالیا۔ آپ آسمانی دعوت پیش کر رہے تھے اور آپ کی کوششوں میں غیر معمولی برکت پڑی مجھے تو ابھی مصائب کا سامنا ہے اور مجھے کیا معلوم کہ میں یہ مشکلیں برداشت کرسکتا ہوں اور مجھے اطمینان نصیب ہوگا۔

آپ ﷺ نے غصہ اور سنجیدگی سے مجھے دیکھا اور عارفانہ لہجہ میں خدا کا یہ فرمان مجھے سنایا اور یہ آیات تلاوت کیں (سورۃ النباء آیت 7 تا 11) میں نے عرض کی کہ میں سو نہیں سکتا آپ میری دعا کے ساتھ مدد کریں۔ اس وقت ایک بڑی آواز میرے گلے سے نکلی اور میں گھبرا کر نیند سے بیدار ہو گیا۔ میرا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا۔''

اس خواب نے ڈاکٹر گرمانس کی ساری زندگی بدل دی اور وہ ایک ہفتے بعد جمعہ کے روز مسجد گئے اور چار پانچ ہزار نمازیوں کے مجمع کے سامنے عربی میں تقریر کی اور سارا خواب سنایا۔ اسلام کی حالت زار کا ذکر کیا اور مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کی دعوت دی۔ سارے مجمع نے اللہ اکبر کے نعروں سے ان کو خراج تحسین پیش کیا اور اس دن کلمہ شہادت کے بعد لوگوں نے بے حد مبارکباد دی۔'' جس کا اثر ساری زندگی مجھ پر رہے گا''

ویب سائٹ کا پتہ درج ذیل ہے:۔

Islam: our Choice (pages 40-44)

(https://dl.islamhouse.com
/data/en/ih_islam_is_our_choice.pdf)

....

(25)

سورۃ العلق اور سورۃ الکافرون

مسٹر علی آف جاپان کا قبول اسلام

21 سالہ جاپانی نوجوان مسٹر علی قرآن کریم کی دو سورتوں سورۃ الکافرون اور سورۃ العلق پر غور کرنے کے نتیجے میں اسلام سے بہت متاثر ہوئے اور ترکی میں اسلام قبول کرلیا۔ اسلام سے قبل وہ بدھ مذہب سے تعلق رکھتے تھے لیکن وہ اسلام کی خوبیوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی ساری فیملی مسلمان ہو گئی۔ یہ نوجوان چھ زبانیں جانتے ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم سے متاثر ہو کر عربی سیکھی اور سورۃ کافرون ان کو بہترین متوازن تعلیم محسوس ہوئی اور سورۃ العلق پڑھ کر انہوں نے کہا کہ یہ پہلی قرآنی سورت میری انتہائی پسندیدہ ہے۔ وہ اس بات کا پرچار کرتے ہیں کہ اسلام ہر انسانی مسئلے کا حل پیش کرتا ہے۔ اس لنک پر ان کا پورا قبول اسلام کا واقعہ موجود ہے۔

(https://www.youtube.com/watch?v=
ZQKkz69q020)

....

(26)

سورۃ الانشراح

رحیم جنگ کا قبولِ اسلام

شیخ فہد الکندی نے متعدد لوگوں کی وڈیو بنائی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی چند آیات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان میں سے ایک انگریز جوان رحیم جنگ (Raheem Jung) کی کہانی ہے جو لندن کے باشندے ہیں اور چالیس سال سے یہیں مقیم ہیں۔ ان کے پانچ بچے ہیں اور سب کے سب مسلمان ہیں۔ وہ موسیقی سے متعلق رہے اور امریکہ کے مشہور زمانہ Stevie Wonder کے ساتھ لندن میں کام کیا۔ اگرچہ ان کی والدہ عیسائی تھیں مگر رحیم جنگ کا مذہب موسیقی تھا۔ موسیقی اور لعب ولہو ان کی زندگی تھی۔ وہ ہر سال تعطیلات گزارنے اپنے ایک دوست کے ہمراہ جاتے تھے۔ ایک سال ان کے دوست تعطیل پر نہ جاسکے کیونکہ وہ حج پر چلے گئے۔ حج سے واپسی پر ان کے دوست ایک نئے انسان بن گئے اور دنیاوی لذات سے دور چلے گئے تھے۔ رحیم جنگ مالی مشکلات میں پھنس گئے۔ اپنے دوست کے کہنے پر انہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا اور خدا سے ایک سودا کیا کہ اگر خدا ان کو مشکلات سے نجات دے گا تو وہ اچھے انسان بن جائیں گے۔ اسی دوران انہوں نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا اور سورۃ الانشراح کی اس آیات سے بہت متاثر ہوئے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا یعنی ہر تنگی کے بعد آسانی آتی ہے۔ اس آیت کے بغور مطالعہ نے ان کو اسلام میں داخل کردیا۔

(https://www.youtube.com/watch?v
=ZQKkz69q020)

....

(27)

سورۃ اللھب

ڈاکٹر گیری ملر کی داستان قبول اسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ ○ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ○ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ○ وَّامۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ○ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ○

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں) شعلہ کے باپ کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے اور وہ خود بھی شل ہو کر رہ گیا۔ نہ کام آیا اس کے اس کا مال اور نہ اس کی کوششوں نے کوئی فائدہ دیا۔ وہ ضرور آگ میں پڑے گا جو اسی (کی طرح) شعلے مارنے والی ہوگی۔ اس کی بیوی بھی جو ایندھن اٹھا اٹھا کر لاتی ہے (آگ میں پڑے گی)۔ اس کی (بیوی) کی گردن میں کھجور کا سخت بٹا ہوا رسّہ باندھا جائے گا۔

....

سنت اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کامیاب ہوتے ہیں اور معاندین پسپا ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا سورت میں بھی آنحضرت ﷺ کے ایک شدید معاند کی تباہی کی خبر دی۔ تاریخ اسلام ہم کو بتلاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں دعویٰ نبوت فرمایا۔ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے عزیز و اقارب کو پیغام حق پہنچائیں۔ چنانچہ حضور ﷺ اس الٰہی ارشاد کے مطابق صفا کی پہاڑی پر تشریف لے گئے اور اپنے تمام رشتے داروں کو جمع کیا اور ان سے یوں مخاطب ہوئے ''یا بنو عبدالمطلب! یا بنو فِہر! یا بنو لعائے! اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑی کے عقب سے ایک لشکر جرار تم پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم مان لیں گے۔ آپ نے فرمایا تو سنو! میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں خدا کی طرف سے نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اور ایک خطرناک انجام کی خبر دیتا ہوں۔ تمام مجمع ہکّا بکّا رہ گیا۔ سوائے ایک شخص کے جس نے یہ کہا کہ تُو ہی تباہ ہو جائے گا (نعوذ باللہ)۔ کیا تُو نے صرف اس لئے ہمیں یہاں جمع کیا تھا۔ یہ شخص آنحضرت ﷺ کا چچا ابولہب تھا جو کہ حضور کا جانی دشمن ثابت ہوا۔

اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو اس سورت کے بارے میں آگاہ کیا اور مخالفت سے باز آنے کی نصیحت کی۔ مگر ابولہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل مخالفتوں میں مزید بڑھتے رہے اور دس سال بعد یہ خاندان اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ ابولہب طاعون سے ہلاک ہوا اور اس کی بیوی گلے میں رسّے کا پھندا ڈال کر ماری گئی۔

ایک عیسائی محقق پادری اور حساب دان ڈاکٹر گیری ملر (Gary Miller) نے جب اس سورہ پر غور کیا تو ان کو اس سورت میں بیان کردہ پیشگوئی ہو بہو پوری ہوتی نظر آئی۔ چنانچہ 1978ء میں انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔

ڈاکٹر مِلّر عیسائی مذہب کا پرچار کرتے تھے۔ انہوں نے اس غرض سے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا کہ وہ اس میں موجود غلطیوں کی نشاندہی کرسکیں۔ اور ان کو دکھا کر مسلمانوں کو عیسائیت کی طرف مائل کریں۔ لیکن مطالعہ قرآن کا ان پر بالکل برعکس اثر ہوا۔ وہ قرآن کریم کے اس قدر بڑے مداح بن گئے اور اس ضمن میں انہوں نے 44 صفحات پر مشتمل ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام

" The Amazing Quran "

ہے۔ سورۃ لہب اور سورۃ النساء آیت 83 پڑھ کر وہ داخل اسلام ہوئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

1۔ '' آنحضرت ﷺ کے ایک چچا بنام ابولہب تھے۔ وہ حضور ﷺ سے سخت نفرت کرتے تھے۔ وہ حضور ﷺ کا تعاقب کرتے۔ جب حضور کسی سے گفتگو ختم کرتے تو وہ اس شخص کے پاس جاتے اور اس سے سوال کرتے کہ محمد نے کیا کہا؟ کیا انہوں نے کالا کہا ہے، تو وہ اصل میں سفید ہے۔ اگر انہوں نے رات کا ذکر کیا ہے تو اصل میں وہ دن ہے۔ وہ باقاعدگی سے حضور ﷺ کی کہی ہر بات کی نفی کرتے۔ بایں ہمہ ابولہب کی وفات سے دس سال قبل ایک چھوٹی سی سورت اللھب نازل ہوئی جو ابولہب کے بارے میں ایک پیشگوئی تھی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ ابولہب جہنم رسید ہوگا اور کبھی اسلام قبول نہیں کرے گا۔ ابولہب کے لئے بہت آسان تھا، وہ کہہ سکتا تھا کہ میرے بارے میں محمد نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ میں کبھی اسلام قبول نہیں کروں گا، اب میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور اس طور پر محمد کا جھوٹ سب پر عیاں ہو جائے گا۔ اب تم کیا کہو گے محمد، تم کیا سوچ سکتے ہو؟ چونکہ وہ ہمیشہ آپ ﷺ کی نفی کرتا تھا اور بالکل الٹ بات کرتا تھا۔ یہ اس کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی۔ لیکن ایسا کچھ ظہور میں نہیں آیا۔ دس سال کے عرصہ میں نہ وہ مسلمان ہوا اور نہ ہی اسلام کے لئے کوئی ہمدردی کا کلمہ استعمال کیا۔ یہ بتلاتا ہے کہ محمد کو جو خبر دی گئی تھی وہ درست ثابت ہوئی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کی محکم دلیل ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی دس سال کی مہلت دے کہ اسکو غلط ثابت کیا جاسکے مگر یہ نہ ہوا۔ یہ صرف اسی حالت میں ممکن ہے جب پیشگوئی کرنے والا سچا رسول ہو۔''

(کتاب حیرت انگیز قرآن "The Amazing Quran" صفحہ 29,30)

2۔ امتحان بطلان: Falsification Test

اس کتاب میں وہ ایک امتحان بطلان پیش کرتے ہیں:۔

''ایک مکمل مثال جو اسلام اپنی سچائی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اس کو جھوٹا ثابت کیا جائے۔ اس کی مثال سورۃ نساء کی آیت 82 میں یوں ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''پس کیا وہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت سے اختلاف ہوتے''

یہ غیر مسلموں کے لئے ایک واضح چیلنج ہے۔ یہ ان کو دعوت دیتا ہے کہ قرآن کی غلطیوں کی نشان دہی کرو۔ فی الحقیقت اس چیلنج کی سنجیدگی اور مشکلات سے قطع نظر اس قسم کے چیلنج کو پیش کرنا بذات خود فطرت انسانی کا حصہ نہیں اور ایک غیر فطری امر ہے۔ ایک شخص اسکول کے کسی امتحان میں شامل نہیں ہوتا کہ امتحان کا پرچہ مکمل کر کے ممتحن کو ایک نوٹ بھیجے کہ یہ امتحان بالکل perfect ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں، اگر نکال سکتے ہو تو نکال کر دکھاؤ۔ کوئی شخص پرچہ دیکھ کر یہ خامیاں نہ نکال لیوے۔ قرآن کریم تمام انسانوں کو چیلنج دیتا ہے۔''

(صفحہ 12)

وہ مزید لکھتے ہیں ''قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کو نازل کرنے والا رب العالمین خدا ہے اور اس کے منطقی اور نقلی دلائل پیش کئے گئے، سورۃ نمبر 26 میں یہ لکھا ہے:

''اور یہ شیطان اس قرآن کو لے کر نہیں اترا اور نہ یہ کام ان کے مطابق حال تھا اور نہ ہی وہ یہ طاقت رکھتے تھے۔ وہ یقیناً کلام الٰہی سے دور رکھے گئے ہیں۔''

ایک اور جگہ قرآن میں یہ نصیحت ملتی ہے ''اے مخاطب! جب تُو قرآن پڑھنے لگے تو دھتکارے ہوئے شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر۔''

اب یہ سوچئے کہ اس طرح شیطان کوئی کتاب لکھے گا اور خدا سے یہ کہے گا کہ قاری کو شیطان سے محفوظ رکھ!''

(حیرت انگیز قرآن صفحہ 36-32)

اس طرح کے مختلف قرآنی محاسن کا اس کتاب میں ذکر ہے۔ اس طور پر ڈاکٹر Garry Miller قرآن کریم کے ایک بڑے نامور مداح ہیں۔

....

(28)

سورۃ الاخلاص کا زبردست اثر

چار افراد کا قبول اسلام

سورۃ اخلاص قرآن کریم کی ایک مختصر سورت ہے اور صرف پانچ آیات پر مشتمل ہے۔ لیکن اس کو ایک تہائی قرآن کہا جاتا ہے اور اسلام کے سب سے اہم رکن یعنی وحدانیت خداوند اس سورت کا لُبّ لُباب ہے اور تمام فلسفیانہ سوالات کا جواب اس میں دیا گیا ہے۔ ہر وہ انسان جو خالی الذہن ہو کر اس پر غور کرے گا وہ اس کا گرویدہ ہو جائے گا اور حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک صحابی کو اس سورت سے اس قدر محبت تھی کہ وہ امامت نماز میں قیام میں سورت فاتحہ کے بعد اس سورت کو ضرور پڑھتے تھے۔ حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے ان سے استفسار فرمایا۔ ان صحابی نے عرض کی کہ انہیں سورت اخلاص سے بے حد محبت ہے۔ اس پر خدا کے رسول ﷺ نے اس خوش نصیب صحابی کو جنت کی خوش خبری دی۔

قبولیت اسلام کی داستانوں کی تحقیق میں ذیل کی چار دلکش اور ایمان افروز داستانیں سامنے آئی ہیں جن کو پڑھ کر نہ صرف ازدیاد ایمان ہوتا ہے بلکہ یہ پتہ چلتا ہے کہ توحید باری تعالیٰ انتہائی سخت معاندین کے قلوب پر ایک انتہائی خوشگوار اثر پیدا کرتی ہے۔ اور ان چار لوگوں نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ تمام مصائب اٹھا کر بھی ان کے پایہ استقلال میں جنبش نہ آئی۔

....

کہانی نمبر 1: Dr Ali Salman Benoist

سب سے پہلے تو ایک فرانسیسی ڈاکٹر علی سلمان بینواسٹ کا قصہ ہے جو ایک کیتھولک خاندان سے تعلق

رکھتے تھے لیکن فطرتاً تثلیث سے نفرت کرتے تھے۔ اور کبھی حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ نہیں مانتے تھے۔ اپنی رقم کی ہوئی داستان میں وہ تحریر کرتے ہیں:

’’میرے علم طب نے جو سائنسی بنیادوں پر قائم ہے کبھی موہوم تصورات کی طرف رغبت پیدا نہیں کی۔ ہمیشہ خدا کی واحدانیت میرے دل میں رہی اور عیسائیت کا تثلیثی عقیدہ میرے اندرونی دماغ میں کبھی داخل نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ میں تثلیث اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت کا منکر رہا ہوں۔ اسلام کے بارے میں عدم علم ہونے کے باوجود میں کلمہ اسلام کے پہلے حصہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا دل سے قائل تھا اور قرآن کریم کی سورۃ الاخلاص کو دل کی گہرائیوں میں راسخ پاتا تھا۔‘‘

عیسائی عقائد کی نفی کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ ’’عیسائی منادوں کا گناہ سے رہائی دلانے کے لئے ان کے ہاتھ پر توبہ وغیرہ اصول سے مجھے نفرت تھی۔ دوسرا امر جو بہت ضروری ہے کہ عیسائی عقائد اور تعلیمات میں بدنی صفائی کی تاکید یا نصیحت اس مذہب میں مفقود اور میرے نزدیک یہ امر خدا کی رحمانیت ہے۔ اس نے ہمیں روح کے ساتھ جسم بھی عطا کیا ہے اور ضروری تھا کہ جسم کی صفائی پر زور دیا جاتا۔ اس امر میں اسلام ہی وہ مذہب ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ میرے قبول اسلام کا بنیادی محرک قرآن کریم ہے۔ میں نے اس کا مطالعہ شروع کیا اور ایک تنقیدی نظر سے تحقیق کی۔ اس سلسلے میں مسٹر مالک بیتابی کی کتاب La Phenomene Quranic سے قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کا علم ہوا۔ اس میں بعض آیات ایسی ہیں جو موجودہ سائنسی تحقیقات سے بے نظیر مطابقت رکھتی ہیں۔ یہ امر بھی مجھے کلمے کے دوسرے جزو ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ‘‘ پر ایمان لانے کے لئے کافی تھا۔ چنانچہ 29 فروری 1953 کو میں نے فرانس کی ایک مسجد میں کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کرلیا اور وہاں کے مفتی نے میرا نام علی سلمان رکھا۔ میں مسلمان ہوکر بہت خوش ہوں اور دوبارہ کلمہ پڑھتا ہوں۔‘‘

(ماخوذ از ’’اسلام ہمارا شعار‘‘ صفحہ نمبر 35-33 پبلشر بارانی اکیڈمی لاہور پاکستان 1961)

(http://www.islamreligion.com
/articles/1176/dr-ali-selman
-benoist-ex-cathoilic-france/)

……………………………

کہانی نمبر 2: Martin Muai PoPo

یہ کہانی ایسے معزز شخص کی ہے جو دینی تبحر علمی اور ذہن کی رسائی میں ترقی کرتے کرتے دنیائے عیسائیت میں ایک اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے۔ سن 1965ء میں انہوں نے Church Administration میں B.A کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد جرمنی سے M.A اور پھر ڈاکٹریٹ کی تعلیم میں داخلہ لیا۔ ساری زندگی انہوں نے عیسائی منّاد کی حیثیت سے گزاری اور بھرپور عیسائیت کا پرچار کرتے رہے۔

61 سال کی عمر میں انہیں East African Council of Churches کا چیئرمین بنا دیا گیا۔ وہ Ph.D کر رہے تھے تو انہیں احساس ہوا کہ وہ جس چیز کا پرچار کرتے آئے ہیں وہ زندگی کے سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہے بلکہ دماغ میں مزید ہیجان پیدا کرتی ہے۔ متعدد بار ان کو یقین ہوا کہ عیسائیت دنیا کے مسائل کا حل نہیں۔ اب وہ دوسرے مذاہب میں ان سوالات کا حل معلوم کرنے کے عازم ہوئے اور بالآخر اسلام کے مطالعہ کی طرف مائل ہوگئے۔ جونہی انہوں نے قرآن کریم کی ورق گردانی شروع کی ان کے سامنے سورۃ اخلاص آئی اور وہ تمام سوالات جو عیسائیت میں تلاش کرنے میں وہ ناکام رہے تھے پانچ آیات کی اس سورۃ نے ان سوالوں کے جواب مہیا کر دیئے۔ کرسمس سے تین دن قبل انہوں نے ایک بھری محفل میں اسلام کا اعلان کر دیا بلکہ اپنی ڈاکٹری کی Thesis بھی اس بیان پر مکمل کی کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے اور سورۃ اخلاص کا نظریہ پیش کیا۔ اس طور پر سورۃ اخلاص کا سحر آمیز اثر اس عیسائی پادری کو وحدانیت کا دلدادہ بنا گیا۔

(یہ مضمون islamweb.net سے ماخوذ ہے)

(http://www.islamweb.net/
en/article/34701/)

……………………………

کہانی نمبر 3: ساریہ اسلام

کیرالہ کی ایک خاتون ساریہ اسلام (جن کا نام قبل از اسلام ساریہ کنٹریکٹر تھا) نے کثرت سے سورۃ اخلاص کا ورد کیا اور قرآن کے گہرے مطالعہ سے بمبئی ائیرپورٹ پر اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ قبول اسلام سے قبل وہ ایک کٹر رومن کیتھولک خاندان میں پلی بڑھی تھیں۔ ان کی داستان بڑی دلچسپ ہے۔ ان کی والدہ چرچ میں ایک بہت فعّال کارکن تھیں۔ انتہائی مذہبی خیالات کی حامل تھیں۔ ان کی تجارت میں ابراہیم خان وکیل نے کام شروع کیا اور ان کو دعوت اسلام دی۔ کچھ خوابوں کی وجہ سے وہ عیسائیت کے بارے میں شکوک کا شکار تھیں۔ ابراہیم صاحب کی بر وقت دعوت نے ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کردی اور کچھ عرصہ بعد وہ مسلمان ہوگئیں۔ لیکن خاتون کے شوہر نے عیسائیت ترک نہ کی بلکہ اپنی بیوی سے مذہب کی وجہ سے علیحدہ ہوگئے۔ خاندان کے اس طرح ٹوٹ جانے کا بچوں پر بہت برا اثر ہوا اور ساریہ مذہب سے سخت متنفر ہوگئی۔ بالخصوص اسلام سے جس کی وجہ سے ان کی والدہ علیحدہ ہوگئی تھیں۔

ساریہ نے اب سنجیدگی سے مذہب پر غور کرنا شروع کیا۔ ان کی مسلمان والدہ نے ان کو یہ نصیحت کی کہ بائبل کی ہر لائن کا مطالعہ کیا جائے اور ساتھ ہی انہوں نے اپنی بیٹی کو سورۃ اخلاص اور اس کا ترجمہ لکھ کر دیا اور کہا کہ اس کا کثرت سے ورد کیا کرو۔

بائبل کے بغور مطالعہ سے ساریہ کو علم ہوا کہ اس کتاب میں کتنے تضادات ہیں اور بے شمار تعلیمات ناقابل عمل ہیں۔

اس کے بعد ساریہ نے قرآن کریم کا مطالعہ شروع کیا سراپا رحمت اور نور پر مبنی سورۃ اخلاص ان کے دل میں گھر کرگئی اور انہوں نے قبول اسلام کا فیصلہ کرلیا۔ چند دنوں کے بعد ان کی والدہ بمبئی کے ہوائی اڈے پر اتریں تو ساریہ نے ان کو یہ خوش خبری دی کہ وہ کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ قبول اسلام ائیرپورٹ پر عمل میں آیا۔ کچھ دنوں بعد سارا خاندان مسلمان ہوگیا۔

……………………………

کہانی نمبر: 4 جیسیکا سی

یہ سنگاپور کی ایک نوجوان خاتون ہیں جو کسی انشورنس کمپنی میں کام کرتی تھیں اور اسلامی حجاب سے بے حد متاثر تھیں۔ اور حجاب پہن کر دفتر جاتی تھیں۔ دریافت کرنے پر کہ کیا وہ مسلمان ہیں اثبات میں جواب دیتیں۔ بالآخر چند ماہ بعد قرآن کریم کے مطالعے سے توحید باری تعالیٰ نے انہیں اسلام کا گرویدہ بنا دیا اور اس کا منبع سورۃ اخلاص بنی۔ ایک جریدے Yugen Says میں ایڈیٹر نے ان کا انٹرویو لیا تو انہوں نے سورۃ اخلاص کی بے حد تعریف کی اور یہ کہا کہ میرے اسلام لانے کا محرک یہی سورۃ ہے۔ اور اب وہ اعلانیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہیں۔ ان کا یہ انٹرویو شائع ہو چکا ہے اور اس کا لنک ذیل میں درج ہے۔

The Secret Life of Muslim Converts in Malaysia
Sunday, 28th april 2013, YugenSays.com
(http://www.yugensays.com
/2013/04/the-secret-life-of
-muslim-converts-in -islam)

……………………………

حرف آخر

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر سارے حرف سیاہی بن جائیں اور سارے درختوں کے قلم بنا دیئے جائیں اور ان قلموں سے میرے ربّ کے کلمات لکھے جائیں تو سب کچھ ختم ہو جائے گا مگر میرے ربّ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔

اگر پندرہ صدیوں پہلے نجاشی بادشاہ کی آنکھوں میں قرآنی آیات سن کر آنسوؤں کا دھارا جاری ہوا تھا تو آج مرکز تثلیث یعنی ویٹیکن کے ایک پادری نے تدریس کے دوران اسی آیت کو سن کر نہ صرف نمناک آنکھوں کا مشاہدہ کیا بلکہ ان آنسوؤں نے اسے اسلام کی طرف مائل کیا اور وہ مسلمان ہوگیا۔

کیا یہ محض اتفاقی امور ہیں؟ یا قرآن کریم کی مقناطیسی قوت ہے جو قارئین کے دل موہ لیتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایک اور دلچسپ حقیقت سامنے آئی کہ بعض آیات نہ صرف بعض زمانوں میں انقلابی تبدیلی کی وجہ بنیں بلکہ مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والوں کو سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص نے پوری قوت اور شوکت کے ساتھ متاثر کیا۔ کیرالہ کی بچی نے ساری رات سورۃ الاخلاص کا ورد کیا تو ایک فرانسیسی ڈاکٹر سورۃ الفاتحہ کے اثر سے مدہوش ہو گیا۔ اگر ایک سمندر کا غوطہ خور پانچ دہائیوں پہلے عاشق قرآن ہوا تو موجودہ دور میں ایک امریکن Marine پر بھی اثرات مرتب ہوئے اور یہ دونوں ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

قرآن کریم میں ایک پیشگوئی درج ہے کہ غیر مسلم معاندین کی یہ کوشش ہوگی کہ وہ اسلام کو نیست و نابود کر دیں لیکن ہم بتاتے ہیں کہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

دور حاضر میں 11 ستمبر کا سانحہ ساری دنیا میں تشدد کی ایک زندہ مثال ہے۔ اس تشدد کے خلاف امریکن ردعمل غضبناک ہے اور ساری قوتیں اس کے استیصال میں مصروف ہیں۔ انہی ایام میں قرآن کریم کی روشنی نے سعید روحوں پر اثر کیا اور اسی ملک کے حفاظت پر مامور کارندوں نے بچشم خود یہ مشاہدہ کیا کہ اسلام اصل حقیقت ہے اور اس کے خلاف باقی سارا گھناؤنا پرپیگنڈا ہے اور سورۃ الفاتحہ کی ایک جھلک نے US Marine پر دوران ڈیوٹی اس قدر زبردست اثر کیا کہ اس نے تثلیث کا جامہ اتار پھینکا اور توحید حقیقی کو قبول کرلیا۔

عورتوں کے بارے میں جو غلط امور کی تشہیر کی جا رہی ہے اس کی حقیقت بھی ایک چوٹی کی صحافی خاتون نے بچشم خود ملاحظہ کی اور ’عورت‘ کے بارے میں جملہ آیات قرآنی مطالعہ کیں اور اس نتیجے پر پہنچیں

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عمّاں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

خاتون صحافی ایون ریڈلی جب مسلمان ہوئیں تو BBC نے یہ سرخی لگائی ’’کابل سے کعبہ تک‘‘۔ اب وہ اسلام کی حمایت میں برطانیہ سے ایک blog شائع کرتی ہیں۔

بے شمار عیسائی حضرات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بے حد محبت کرتے ہیں اور ان میں سے متعدد ایسے ہیں کہ اس محبت میں سرشار ہوکر وہ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ مسیح صلیب پر فوت ہو سکتے ہیں۔ سرسری قرآنی مطالعہ نے ان پر ثابت کر دیا کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اسی لمحے انہوں نے دین اسلام میں پورے زور سے شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی اور تشہد پڑھ لیا۔

وینزویلا کے نوجوان انجینئر کی روئداد قبول اسلام اسی طرح پر ہے کہ سورۃ النساء پڑھ کر سائمن آلفریڈ و کیرا ابولا نے ایک مختصر کتابچہ لکھا کہ کس طرح محبت مسیح نے انہیں دعوت اسلام دی۔

عموماً سمجھا جاتا ہے کہ تبدیلی مذہب عموماً جوانی یا ادھیڑ عمر میں نصیب ہوتی ہے۔ یہ نہیں دیکھا گیا کہ 60 سال سے زائد عمر پانے والے اس حصہ عمر میں تبدیلی مذہب کی طرف راغب ہوں گے لیکن مارگریٹ ٹمپلٹن نے 65 سال کی عمر میں سورۃ فاتحہ سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ اسی طرح اس مضمون میں سائنسدانوں کے قبول اسلام کی الگ داستان شامل ہے جس نے ہزاروں سائنسدانوں کے سامنے قبول اسلام کیا۔

……………………………

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ

اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب

(امۃ الباسط ایاز۔لندن)

کسی نظر کو تیرا انتظار آج بھی ہے
کہاں ہو تم کہ دل بے قرار آج بھی ہے

یہ شعر کس کا ہے مجھے نہیں معلوم۔ مجھے امۃ الحئی کو یاد کرتے ہوئے یاد آ گیا کہ یہ تو اُن پر چسپاں ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ جمعہ پڑھنے مسجد گئی تھی اور پھر رمضان کا جمعہ اور امۃ الحئی صاحبہ کی اس شدّت سے آئی کہ یہ چند سطریں ان کی یاد میں بطور دعا لکھنے بیٹھ گئی ہوں۔ دو سال قبل دونوں میاں بیوی جو بے حد پیارا محبت بھرا جوڑا تھا بیت الفتوح میں اعتکاف بیٹھے تھے۔ کسے معلوم تھا کہ آج 2018ء کے رمضان میں ہمارے درمیان نہ ہوں گی مگر اُن کا وہی مسکراتا، خوبصورت چہرہ اور بڑی محبت سے سب سے ملنا اور سب گھر والوں کا حال احوال پوچھنا یاد آ کر رُلاتا ہے۔ ابھی بہت کم دن ہوئے ہیں کہ وہ اپنی آخری منزل طے کر کے ربوہ بہشتی مقبرہ میں اپنے بزرگ والدین اور پیارے بھائی کے پاس جا سوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے۔ وہ ہم سب کو جو لندن کی لجنہ کی بہنیں ہیں اُن کے لئے گہرا خلا چھوڑ گئی تھیں۔ اتنی حسین یادیں، ڈیوٹیاں دینا مگر کبھی غصّہ نہ دکھانا بلکہ بڑے تحمّل سے اِدھر سے اُدھر تیز تیز چلتی چلی جا رہی تھیں۔ بچّوں سے بے حد پیار کرتی تھیں بلکہ بچّوں کے بچّوں سے ہماری پیاری صدر صاحبہ لجنہ نے یُو کے جو اُن کی بھتیجی بھی تھیں، ہمیں بتایا کہ ہر جمعہ کو سارے خاندان کو اپنے گھر بلاتیں اور خود اپنے ہاتھ سے مزیدار کھانا بنا کر کھلاتیں اور بہت خوشی محسوس کرتیں۔ فریحہ صاحبہ کہتی ہیں کہ میری درمیان والی بیٹی کو اُن کے ہاتھ کا بنا ہوا Pasta بہت پسند تھا۔ جب بھی وہ جاتی تو فرمائش کرتی کہ دادی جان مجھے تو بس Pasta ہی کھانا ہے۔ جبکہ سب افرادِ خانہ کے لئے الگ سے ڈشیں تیار کی ہوئی تھیں مگر پھوپھو ضرور جھٹ سے اُٹھ کھڑی ہوتیں اور کچن میں جا کر میرے منع کرنے کے باوجود بھی اس کے لئے Pasta بناتیں۔ وہ بچّی بہت افسردہ اور غمزدہ ہے۔ پھوپھو کی بہت سی باتیں فریحہ صاحبہ نے بتائیں جن کا ذکر کرسکنا یہاں ممکن نہیں ہے۔

مَیں نے اور میرے میاں ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب نے حضور اقدس کی خدمت میں تعزیت کے خطوط ایک ساتھ ہی لکھے تھے جس کا جواب ہم دونوں کے نام ایک ہی خط میں آیا اور اس میں جو امۃ الحئی صاحبہ کی خوبیوں اور نیکیوں کا ذکر حضور اقدس نے فرمایا ہے وہ مَیں جوں کا تُوں لکھ دیتی ہوں تا کہ آپ بھی اس پیاری جانے والی بہن کے لئے دعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا:

”آپ کے خطوط ملے جن میں آپ نے امۃ الحئی بیگم صاحبہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مرحومہ انتہائی مہربان، شفیق، خدمت گزار، نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ایسے بے بہا خوبیوں کے مالک آئندہ بھی ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو اُن کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین“۔

ماشاء اللہ واقعی ہماری بہن بڑی ہی خوش قسمت تھیں جن کا اتنا پیارا ذکر حضور انور نے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے غم کو بھی ہلکا کردے اور جماعت کو بہت زیادہ خوبیوں والے احمدی عطا کرے۔ آمین

بہت بہنوں نے اس بات کو یاد کر کے اُن کا ذکر کیا کہ امۃ الحئی صاحبہ ہمیشہ جلسہ پر ڈیوٹیاں دیتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ مسکراتے ہوئے چہرہ سے اِدھر اُدھر تیز تیز چلتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ کبھی بھی چہرے پر غصّہ اور ماتھے پر بَل نہیں دیکھے۔

امۃ الحئی صاحبہ کی طبیعت میں نفاست اور صفائی کا بڑا خیال رہتا تھا، نوکر کے ساتھ ساتھ کام کرنا اور کروانا پسند کرتی تھیں۔ اپنی بیماری کا عرصہ بڑے صبر اور ہمّت سے گزارا۔ ہماری لجنہ لندن کی روحِ رواں تھیں۔ مجھے یاد ہے جب وہ سندِ خوشنودی کے لئے دعوتِ لجنہ میں مدعو تھیں، مَیں ان کو جا کر ملی۔ میرے حال احوال پوچھنے پر بتایا کہ دیکھنے میں تو اچھی ہوں مگر ابھی تکلیف باقی ہے، دعاؤں میں نہ بھولیں، جاری رکھیں۔ یہ تھی میری اُن سے آخری ملاقات۔

پھر گھر پر کئی بار فون کیا مگر زیادہ بات نہ کرسکتی تھیں، کمزوری بڑھتی گئی اور آخر ہماری یہ بہن ہم سب کو چھوڑ کر اپنی آخری منزل کی طرف رخصت ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اب ہم کافی اداس ہیں اور اکثر مجلسوں میں آنکھیں اُن کو ڈھونڈتی ہیں اور وہ پیاری سی آواز بھی کانوں میں آتی ہے جو مجلس میں سٹیج پر آ کر ماحول میں خاموشی اور منظّم ہونے کے لئے اعلان کرنا بڑا پیارا انداز ہوتا تھا اور محبت کا اظہار بھی ہوتا تھا اپنی لجنہ کی بہنوں کے لئے۔ جب ریجنل صدر تھیں اور پھر جب لندن Move ہوگئیں اور حلقے کی صدر منتخب ہوئیں تو بعض میری جاننے والی بہنوں کو عاملہ میں لیا اور کام سکھا کر اُن سے کام کروایا اور ثواب حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا۔ ان بہنوں نے مجھے خود آپ کی یہ انوکھی خوبی بتائی کہ ہمیں آج تک کسی نے لجنہ میں کوئی کام نہ دیا تھا اور اب ہم بہت خوش بھی ہیں اور باقاعدہ میٹنگز میں بھی جاتی ہیں اور بہت اچھی باتیں سنتی اور سیکھتی ہیں۔ صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ کی بہت سی خوبیوں سے ہم نے استفادہ کیا اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اپنے والدین کی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی نے جہاں اپنے خاندان کو چھوڑ کر لندن اپنے میاں ڈاکٹر حامد اللہ صاحب کے ساتھ زندگی کا لمبا عرصہ اتنی عمدگی اور حسن سلوک سے گزارا کہ باوجود زبان اور کلچر کے فرق کے پٹھان سسرال کو اپنا گرویدہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ امۃ الحئی صاحبہ کو کروٹ کروٹ جنّت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اُن کے بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔ عزیزہ عطیہ تو ربوہ سے آن کر اُن کی خدمت کے لئے پاس ہی رہی۔ عزیزہ عینی بھی بہت غمزدہ ہے اور اپنی اُمّی کو بہت یاد کرتی، دعا کرتی ہے۔ دونوں بیٹے اور بہوئیں اپنی اپنی جگہ اس صدمے کو دلوں میں لئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر حامد اللہ صاحب کو اور سب عزیزوں کو، لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

☆...☆...☆

کلام علّامہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب

خودی کا سرِّ نہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
خودی ہے تیغ فساں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سود و زیاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یہ مال و دولت دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زُنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کلام میر اللہ بخش تسنیم ۔راہوالی

(علّامہ اقبال کے کلام ”خودی کا سرِّ نہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ“ کے جواب میں)

بہارِ باغِ جناں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — نشاطِ روحِ رواں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
تیرا جہاں ہمہ افکار ماسوا للّٰہی — مگر ہے میرا جہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
تیری نظر سے براہیم عہد پنہاں ہے — میری نظر میں عیاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
میرے لیے تو ہے اک تازہ کائناتِ یقیں — تیرے لئے ہے گماں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
عمل تیرا ہے فقط لَآ اِلٰہَ کا شاہد — مگر ہے وردِ زباں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَنانیت سے ملوّث تیری فسردہ اُمید — میری اُمید جواں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
خرد ہے نت نئے معبود کی تمنّا میں — مگر جنوں کا نشاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
ہو فکر کیا انہیں طوفانِ زندگانی کا — ہے جن کی کہف و اماں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
امامِ عصر کی بیعت نے مجھ کو بخشی ہے — متاعِ زندہ دلاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
بقدر ظرف ہے سیرابیٔ قدح خواراں — ہے سلسبیل رواں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
محمّدِؐ عربی ہو کہ احمدِؑ ہندی — ہے سب کی تاب و تواں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
نئے صنم ہیں زمانے کے اور نیا محمؔود — نئی ہے ضربِ سناں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کبھی ہے نغمۂ جاں بخش موجۂ تسنؔیم — کبھی ہے تیغ و سناں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مرسلہ: میر نسیم الرشید

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم ان منتخب مضامین سے استفادہ کی صورت میں ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ کے اس کالم کا حوالہ ضرور دیں۔

....

فری میسن کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے چند ارشادات

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9 جولائی 2012ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی مجالس میں فری میسن کے ذکر اور حضورؑ کے ارشادات کے حوالہ سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

❁ اخبار الحکم 16 نومبر 1901ء کی ڈائری میں لکھتا ہے: مفتی محمد صادق صاحب نے شکاگو کے مسٹر ڈوئی کے ایک لیکچر کا خلاصہ سنانا شروع کیا۔ مسٹر ڈوئی ایک عیسائی ریفارمر ہے جس نے الیاس ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس نے اپنے گردوپیش بہت سے مرید جمع کئے ہیں اور ہر ایک مرید سے اس کی آمدنی کا 1/10 حصہ لیتا ہے۔ اس کا مذہب ہے کہ موجودہ عیسائی سب غلطی پر ہیں، صرف وہ راستی پر ہے۔ وہ امراض کا علاج کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ اس کے ہفتہ وار دو اخبار بھی جاری ہیں۔ اُس نے اپنے ایک لیکچر میں فری میسن کے مضمون پر کلام کیا ہے جن کی حقیقت عام طور پر غیر فری میسنوں پر منکشف نہیں ہے۔ مگر ڈوئی کہتا ہے کہ میرے مریدوں میں بعض فری میسن تھے جو اَب نہیں اور انہوں نے ایسے حالات بتائے ہیں اور بعض کتابیں بھی فری میسنوں کی اُسے ملی ہیں۔ وہ بتاتا ہے کہ فری میسن جھوٹ بولتے ہیں اور قتل وغیرہ جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں تو انہیں بچالیا جاتا ہے وغیرہ۔ غرض مفتی صاحب یہ حالات سنا رہے تھے تو حضرت نے فرمایا:

ہم کو کبھی کبھی خیال پیدا ہوتا تھا کہ فری میسن کی حقیقت معلوم ہو جاوے مگر کبھی توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ان حالات کو جو یہ اپنے لیکچر میں بیان کرتا ہے سن کر اس الہام کی جو مجھے ہوا تھا ایک عظمت معلوم ہوتی ہے۔ اس الہام کا مضمون یہ ہے کہ ’’فری میسن اس کے قتل پر مسلّط نہیں کئے جائیں گے‘‘۔ اس الہام میں بھی گویا فری میسن کی حقیقت کی طرف شاید کوئی اشارہ ہو کہ وہ بعض ایسے امور میں جہاں کسی قانون سے کام نہ چلتا ہو اپنی سوسائٹی کے اثر سے کام لیتے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ فری میسن کی مجلس میں ضرور بعض بڑے بڑے اہلکار اور عمائد سلطنت یہاں تک کہ بعض بڑے شاہزادے بھی داخل ہوں گے اور ان کا رعب داب ہی مانع ہوتا ہوگا کہ کوئی اس کے اسرار کھول سکے ورنہ یہ کوئی معجزہ یا کرامت تو ہے نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصالح سلطنت کے لئے کوئی ایسا مجمع ہوتا ہوگا۔

اس قسم کا ذکر ہوتا رہا۔ اسی اثناء میں فرمایا آج ایک منذر الہام ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوفناک رؤیا بھی ہے۔ وہ الہام یہ ہے: ’’محموم پھر نظرت الی المحموم‘‘۔ پھر دیکھا کہ بکرے کی ران کا ٹکڑا چھت سے لٹکایا ہوا ہے۔

❁ اخبار الحکم 18 نومبر 1901ء کی ڈائری میں لکھتا ہے: مفتی محمد صادق صاحب نے حسب ارشاد ڈاکٹر ڈوئی کے لیکچر کا وہ حصہ جو فری میسنوں کے متعلق ہے ترجمہ کر کے سنانا شروع کیا۔ اُن کے جن منصوبوں اور چالوں کا ذکر کیا گیا تھا، اُن پر نظر کر کے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے کہا کہ فری میسن کا ترجمہ الدجّال ہے۔

حضرت اقدسؑ کے الہام ’’فری میسن اس کے قتل پر مسلّط نہیں کئے جائیں گے‘‘ کے بعد یہ کتاب امریکہ سے آئی اور اس کے پڑھنے سے فری میسنوں کے حالات کھلنے لگے۔ حضرت اقدسؑ اس ترجمہ کو سنتے رہے اور اسی اثناء میں کلام میں فرمایا: رات میں نے ایک رؤیا دیکھی ہے یعنی 17 نومبر کی رات کو جس کی صبح کو 18 نومبر تھی۔ اور وہ رؤیا یہ ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک سپاہی وارنٹ لے کر آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر ایک رسی سی لپیٹی ہے تو مَیں اسے کہہ رہا ہوں کہ یہ کیا ہے مجھے تو اس سے ایک لذّت اور سرور آرہا ہے۔ وہ لذّت ایسی ہے کہ میں اسے بیان نہیں کرسکتا۔ پھر اسی اثناء میں میرے ہاتھ میں معاً ایک پروانہ دیا گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ اعلیٰ عدالت سے آیا ہے۔ وہ پروانہ بہت ہی خوشخط لکھا ہوا تھا اور میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا۔ مَیں نے اس پروانہ کو جب پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا: عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے۔

اس سے پہلے کئی دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا: رَشَنَ الْخَبَر۔ رشن ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔

❁ اخبار بدر 3 مارچ 1907ء کی ڈائری میں لکھتا ہے: امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُس کے فری میسن ہونے کی سبب اس کی قوم اس پر ناراض ہے۔ فرمایا: اِس ناراضگی میں وہ حق پر ہیں کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے اس لئے اس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

...❁...❁...❁...

مکرم طارق احمد صاحب شہید آف لیّہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2 جون 2012ء کی ایک خبر کے مطابق مکرم طارق احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب (مرحوم) آف لیّہ کو اغوا کرنے کے بعد شدید تشدد کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا۔ آپ کی عمر 41 سال تھی۔

مکرم طارق احمد صاحب 93/TDA ضلع لیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد آپ کی پیدائش سے دو ماہ قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ میٹرک پاس تھے۔ ذہین اور قابل انسان تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے زمیندار تھے اور ایک پولٹری فارم بھی بنا رکھا تھا۔ مرحوم کی ملکیتی اراضی 25 ایکڑ تھی اور مالی طور پر کافی بہتر تھے۔

17 مئی 2012ء کو مکرم طارق احمد صاحب کو لیّہ کے قریبی شہر کروڑ سے واپس آتے ہوئے نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا اور کسی نامعلوم جگہ پر لے جا کر ہاتھ اور پاؤں باندھ دیئے اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ تشدد کے دوران مرحوم کا ایک پاؤں، کندھا اور پسلیاں توڑ دیں۔ دونوں گھٹنوں پر کیلوں کے نشان تھے، ایک آنکھ پر کاری ضربیں لگائی گئی تھیں اور سر پر بھی بے انتہا تشدد کیا گیا تھا۔ بعد از تشدد اغواکاروں نے مرحوم کے سر میں فائر کر کے قتل کر دیا اور ایک ڈرم میں ڈال کر شہر کے قریب واقع نہر میں پھینک دیا۔ نہر بند تھی ورنہ ہوسکتا ہے مرحوم کی نعش بھی ورثاء کو نہ ملتی۔ پولیس کو ان کی گمشدگی کے بارہ میں رپورٹ درج کروائی گئی تھی۔ 18 مئی کو پولیس نے بتایا کہ انہیں ایک نعش ملی ہے۔ مرحوم کے لواحقین تشدّد زدہ نعش کو تو پہچان ہی نہ سکے لیکن کپڑوں سے نشاندہی کی گئی۔ آپ کی شہادت سے تقریباً بیس روز قبل آپ کے ہمزلف مکرم مجیب احمد صاحب کو بھی نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے زخمی کر دیا تھا۔

مکرم طارق احمد صاحب شہید ایک خوش اخلاق انسان تھے۔ مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ، 6 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر 18 سال اور سب سے چھوٹے کی دو سال ہے۔

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے 25 مئی 2012ء کے خطبہ جمعہ میں مرحوم کی شہادت کا دردناک واقعہ بیان فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

...❁...❁...❁...

مکرم منظور احمد صاحب کوئٹہ شہید

روزنامہ الفضل ربوہ 13 نومبر 2012ء کی ایک خبر کے مطابق سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں مذہبی منافرت کی بِنا پر 11 نومبر 2012ء کو ایک نوجوان احمدی تاجر مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب کو دو نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ آپ کی پیشانی پر دو گولیاں لگیں جس سے موقع پر ہی شہادت ہوگئی۔ آپ کی عمر 33 سال تھی اور آپ جماعت احمدیہ کوئٹہ کے نمایاں فرد تھے۔

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2012ء میں شہید مرحوم کا ذکرِ خیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم نواب خانصاحب کی پڑدادی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ المعروف محترمہ بھاگو صاحبہ کے ذریعہ ہوا جو ننگل نزد قادیان کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ضلع ساہیوال میں مقیم رہا اور پھر 1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔ منظور احمد صاحب شہید 1978ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد 1996ء میں اپنا کام شروع کیا اور ہارڈویئر کی دکان بنائی۔ تھوڑے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں نمایاں برکت دی۔

مرحوم 11 رنومبر 2012ء کی صبح پیدل گھر سے دکان پر جارہے تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار افراد آئے جن میں سے ایک شخص موٹر سائیکل سے اتر کر آپ کی طرف بڑھا اور گولی چلانے کی کوشش کی لیکن قریب ہونے کی وجہ سے آپ کی اُس سے مڈھ بھیڑ ہوگئی۔ چونکہ وہ دو تھے اس لئے آپ وہاں سے پیچھے گھر کی طرف بھاگے۔ لیکن گھر کے گیٹ کے ستون کے ساتھ گھٹنا ٹکرایا جس کی وجہ سے آپ نیچے گر گئے۔ اور حملہ آور نے آپ کے سر پر دو گولیاں چلائیں جس سے موقع پر ہی شہادت ہوگئی۔

مرحوم کو کافی عرصہ سے مذہبی مخالفت کا سامنا تھا۔ اردگرد کے دکاندار بھی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ علاقہ میں کچھ عرصہ سے احمدیوں کے خلاف بائیکاٹ کی مہم منظّم انداز میں چلائی جارہی تھی۔ نیز ایک مسجد میں ڈیرہ غازی خان سے ایک مولوی آکر احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے جاری کرتا رہتا تھا اور پورے علاقے میں اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کر رہا تھا۔

2011ء میں شہید مرحوم کی دوکان سے ملحقہ ایک معاند احمدی کی دکان میں آگ لگ گئی اور اُس کا تمام سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ شہید مرحوم کی دکان براہِ راست آگ کی لپیٹ میں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ہر لحاظ سے اُس کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ باہر پڑے ہوئے پلاسٹک کے بورڈ بھی معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ اس کو دیکھ کر سب حیران تھے لیکن یہ چیزیں ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

شہید مرحوم کا اپنے پورے خاندان سے نہایت شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ خاندان میں کسی کو بھی کسی مالی معاونت کی ضرورت ہوتی تو آپ اُس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ اگر مرکز سے جماعتی مہمان آتے تو اُن کو اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کرتے۔ چالیس پچاس افراد کے پروگرام کا گھر پر انتظام کر لیتے اور خود اُن کے کھانے کا انتظام بھی کرتے۔

مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اس وقت نائب قائد حلقہ، سیکرٹری وقفِ جدید اور سیکرٹری تحریکِ جدید کے علاوہ حلقہ کے سیکیورٹی اور اصلاحی کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ 2007ء سے نظامِ وصیت میں شامل تھے۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں والد مکرم نواب خان صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ شبانہ منظور صاحبہ، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عمر چھ سال نیز ایک بھائی مسعود احمد صاحب اور ہمشیرگان یادگار چھوڑے ہیں۔ شہید مرحوم کی والدہ وفات پاچکی ہیں، دوسری والدہ حیات ہیں۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7 جولائی 2012ء میں شہدائے احمدیت کے حوالہ سے مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک خوبصورت نظم شامل اشاعت ہے۔ اس طویل نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

کہتے ہو داستانِ وفا کو رقم کروں
یعنی مَیں جوشِ اشک کو شعروں سے کم کروں
شہداء کے واقعات، سپردِ قلم کروں
قربانیوں کے باب مَیں کیسے رقم کروں
ہم وہ نہیں جو شکوۂ رنج و اَلم کریں
اور پھر بیاں عنایت و لطف و کرم کریں

جو صبر کا پہاڑ ہے کوہِ وقار ہے
جس کو بلا کا آنسوؤں پہ اختیار ہے
اُس کا بشر کے آگے نہ رونا شِعار ہے
اشکوں کے بند توڑتی سجدوں کی زار ہے
نقشِ قدم پہ ہم چلیں، شب زندہ ہم کریں
اور پھر بیاں عنایت و لطف و کرم کریں

چھینے کہیں پہ باپ، کہیں پہ سہاگ بھی
میرا خدا لگائے گا اُن سب کو بھاگ بھی
اے قوم اُن کے واسطے راتوں کو جاگ بھی
ڈھل جائے اب دعا میں یہ سینے کی آگ بھی
خلوت میں اُن کے واسطے آنکھوں کو نَم کریں
اور پھر بیاں عنایت و لطف و کرم کریں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 29, 2018 – July 05, 2018

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday June 29, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Meeting With New Converts
02:20	In His Own Words
02:55	Spanish Service
03:30	Ashab-e-Ahmad
04:05	Tarjamatul Qur'an Class
05:10	Hijrat
05:40	Science Kay Naey Ufaq
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Islamic Jurisprudence
07:35	Evolution
08:20	Pakistan National Assembly 1974
09:20	Medical Association Address 2018
10:00	In His Own Words
10:30	Tasheez-ul-Azhan
11:00	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:45	Noor-e-Mustafwi
13:55	Correspondence With Huzoor (may Allah be his Helper)
14:30	Shotter Shondhane
15:30	Pakistan National Assembly 1974 [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Islamic Jurisprudence [R]
19:05	Al-Andalus
19:30	Medical Association Address [R]
20:10	Khilafat Turning Fear Into Peace
20:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
22:40	Noor-e-Mustafwi [R]
22:55	Pakistan National Assembly 1974 [R]

Saturday June 30, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Masjid Aqsa Qadian
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Medical Association Address
02:25	In His Own Words
03:00	Islamic Jurisprudence
03:35	Dars-e-Hadith
04:00	Friday Sermon
05:10	Noor-e-Mustafwi
05:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 35.
07:00	Aao Urdu Seekhain
07:25	Islam Ahmadiyya In America
08:00	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
10:10	In His Own Words
10:45	Dua-e-Mustaja'ab
11:10	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Science Kay Naey Ufaq
15:40	The Significance Of Flags
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Aao Urdu Seekhain [R]
19:00	Islam Ahmadiyya In America [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Ansarullah Ijtema UK 2014
21:25	International Jama'at News
22:15	Science Kay Naey Ufaq [R]
22:45	Friday Sermon [R]
23:50	The Significance Of Flags [R]

Sunday July 01, 2018

00:05	World News
00:30	Tilawat
00:40	The Concept Of Bai'at
01:00	Al-Tarteel
01:30	Ansarullah Ijtema UK 2014
02:55	In His Own Words
03:35	Aao Urdu Seekhain
03:55	Islam Ahmadiyya In America
04:25	Friday Sermon
05:35	Science Kay Naey Ufaq
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 12.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on June 30, 2018.
08:35	Roots To Branches
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:15	Ilmul Abdaan
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:35	An Introduction To Ahmadiyyat
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat [R]
18:30	Story Time
19:00	Islamic Jurisprudence
19:35	Ilmul Abdaan
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:15	In His Own Words
22:00	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
22:30	Friday Sermon [R]
23:45	Roots To Branches [R]

Monday July 02, 2018

00:15	World News
00:35	Tilawat
00:50	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:35	In His Own Words
03:15	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
03:45	Friday Sermon
05:00	Braheen-e-Ahmadiyya
05:30	Roots To Branches
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 35.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones
07:30	Kasre Saleeb
08:15	Jalsa Salana Speeches
09:00	Huzoor's Interview By Newsweek: Recorded on February 5, 2018.
09:25	In His Own Words
10:00	The Review Of Religions
10:25	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on January 19, 2018.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on July 27, 2012.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Huzoor's Interview By Newsweek [R]
15:35	In His Own Words [R]
16:10	Aao Urdu Seekhain
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Swedish Service
19:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
19:20	Jalsa Salana Speeches
20:00	Huzoor's Interview By Newsweek [R]
20:25	In His Own Words [R]
21:00	The Review Of Religions [R]
21:30	Kasre Saleeb
22:10	Aao Urdu Seekhain [R]
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:00	The True Concept Of Khilafat
23:30	Seerat Hazrat Masih Ma'ood (as) [R]

Tuesday July 03, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Interview By Newsweek
02:00	In His Own Words
02:35	The Review Of Religions
03:00	International Jama'at News
03:50	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his helper)
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
04:30	Aao Urdu Seekhain
04:55	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
05:25	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 110.
08:00	Story Time
08:20	Attractions Of Australia
08:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
10:00	In His Own Words
10:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:10	In His Own Words
16:45	Islamic Jurisprudence
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda: Recorded on June 30, 2018.
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	Maidane Amal Ki Kahani
22:35	Liqa Ma'al Arab [R]
23:35	Attractions Of Australia [R]

Wednesday July 04, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30	In His Own Words
03:10	Islamic Jurisprudence
03:45	Liqa Ma'al Arab
04:55	Servants Of Allah
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 35.
07:00	Question And Answer Session
08:20	Kuch Yadein Kuch Batein
09:00	Ijtema Lajna Imaillah UK 2014
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Ijtema Lajna Imaillah UK 2014 [R]
16:35	One Minute Challenge
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	French Service
19:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Ijtema Lajna Imaillah UK 2014 [R]
21:30	One Minute Challenge [R]
22:30	Question And Answer Session [R]

Thursday July 05, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Ijtema Lajna Imaillah UK 2014
03:00	Seerat-un-Nabi
04:00	Question And Answer Session
05:25	Kuch Yaadein Kuch Baatein
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Tarjamatul Qur'an Class
08:00	Islamic Jurisprudence
08:35	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00	National Waqifat-e-Nau Ijtema 2018
10:00	In His Own Words
10:35	Science Kay Naey Ufaq
11:05	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on June 29, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
15:00	In His Own Words [R]
15:35	Persian Service
16:05	Friday Sermon [R]
17:10	Science Kay Naey Ufaq [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Ashab-e-Ahmad
19:00	Islam Ahmadiyya In America
19:30	Marhum-e-Isa
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words
21:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
22:00	Science Kay Naey Ufaq [R]
22:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:35	Discover Alaska

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 | Friday 29 June 2018 | Issue No. 26

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے کی سالانہ کانفرنس 2018ء کا انعقاد

مختلف موضوعات پر تقاریر۔ ایسوسی ایشن کے رفاہی کاموں کی رپورٹ۔ اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت۔ تعلیمی میدان میں اور پروفیشنل کامیابیاں حاصل کرنے والوں میں انعامات کی تقسیم اور اختتامی خطاب

رپورٹ: ڈاکٹر امتہ السلام سمیع

خداتعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے کی سالانہ کانفرنس بروز اتوار مؤرخہ 21 رجنوری 2018ء کو طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوئی۔

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن (AMMA) شعبہ صحت سے تعلق رکھنے والی تمام شاخوں کی ایسوسی ایشن ہے جس میں ڈاکٹر، ڈینٹسٹ، نرسز، فارماسسٹ اور دوسرے متعلقہ شعبہ جات میں کام کرنے والے شامل ہیں اور اِن شعبہ جات کے طلباء بھی اس کا حصہ ہیں۔ اس سال کانفرنس کی حاضری 132 تھی جِن میں سے 54 مستورات تھیں۔

الحمدللہ اس سال کی میٹنگ کو بھی رائل کالج آف فزیشن کی طرف سے تین پوائنٹس برائے مستقل پروفیشنل ترقی (CPD) دیئے گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری یہ میٹنگ برطانوی نظام کے مقرر کردہ میڈیکل میٹنگ کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اور اس میٹنگ میں شامل ہونے والوں کو رائل کالج کی رضا مندی سے ان کی حاضری کے سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ اس کاوش کو کانفرنس کے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

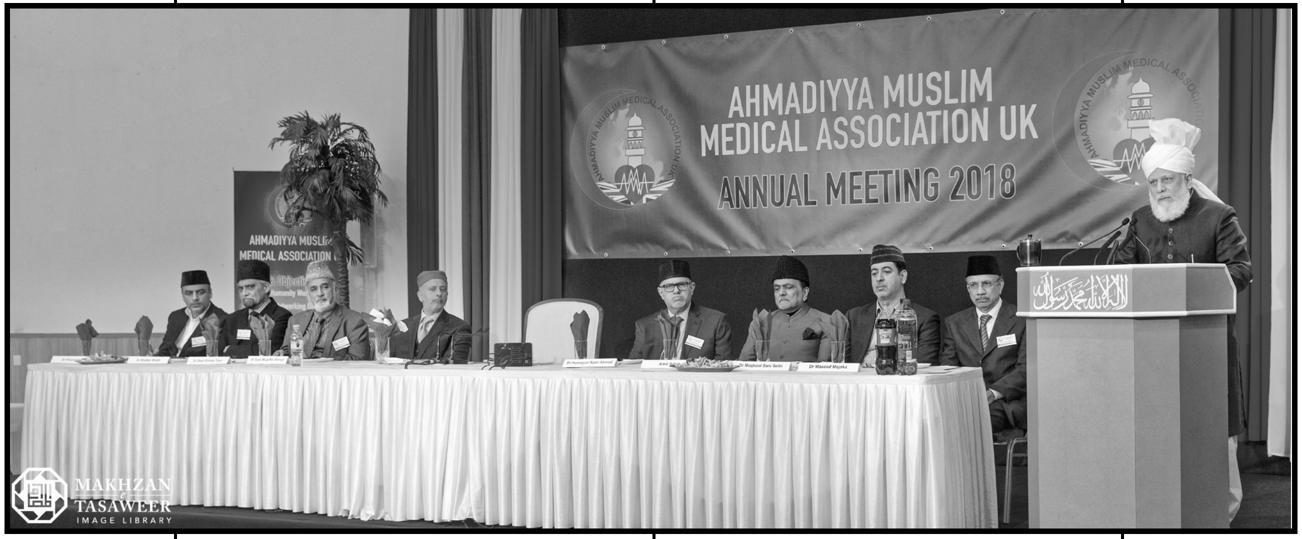

اس میٹنگ کا پہلا سیشن اپنے مقررہ وقت پر مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جس کے بعد افتتاحی تقریر ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب (صدر احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے) نے کی۔ بعد ازاں میڈیکل کے شعبہ سے تعلق رکھنے والی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

پہلی تقریر Psychiatry and the mental health act (سائیکاٹری اور مینٹل ہیلتھ ایکٹ) کے بارے میں تھی جو ڈاکٹر شکیل احمد صاحب نے کی۔ جس میں انہوں نے قانونی معلومات کے بارے میں بتایا جو ایک سائیکاٹری کے مریض کے علاج کے لئے معلوم ہونا ضروری ہیں۔

دوسری تقریر بعنوان How is AMMA helping to improve community health تھی۔ یعنی احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے کمیونٹی کی صحت کے لئے کیسے کام کررہی ہے۔ یہ خاکسار ڈاکٹر امتہ السلام نے کی اور تقریر میں بتایا کہ احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے صرف یوکے میں ہی نہیں بلکہ یُوکے کے باہر بھی فعال ہے۔

نماز ظہر وعصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرے سیشن کی پہلی تقریر (Reducing weight and keep it low) وزن کم کرنا اور اس کو قائم رکھنے کے موضوع پر ڈاکٹر قمر الدین محمود صاحب نے کی۔ جس میں انہوں نے میڈیکل کی مثالوں اور ریفرنسز کے ساتھ وزن کو کنٹرول کرنے کے بارہ میں آگاہی دی اور میڈیکل مشورے بھی دیئے۔ یہ تقریر دن کی بہترین تقریر گردانی گئی۔

ڈاکٹر سمینتھا بیل (Samantha Bell) نے Coroner's inquest کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کا تعلق میڈیکل ڈیفنس یونین (Medical Defence Union) سے ہے۔ شعبہ صحت سے تعلق رکھنے والے قانونی مسائل پر تفصیل سے بات کی گئی جو حاضرین کے لئے بہت فائدہ مند تھی۔ اس کے بعد مغرب کی نماز اور چائے کا وقفہ ہوا۔

بعد ازاں کانفرنس کے آخری Clinical سیشن کا آغاز ہوا۔ جس میں Kim Tolley جو جنرل میڈیکل کونسل (GMC) کی نمائندہ ہیں۔ انہوں نے (Doctors use of social media) ڈاکٹروں کے سوشل میڈیا کے استعمال کے بارے میں معلومات دیں جو بہت دلچسپ اور توجہ طلب تھیں۔ اس کے بعد حاضرین نے GMC کے تعلق سے سوالات بھی پوچھے۔

اس کے بعد ایسوسی ایشن کا اوپن فورم سیشن ہوا جس میں حاضرین کو پروفیشنل موضوعات پر بات کرنے کا موقع ملا۔ کانفرنس کے دوسرے حصہ میں مکرم رفیق حیات صاحب نیشنل امیر یُوکے تشریف لائے اور اجلاس کی کارروائی کی صدارت کی۔ مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کی طرف سے تشریف لائے اور ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کے بارے میں بتایا۔ اور AMMA UK کا ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا بتایا جو کہ صرف AMMA کے فلیگ شپ ہسپتال (جو کہ آئیوری کوسٹ میں بنایا جارہا ہے) تک ہی محدود نہیں۔ AMMA کی ویب سائٹ پر اس بارہ میں مزید معلومات مل سکتی ہیں۔ ویب سائٹ کا ایڈریس بھی دیا جارہا ہے۔

(http:amma-uk.org/projects-in-progress)

کانفرنس کے آخری سیشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ حضور انور کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرما ہونے پر اس اختتامی اجلاس کا آغاز ڈاکٹر مظفر احمد صاحب چوہدری کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے کے صدر مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے اپنی رپورٹ میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یُوکے کے تحت کئے جانے والے مختلف کاموں کا مختصر ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ڈاکٹرز مختلف ممالک میں وقف عارضی کے لئے گئے جن میں گھانا، آئیوری کوسٹ، ملائشیا اور پاکستان شامل ہیں۔ ڈاکٹر مسعود مجوکہ صاحب اور ڈاکٹر جلال بھٹی صاحب ملائشیا گئے جہاں انہوں نے مریضان کا طبی معائنہ کیا۔ وہ دوائیاں بھی ساتھ لے کر گئے تھے۔ اس کے علاوہ مقامی ڈاکٹرز کو بھی بعض امور میں ٹریننگ دی۔ ان ڈاکٹرز سے بعد میں بھی آن لائن رابطہ قائم ہے۔ اور ان کی ضرورت کے مطابق بعض طبی آلات بھی وہاں بھجوائے گئے ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں نذیر صاحب اور ڈاکٹر شاہ محمود جاوید صاحب گھانا گئے۔ ڈاکٹر ہمایوں نذیر صاحب گھانا کے ڈاکٹرز کے لئے آن لائن کورسز کا سسٹم سیٹ اَپ کرنے کے لئے گئے تھے۔ ڈاکٹر شاہ محمود صاحب جو سرجن ہیں انہوں نے وہاں بعض پیچیدہ قسم کے آپریشن نہایت کامیابی سے کیے۔ ڈاکٹر مظفر چوہدری صاحب نے پاکستان میں کافی عرصہ رہ کر کام کیا۔ ڈاکٹر عائشہ ملک صاحبہ نے بھی ربوہ میں جماعت کے ہسپتال میں وقف عارضی کیا اور مریض دیکھے اور اپنی فیلڈ میں مقامی ڈاکٹروں کو ضروری معلومات و رہنمائی دی۔ اسی طرح ڈاکٹرز کا وفد آئیوری کوسٹ بھی گیا۔ وہاں مختلف آپریشنز بھی کئے اور مریضوں کا علاج کیا۔ افریقہ کے ڈاکٹرز کی تربیت کے لئے آن لائن کورسز کا سسٹم سیٹ اَپ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تا کہ وہ عندالضرورت رابطہ کر کے طبی رہنمائی حاصل کرسکیں۔

مکرم سید مظفر احمد صاحب نے بتایا کہ میڈیکل کے احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی میدان میں رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ جس میں میڈیکل کی تعلیم کے لئے داخلہ،

باقی صفحہ نمبر10 پر ملاحظہ فرمائیں